SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 10, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty two minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ھوالذی انزل من السمآء مآ ء لکم منه شراب ومنه شجر فیه تسیمون- ینبت لکم به الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرٰت ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون- وسخر لکم الیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرٰت بامرہٖ ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون- وما ذرالکم فی الارض مختلفاً الوانه ان فی ذلک لایة لقوم یذکرون-

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان کی جانب سے پانی اتارا، اس میں سے (کچھ) پینے کا ہے اور اسی میں سے (کچھ) شجرکاری کا ہے (جس سے نباتات، سبزے اور چراگاہیں اگتی ہیں) جن میں تم (اپنے مویشی)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 10, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty two minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالذی انزل من السمآء مآ ء لکم منه شراب ومنه شجر فیه تسیمون- ینبت لکم به الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرٰت ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون- وسخر لکم الیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرٰت بامرہٖ ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون- وما ذرالکم فی الارض مختلفآ الوانه ان فی ذلک لایة لقوم یذکرون-

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان کی جانب سے پانی اتارا، اس میں سے (کچھ) پینے کا ہے اور اسی میں سے (کچھ) شجرکاری کا ہے (جس سے نباتات، سبزے اور چراگاہیں اگتی ہیں) جن میں تم(اپنے مویشی)

چراتے ہو۔ اسی پانی سے تمہارے لئے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور
اور ہر قسم کے پھل (اور میوے) اگاتا ہے' بے شک اس میں غور وفکر
کرنے والے لوگوں کے لئے نشانی ہے۔ اور اسی نے تمہارے لئے رات اور
دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا' اور تمام ستارے بھی اسی کی
تدبیر (سے نظام) کے پابند ہیں' بے شک اس میں عقل رکھنے والے
لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور (حیوانات' نباتات اور معدنیات وغیرہ میں
سے بقیہ) جو کچھ بھی اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا فرمایا ہے جن
کے رنگ (یعنی جنسیں' نوعیں' قسمیں' خواص اور منافع) الگ الگ ہیں (سب
تمہارے لئے مسخر ہیں)' بے شک اس میں نصیحت قبول کرنے والے لوگوں
کے لئے نشانی ہے۔

(سورت النحل آیات ۱۰ تا ۱۳)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Mr. Chairman, I have already talked with the honourable Leader of the House about my Adjournment Motion, if it can be postponed to next Tuesday, I will be grateful.

Mr. Chairman: Next Tuesday we will have budget discussion, I do not think it will be possible that....

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Why not on Wednesday.

Mr. Chairman: Whenever after the budget, during the budget nothing else can be taken.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Right but it should not go like that.

Mr. Chairman: No, I think if it is the consensus in the House and the Leader of the House.....

Senator Ilyas Ahmed Bilour: OK. Thank you.

(Interruption)

جناب چیئرمین: نہیں یہ تو ان کے ایجنڈے سے تھا۔ Points of order بعد میں لیں گے، ابھی پہلے یہ کر لیں، کیونکہ ہم نے آج law and order پر wind-up کرنا ہے۔ اس کے بعد اگر وقت ہوا تو دیکھ لیں گے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! ہم تمام بلوچستان والے سینیٹروں کو ہمارے Chief Minister کی طرف سے ایک letter ملا ہے اور اس میں ان کی طرف سے وہ مسائل identify کیے گئے ہیں جن کا تعلق وفاقی حکومت کے ساتھ ہے، ان کی نشان دہی کی گئی ہے اور وہ مسائل حل طلب ہیں۔ جناب والا! خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ اس وقت وفاق میں بھی ہم پیپلز پارٹی کے ساتھ coalition میں ہیں اور صوبے میں بھی۔ صوبے میں بھی ان کا وزیراعلیٰ ہے اور یہاں پر ان کا وزیراعظم ہے۔ یہ سات مسائل ہیں جناب والا! جو وزیراعلیٰ صاحب نے identify کر کے ہم بائیس کے بائیس سینیٹروں کو بھجوائے ہیں۔ یہ letter میں جناب رضا ربانی صاحب کو دینا چاہوں گا اور ایک جناب کے پاس record میں رکھنا چاہوں گا، اس پر ہم مزید بات نہیں کرتے---

جناب چیئرمین: دے دیں، انشاء اللہ رضا صاحب اور میں دونوں جو کچھ ہو سکتا ہے، کریں گے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! یہ ہمارے صوبے کے problems ہیں اور یہ مسائل بہت عرصے سے رکے ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے ہم بہت سے مسائل face کر رہے ہیں۔ میں مزید وقت نہیں لوں گا۔

جناب چیئرمین: دے دیں آپ، انشاء اللہ پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No more question on this. Now we will take up the questions.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Sir, Mr. Farooq Naek is on his legs, he has got these questions. He is just coming.

Questions and Answers

Mr. Chairman: Ok, then we take next question

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Kaira is here. Ok and Commerce....

Mr. Chairman: We take up question No. 107

بلیدی صاحب آپ کے سوال پر واپس آئیں گے جیسے ہی نائک صاحب آئیں گے تو پھر واپس آئیں گے۔منسٹر نائک صاحب جیسے ہی آئیں گے تو پھر یہ سوالات لے لیں گے۔

Question No. 107 Mr. Talha Mahmood, reply not received. No. 108 Ch Muhammad Anwar Bhinder , yes Bhinder Sahib, answer taken as read. Any supplementary. No. 107 we will consider to come, after this we check what is the reason.

کامرس کے دونوں کے جوابات نہیں آئے۔ We will take the comments کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کائرہ صاحب اس کو دیکھ لیجیے کہ ان کے کیوں جوابات نہیں آئے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میں گزارش تو کر لوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ سوال اور کامرس کے اور سوالات بھی 31.3.2008 کو گئے تھے اور آج جون ہے اور answer not received کا مقصد یہ ہے کہ سینیٹ سیکریٹریٹ میں جواب نہیں آئے۔ یہ نہیں ہے کہ منسٹر

صاحب available نہیں ہیں۔ منسٹر صاحب کوئی بھی ہوتے تو شاید جواب دے لیتے۔ ہماری queries کا خاطرخواہ جواب آتا یا نہ آتا الگ بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ Ministry of Commerce سے جوابات کیوں وصول نہیں ہوئے۔ میں یہ سوال کسی وزیر صاحب سے نہیں کرنا چاہتا ، میں تو قائد ایوان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ answer not received جو ministries سے answers نہیں آئے ان کا کیا جواز ہے ؟ اور ان کے متعلق کیا جوابدہی ہے ؟

Mr. Chairman: The Minister is looking after the ......

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the honourable minister is here

جوابات بھی ان کے پاس موجود ہیں۔ کل Ministry of Commerce سے یہ جوابات سینیٹ سیکریٹریٹ کو چار ، سوا چار بجے تک پہنچ جانے چاہیے تھے۔ Ministry of Commerce نے یہ سوال غالباً سات ، سوا سات بجے سینیٹ سیکریٹریٹ کو بھجوائے۔ لہذا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اور rightly so Senate Secretariat نے ان کو لینے سے refuse کیا۔ جوابات ان کے پاس موجود ہیں اگر آپ چاہیں he can give the oral answers لیکن that is, I am not running away from that responsibility, it is the fault of the Ministry of Communications...

Mr. Chairman: Commerce, Commerce.

Senator Mian Raza Rabbani: Sorry, Commerce. I was in touch with them for the last two days, chasing them on this. They did not send it. I think this is something which should not happen, they can not take Parliament so lightly. I would therefore, request you that on my verbal motion this matter be referred to the Privileges Committee so that the Secretary could be asked as to why was it delayed and the questions

were not sent to the Senate Secretariat on time, therefore, my request to you is that on my verbal motion this be converted into a privilege motion and it be sent to Privileges Committee, privilege motion against the Secretary for not having sent the replies in to the House.

Mr. Chairman: So that is the consensus of the House.

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! اس سے زیادہ اہم statement اور کیا ہوگی میرے خیال میں اس ہاؤس میں' میں appreciate کرتا ہوں قائد ایوان کو کہ اس ہاؤس میں یہ پہلی مثال ہے کہ قائد ایوان نے حکومت کے failure کو accept کرتے ہوئے یہ move کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسے appreciate کیا جانا چاہیے اور اس کے اوپر نوٹس لینا چاہیے اور اس کو Privileges Committee کے سپرد کیا جانا چاہیے۔

Mr. Chairman: Matter is referred to the Privileges Committee and I think the gesture is very much appreciated.

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کا failure نہیں ہے۔ ایک person کے متعلق قائد ایوان نے کہا ہے۔ ایک person کے failure کے متعلق اور these are the democratic norms. One should appreciate at least ...

Mr. Chairman: It is appreciated, it is appreciated....

Senator Ilyas Ahmed Bilour: The Opposition is sitting on that side. You know right from five years they have been doing like that and they have never couraged to do the way, the way my honourable political worker has done. Thank you sir.

جناب قمر الزمان کائرہ (وفاقی وزیر برائے امور کشمیر و شمالی علاقہ جات): جناب چیئرمین! ویسے تو میاں صاحب' قائد ایوان نے اس کا جواب دے دیا ہے اور ہم نے اپنا موقف

بھی دے دیا ہے۔ بڑا جائز concern ہے۔ verbal جواب میرے پاس ہے اگر آپ اجازت دے دیں اور ممبر کا concern ہو تو میں اس پر جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: میں ممبر سے پوچھ لیتا ہوں۔ ان کے پاس verbal جواب موجود ہے اگر لینا چاہیں تو جواب دے دیں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! گزارش یہ ہے کہ اب میں verbal جواب نہیں لوں گا۔ اس لئے کہ اس پر اب privilege motion بن چکا ہے۔ اس لئے اس privilege motion کو آنے دیں۔ اس کو متعلقہ کمیٹی کو refer کریں۔

جناب چیئرمین: Refer کر دیا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جہاں تک جناب! تعلق بلور صاحب کے فرمانے کا ہے کہ حکومت کا failure نہیں ہے۔ اس ایک آدمی کو defend کر رہے ہیں جبکہ سارا ہاؤس اس کے متعلق ، اور قائد ایوان کہہ رہے ہیں کہ privilege motion move کی جائے۔ privilege motion جائے گی تو تب ہی وقت پر جوابات آئیں گے ورنہ کبھی نہیں آئیں گے۔ قائد ایوان کا بھی شکریہ۔

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے؟ Did you have any point on this آپ کھڑے ہوئے تھے۔

سینیٹر وسیم سجاد: میں نے صرف کہا تھا کہ بلور صاحب کو وزیر بنائیں کیونکہ یہ سفارش کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Question No. 111, Col. Tahir Hussain Mashhadi, any supplementary's. Let us have order in the House please.

111 *Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the amount presently available in the Federal Employees Benevolent Fund; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide financial assistance from the said Fund to the Federal Government employees at the time of their retirement, if so, the deta ils thereof?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The amount available in the Benevolent Fund account as on 30-04-2008 was Rs.8.13 million.

(b) A Farewell Grant equal to one month basic pay is payable to the em - ployees on retirement after 25 years continuous service with effect from 01-01-2006.

In addition monthly benevolent grant from Rs. 880 to Rs. 4,000 is paid on invalid retirement of the employees.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. I will ask for the amount presently available in the Federal Employees Benevolent Fund. As the answer indicates the amount is only 8.13 million. Is it because there is something wrong with collection? Is it because contribution is not made? Is it because of proper audit is not done? Is everything in order? That we only have such a meagre amount in the Federal Employees Benevolent Fund. Naturally if we have such a meagre fund, now relief is going to be provided to the poor and the lower cadre of the federal employees who are going on retirement

and who deserve to be given as much assistance as possible becuase they do a great service to the nation and they dedicate their lives to this nation. And once they go. If they are only to get as implied here from 880 to Rs. 4000. I think it is pitiable.

Mr. Chairman: Minister for Establishment.

Senator Farooq Hamid Naek (Federal Minister for Law and Justice): Thank you Mr. Chairman. It is actually a misprint. The total fund which is available in the benevolent fund as on 31st May 2008 is 31 million.

Mr. Chairman: 31 million.

Senator Farooq Hamid Naek: Yes, I apologise for that.

۳۱ مئی تک جو latest figures ہیں وہ 31 million ہیں

جناب چیئرمین: بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ یہ اکتیس ملین ہیں۔ اس کے باوجود یہ اتنی کم رقم ہے تو اس کا مطلب ہے اور اس میں بڑا ٹیکنیکل جواب دیا گیا ہے جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان کے funds account میں جو اس وقت موجود رقم ہے وہ balance actually show کیا ہے۔ تو جو رقم ہے اس کی وہ ایک خطیر رقم بنتی ہے جوکئی billions میں ہونی چاہیے۔ وہ کیا کہیں آپ نے invest کی ہوئی ہے؟ اگر invest کی ہوئی ہے تو اس کا benefit کس کو جا رہا ہے؟ وہ interest اس اکاؤنٹ میں جمع ہوگا یا اس کا share ان ملازمین کی income میں دیا جائے گا؟ اس کی وزیر صاحب وضاحت کر دیں؟

جناب چیئرمین: فاروق نائک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, this a fresh question.

جناب چیئرمین: تفصیلات ان کے پاس نہیں ہیں۔ جب details تیار ہو جائیں تو ان

کو دے دیں۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: Details دے دیں گے جی۔

Mr. Chairman: We will go back to question No. 111......

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: Invalid retirement کیا ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؛ اسی سوال کے جواب میں ہے کہ in addition monthly benevolent grant from 880 to 4000 is paid on invalid retirement of the employee جو آدمی غلط ریٹائر ہوا ہے یا جس کو آپ نے غلط طور پر retire کر دیا ہو اس کو آپ grant دیتے ہیں ۔ کیا مراد ہے invalid کی جناب؟

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, there are three categories. One is the benevolent fund raised from monthly contribution and benevolent fund grant effective from 01-12-2003. And there is second category of group insurance fund with the rates monthly contribution and one time sum insured. And the third category that group insurance fund again rates of lump sum grant on retirement payable w.e.f. 1st January 2006. So when the retirement takes place....

Mr. Chairman: What is the meaning of invalid retirement?

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, what I feel it has been wrongly used over here.

Mr. Chairman: Ok. But can you check that, let the member know.

Senator Farooq Hamid Naek: I can check and let him know.

جناب چیئرمین: بھنڈر صاحب پوچھ رہے ہیں کہ invalid retirement کا کیا مطلب ہے؟

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, I think it has been wrongly used over here.

Mr. Chairman: But can you check that and let the Member know?

Senator Farooq Hamid Naek: I can check it and let the Member know.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, we should know the correct answer.

Mr. Chairman: I think, it is somebody who is retired prematurely.

اگر کسی کی ملازمت 25سال سے کم ہو۔

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, I will check it up from the Cabinet and let the Member know exactly the use of word "invalid" over here.

سینیٹر ہارون خان: جناب چیئرمین! یہ سوال بڑا اچھا اور اہم تھا اور میرا خیال ہے جس نے جواب لکھا ہے اس نے بہت ساری غلطیاں کی ہیں کہ Federal employees کا benevolent fund جس میں group insurance بھی اور benevolence کے benefits بھی ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تین کروڑ اور تیرہ لاکھ total fund میں پڑا ہو اور یہ کب سے collect ہونا شروع ہوا ہے۔ I think, یہ figure غلط ہے۔ اس جواب میں بہت سی غلطیاں ہیں' وزیر صاحب اس کو ذرا correct کروالیں۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب! اس کو check کر لیجیے گا اور پھر بھنڈر صاحب اور ہارون خان صاب' سب کو بتا دیجیے گا۔ We go back to question No.103.

103 *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister

for Inter-Provincial Coordination be pleased to state:

(a) the functions/subjects assigned to the Inter-Provincial Coordination Division; and

(b) the number of persons working in that Division?

Minister for Inter-Provincial Coordination: (a) The functions/subjects assigned to the Inter-Provincial Coordination Division are as under:

* General Coordination between the Federal Government and the Provinces in economic, social and administrative fields.
* Promoting uniformity of approach in formulation of policies and their implementation by the Provinces and the Federal Government in all fields of common national concern.
* Discussion of policy issues emanating from the Provinces that have economic, social or administrative implications for the country as a whole.
* Coordination with Ministries/Agencies concerned to evolve suitable response to criticism of Government policies, programmes and actions and to project a proper image of the Government.
* Any other matter referred by a Province or any of the Ministries or Divisions of the Federal Government.

(b) The number of persons working in IPC Division is 31 against the sanctioned strength of 43.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! میں نے وزیر صاحب سے پوچھا تھا کہ بین الصوبائی وزیر کی ذمہ داری میں کیا امور آتے ہیں؟ بین الصوبائی معاملات میں کون کون سے امور اور کون کون سی ذمہ داریاں ان کے under آتی ہیں۔ انہوں نے جو نکات جواب میں لکھے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے سابقہ صوبائی رابطہ کے وزیر سلیم سیف اللہ صاحب کی کارکردگی سے صوبوں میں اور خاص طور پر بلوچستان میں حالات بد سے بدتر ہوگئے، بہتر نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بین الصوبائی وزارت ملک کے لیے ایک بوجھ ہے اور خواہ مخواہ ایک وزیر کو accommodate کرنے کے لیے ، اسے خوش کرنے کے لیے ایک منسٹری بنائی گئی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ بین الصوبائی وزارت کو کب یہ نئی حکومت ختم کرے گی اور میرے خیال میں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال تو بتائیں کہ سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اس وزارت کی کارکردگی پہلے تو صفر ہے اب اس کو بہتر بنانے کے لیے وزیر صاحب کے پاس کیا پروگرام ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: بین الصوبائی وزارت کا کام صوبوں کو coordinate کرنا ہے، ہماری مشکلات ہیں بلیدی صاحب! آپ اس وزارت کو کیوں ختم کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کا کام ڈاکٹر مالک صاحب نے کر دیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: وزیر صاحب کی کوئی کارکردگی نہیں تھی۔ میں یہی کہتا ہوں کہ اگر گزشتہ دو سال سے کوئی بین الصوبائی معاملات ٹھیک نہیں ہوئے، اگر اسی طرح کی منسٹری رہی تو پھر اس میں ہم کیا معاملات بہتر بنا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: نائک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you sir. Mr. Chairman, this Coordination Committee Division was created on 19th March 2005

تاکہ جو inter provincial problems or disputes ہیں ان کو remove کیا جائے اور چار صوبوں کے درمیان جو بھی misunderstandings ہیں ان کو remove کیا جائے۔ اس

Inter Provincial Coordination Committee کی composition اس طرح ہے - Minister for IPC ہے جو چیئرمین ہے - پھر Provincial Ministers for IPC اس کے ممبر ہیں ' Chief Secretaries of Provinces اس کے ممبر ہیں ' Federal Minister relating to concerned issue اس کا ممبر ہے یہ by special invitation آتے ہیں - IPCC کی terms of reference اور جو IPCC کے functions سوال کے جواب میں بتائے گئے ہیں' آج تک IPCC کی چار meetings ہو چکی ہیں- ان چار meetings کے اندر جو main فیصلے کیے گئے ہیں' ان کے بارے میں' میں آپ کو بتاتا چلوں-

ایک تو یہ ہوا ہے کہ quota of Federal jobs for Balochistan has been enhanced from 3.5% to 6% on the basis of the latest population census of 1998.

دوسرا transferring of fishing rights جو تھے تربیلا اور خان پور ڈیم کے جو کہ Ministry of Water & Power, WAPDA کے پاس تھے وہ being a provincial subject under the Constitution Government of NWFP کو دے دیے گئے ہیں - یہ دوسرا اہم فیصلہ کیا گیا-

تیسرا جو فیصلہ کیا گیا ہے transfer of fishing rights of Chashma Barrage Federal Water and Power Ministry سے Province of Punjab کو دے دیے گئے ہیں کیونکہ یہ بھی آئین کے تحت Provincial subject ہے-

چوتھا جو فیصلہ کیا گیا ہے issue of illegal fishing جو Sindh based trollers ہیں وہ illegal fishing کر رہے تھے in territorial waters of Balochistan اس کو resolve کیا گیا' meetings hold کی گئیں اور ایک باہمی فیصلہ کیا گیا کہ مستقبل میں سندھ کے مچھیرے ایسی illegal fishing نہیں کریں گے-

اس کے علاوہ Government of NWFP and Balochistan کو کہا گیا کہ آپ joint meetings to coordinate the anti polio effects and to involve themselves in coordinating the cross border anti polio effects. ایک یہ اہم

فیصلہ کیا گیا۔

یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ Finance Division will convene a province-wise reconciliation meeting and outstanding due of provincial governments against the Federal Government. اب یہ کمیٹی ابھری ہے۔ یہ منظرعام پر آ چکی ہے۔ یہ اپنا کام کر رہی ہے اور یہ ایک action based institution ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی اور زیادہ meetings ہونی چاہیئں تاکہ جو بھی disputes ہیں، جو بھی غلط فہمیاں ہیں خاص طور پر چھوٹے صوبوں کی، ان meetings میں ان کو resolve کیا جائے، ختم کیا جائے تاکہ چار صوبے چار بھائیوں کی طرح مستقبل میں کام کر سکیں۔ شکریہ۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری صاحب تشریف لے آئے ہیں ان کے بھائی، بیٹے، چچا اور بہنوئی کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: قادری صاحب! آپ نہیں تھے۔ آپ کی غیرموجودگی میں سارے ایوان نے متفقہ طور پر آپ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تھا، دعا بھی ہوئی تھی اور ہم سب آپ کے غم میں شریک ہیں۔ آپ کی موجودگی میں بھی دعا کر لیتے ہیں۔ میں مولانا گل نصیب صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی کرکے دعا فرمائیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! یہ معاملہ کسی کمیٹی کو بھیجنا پڑے گا----

جناب چیئرمین: قادری صاحب جب بولنا چاہیں، ان کی-----

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! قادری صاحب موجود ہیں۔ ان کی بات سن لیجیے۔ یہ معاملہ کسی کمیٹی کو بھجوانا پڑے گا۔ چار لوگ ان کی family سے شہید ہوئے ہیں۔ ابھی تک کسی کا کوئی پتا نہیں چلا۔

جناب چیئرمین: مشیر داخلہ بھی موجود ہیں--

سینیٹر کامران مرتضیٰ: پہلے عبدالمالک قادری صاحب کی بات سن لیجیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عبدالمالک قادری صاحب۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں سب سے پہلے تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری غیرموجودگی میں یہاں اس ایوان میں ہمارے شہید بھائی، بیٹے، چچا جان اور بہنوئی کے لیے اخلاص کے ساتھ فاتحہ کی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی اپنے بھائی کامران مرتضیٰ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس فلور پر ابھی اس کا اعادہ کیا اور ہمارے رشتہ داروں کی موت اور ہماری مصیبت پر انہوں نے ابھی دوبارہ یہ بات اٹھائی۔ حقیقت یہ ہے کہ بیس دن گزر گئے ہیں، بیس دن گزرنے کے باوجود، اتنا بڑا واقعہ اور سانحہ main road پر پیش آیا، ابھی تک ہماری جو انتظامیہ ہے PA Khyber یا APA Landikotal, APA Jamrode ہے، انہوں نے ابھی تک ہمارے ساتھ کوئی رابطہ نہیں کیا ہے۔ ابھی تک ہمارے ساتھ بیٹھنے کی تکلیف نہیں اٹھائی اور ابھی تک ہمیں کوئی تسلی نہیں دی کہ ہم اس دردناک اور افسوس ناک واقعہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ ہمارا یہ معاملہ ایسا نہ سمجھیں کہ اس طرح ہی ہوگا، اس طرح ہی رہے گا۔ اگر ایسا کام ہمارے ایک سینیٹ کے ممبر اور ہماری قومی اسمبلی کے ایک ممبر کے بھائی اور بھتیجے کے ساتھ ہو رہا ہے تو اور لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: جی رحمان ملک صاحب۔

جناب رحمٰن ملک (مشیر داخلہ): Thank you Mr. Chairman, یہ بہت ہی افسوسناک اور درد ناک واقعہ تھا۔ ہم اس پر افسوس کرتے ہیں اور departed souls کے لئے دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ میاں انہیں جنت نصیب کرے۔

جناب چیئرمین! جب یہ واقعہ ہوا تو اس کے لئے میں نے ایک JIT (Joint Investigation Team) بنائی اور اس کو میں day to day basis پر supervise کر رہا تھا۔ میں آپ سے عرض کروں کہ جو مجرم ہیں اس میں، main سرغنہ ہم نے تین دن پہلے arrest کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ اور لوگ تھے ان کو بھی پکڑ رہے ہیں اور میں انشاء اللہ آج قادری

صاحب کے ساتھ وہ پوری details share کروں گا۔ اس بندے کا تعلق پنجاب سے ہے اور وہ اجرتی قاتل تھا اور previously بہت سے cases میں ملوث تھا۔ میں قادری صاحب کے پاس حاضر ہوکر خود انشاء اللہ اس کی پوری تفصیل ان کو دوں گا۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ کوئی پولیٹیکل ایجنٹ ان کے پاس کیوں نہیں گیا۔ میں انکوائری کروں گا کیونکہ یہ بہت بڑا واقعہ تھا اور ان کو جانا چاہیے تھا۔ میں نے قادری صاحب کے ساتھ بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر ان کا موبائل فون نمبر respond نہیں کر رہا تھا۔ میں نے سیکرٹری داخلہ کو direct کیا اور وہ گواہ ہیں۔ ان سے انہوں نے بات بھی کی اور جو کچھ information ہم نے ارد گرد سے لینی تھی وہ لے لی تھی۔ انشاء اللہ جو قاتل ہے اس کو پوری سزا ملے گی۔ We will put him in trial very soon. اور ہمیں جو further information چاہیے وہ میں قادری صاحب سے لے لوں گا اور case کے متعلق brief بھی کر دوں گا اور اس قاتل کے متعلق بھی پوری معلومات ان کو دے دوں گا۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, at the same time look at the apathy that his statement says that PA has not even contacted him at all. Look at that, that we are living in jungle.

آخر کوئی حکومت ہے۔ وہ government کا servant ہے اور responsible آدمی ہے۔ ایک آدمی کا پورا گھر لٹ جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Advisor has taken a notice of that and he will look into that.

بلیدی صاحب! تشریف رکھیے۔ Mr. Rehman Malik has the floor. رحمان ملک صاحب کو سن لیں۔ بلیدی صاحب! تشریف رکھیں۔ مہربانی کرکے رحمان ملک صاحب کو ذرا سن لیں۔ Mr. Rehman Malik has the floor.

جناب رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! قادری صاحب کو بولنے دیجیے۔ اگر قادری صاحب کے ساتھ تعاون نہیں کیا گیا ہے تو ہم مجرم ہیں۔ سیکرٹری داخلہ نے قادری صاحب سے بات کی

ہے۔ یہ واقعہ قادری صاحب کا ہے۔ وہ میرے فاضل دوست سے بہتر explain کر سکتے ہیں۔ وہ مجھے کہہ دیں on the floor of the House کہ سیکرٹری داخلہ نے ان سے بات نہیں کی یا ہماری طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی۔ اس کو پکڑنا ہمارا فرض تھا۔ وہ ہم نے پکڑا ہے۔ جہاں تک PA کا تعلق ہے۔ We will call his explanation کہ وہ کیوں نہیں گیا۔ یہاں ہم آپ کے ساتھ راضی ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ قادری صاحب سے خود بھی پوچھ لیجیے کہ سیکرٹری داخلہ نے ان سے بات کی ہے۔ میں نے بھی خود بہت کوشش کی ہے۔ پھر سیکرٹری داخلہ کو میں نے باہر جانے سے پہلے بتایا کہ .please talk to him آپ ان سے پوچھ لیں کہ سیکرٹری داخلہ نے ان سے بات کی ہے یا نہیں کی ہے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ سیکرٹری داخلہ نے ان سے نہیں پوچھا یا ہم نے اس کو follow نہیں کیا۔ Main چیز تھی اس case کو follow کرنا، مجرموں کو پکڑنا۔ ہمارا کام ہے مجرموں کو پکڑنا، ان کو سزا دلوانا اور ان کو courts تک لانا۔ میں نے جیسے آپ کو عرض کیا کہ ہم نے مجرم کو پکڑ لیا ہے۔ انشاء اللہ میں ان کے ساتھ share کروں گا اور this will be brought to the notice of the House and to the public *Insha Allah*.

جناب چیئرمین: کامل علی آغا۔ پہلے آغا صاحب کو سن لیں۔ میرا خیال ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ملزم پکڑا گیا ہے۔ آغا صاحب کو سن لیں۔ پھر آپ کو سن لیتا ہوں۔ جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! آپ نے بلاشبہ یہ اچھی بات کی کہ فوری طور پر رحمان ملک کو وضاحت کا موقع دیا اور انہوں نے on the floor of the House statement دی ہے کہ مجرم گرفتار ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی طرف سے ایک جہد کی نشاندہی ہے لیکن معاملہ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیش آیا ہے جو کہ ہمارے اس House کا معزز رکن بھی ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ ایک بہت ہی محترم رکن ہے۔ ان کی شرافت اور ان کی دیانت اور ان کے گھرانے کی جو سیاسی حیثیت ہے وہ بلاشبہ سب کے علم میں ہے۔ ان کے خاندان کی representation National Assembly اور سینیٹ کے اندر بھی ہے۔ اس کے علاوہ وہ ایک sector کے روحانی پیشوا بھی ہیں اور وہ الحمدللہ اہل سنت و الجماعت کی ایک مقتدر شخصیت

ہیں۔ ان کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے اس پر اس معزز House کے بہت سارے اراکین بات کرنا چاہتے ہیں۔ آج جب میں اپنے چیمبر میں موجود تھا تو بہت سارے دوستوں نے آ کر مجھے یہ کہا کہ مولانا عبدالمالک قادری صاحب آج سینیٹ کے اندر تشریف لے کر آئے ہیں تو اس واقعہ پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ پہلے تمام ممبران کو جو اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں' ان کو بات کرنے کا موقع دیں۔ اس کے بعد پھر رحمان ملک صاحب کو اس معاملے پر باقاعدہ statement دینی چاہیے۔ اگر آپ ایک ایک فقرے پر رحمان ملک صاحب کو وضاحت کرنے کا موقع دیں گے تو ممبران تشنہ رہ جائیں گے۔ وہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ تمام ممبران کو بات کرنے کی اجازت دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اس پر اگر House بات کرنا چاہتا ہے یا ممبران اس issue کے اوپر اپنا اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں تو آپ مہربانی فرما کر Questions hour مکمل کر لیں۔ اس کے بعد جن ممبران نے بات کرنی ہے ان کو بات کرنے دیں۔ رحمان ملک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ویسے آج law and order بھی wind up کرنا تھا۔ کل Leader of the Opposition نہیں تھے اس لئے ان کی تقریر کے لئے ہم رک گئے تھے لیکن اگر آج wind up نہیں ہو سکتا تو کل بجٹ کے lay ہونے سے پہلے صرف Leader of the Opposition کی تقریر ہے اور winding up speech ہے تو we can do that tomorrow. لیکن یہ Questions hour آپ مکمل کر لیں۔ اس کے بعد جو ممبران بولنا چاہتے ہیں وہ بول لیں۔

جناب چیئرمین: جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: اس سلسلے میں ممبران نے بات کی تھی تو میں اس سے متعلق جو اخباری خبریں تھیں وہ بھی ہمراہ لایا تھا۔ میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس لئے نہیں کی کیونکہ آپ نے Questions hour شروع کیا تھا۔

جناب چیئرمین: قادری صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے کہا تھا۔

اس لئے پھر میں نے Questions hour شروع کر دیا۔

سینیٹر کامل علی آغا: میری سیکرٹری صاحب سے بھی بات ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین: اگر Questions hour آپ ختم کرنا چاہتے ہیں یا اس وقت اس کو dispense کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی House فیصلہ کرے۔

سینیٹر کامل علی آغا: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ نے چونکہ Questions hour شروع کر لیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر consent لے لیا جائے قادری صاحب سے تو میرے خیال میں وہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: عبدالمالک قادری صاحب۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میرے خیال میں Questions hour جب ختم ہو جائے تو پھر اس پر بات کرنی چاہیے کہ اس کو کمیٹی میں refer کرنا ہے یا جیسے بھی ہو اس کو raise کرنا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: تو پھر Questions hour مکمل کرلیں۔ آپ اجازت دیتے ہیں۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری: جی، Questions hour مکمل کرنے کے بعد اس معاملے پر بات کریں گے۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ قادری صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ Questions hour کو مکمل کرکے پھر اس پر discussion کرلیں گے۔ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر 103 چل رہا تھا۔ جی غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! IPCC کے حوالے سے ابھی وزیر صاحب نے جو statement دی ہے، یہ ایک اچھی بات ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ایک اچھا کام ہوا اور اس کو continue کیا جا رہا ہے۔ اس میں important چیز یہ ہے کہ صوبوں کے درمیان بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں، ان کو دور کرنے کے لیے، ابھی ایک بڑا کام ہوا ہے، کالا باغ ڈیم کی تعمیر کی proposal کو ختم کیا گیا۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ چونکہ یہ کمیٹی بنی ہوئی تھی اور یہ وزارت بھی موجود ہے تو کیا اسے ختم کرنے سے پہلے اس کمیٹی سے consent لیا گیا تھا یا

نہیں۔

دوسرا issue یہ ہے کہ سندھ میں جو fisheries ہیں' اس کے حوالے سے ابھی وزیر صاحب نے بتایا کہ پنجاب کے issues کو resolve کر دیا۔ سندھ کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے' آپ بھی سندھ میں رہے ہیں اور آپ کے علم میں بھی ہے کہ سندھ میں جو Federal Government کا Fisheries Department ہے وہ وہاں کے Provincial Fisheries Department پر affect کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں بہت problems آگئی ہیں اور وہاں کے developmental programmes رک گئے ہیں۔ Funds کی problems آتی ہیں۔ اس سلسلے میں Federal Government کہتی ہے کہ ہم خرچ کریں گے جبکہ یہ totally provincial item ہے۔ کیا اس issue کو IPCC میں resolve کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب والا! میرے صرف یہی دو سوالات تھے۔

جناب چیئرمین: نائک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Mr. Chairman. No doubt, it is a fresh question.

مگر جو فاضل ممبر نے فرمایا ہے' انہوں نے جو اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے' میں ان کو assure کرتا ہوں کہ IPCC کے notice میں یہ بات لائی جائے گی اور ان سے request کی جائے گی کہ یہ جو issue ہے اس کو take up کر لیا جائے گا تاکہ جو بھی dispute ہے' جو بھی تنازعہ ہے اس کا فیصلہ ہوجائے۔

جہاں تک کالا باغ ڈیم کا تعلق ہے' تین provincial assemblies کی resolutions تھیں کہ کالاباغ ڈیم انہیں نامنظور ہے۔ اس پر آپ کو پتا ہے کہ بے شمار بحث ہوچکی ہے اور ان تین resolutions کو مدنظر رکھتے ہوئے Federal Government نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر ساجد صاحب۔ احمد علی! صاحب ڈاکٹر ساجد کے بعد آپ کی طرف آتا ہوں۔

Senator Dr. Muhammed Said: Mr. Chairman, the functions of this Ministry, it looks very impressive on paper but the contribution that has been narrated by the Minister, there is really miserable contribution since March 2007. What is mentioned that only the fisheries' rights transferred to the provinces. Something he said about the polio and increase in the quota of employment for the residents of Balochistan. There was not really mentioned about the transportation of wheat in between provinces, distribution of gas, distribution of water and power. They have deliberately avoided the major problems confronting the various provinces.

Mr. Chairman: What is the question? Naek sahib, any comment on that.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, to be very honest, I have not been able to understand what exactly the question is? What exactly does the honourable member want to inquire from me?

Mr. Chairman: Said sahib.

Senator Dr. Muhammed Said: Sir, as I said, the transfer of wheat from one province to the other, the distribution of gas and the gas royalties, the distribution of water and power, they have not dealt with this. What they have dealt with is really very miserable. We are not interested in the fisheries and in the polio.

Mr. Chairman: Those who are involved would be interested in that but the other items, who will be looking at these.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, I can answer this question in the manner that it is the function of the IPCC to have coordination amongst the Ministries concerned, among the agencies concerned to evolve a suitable response to the criticism of the Government policies and the IPCC also looked into, any matter referred by a province or any of the Ministries or Divisions of the Federal Government and the question that is being raised by the honourable member, if it is referred, then by one of the provinces who is getting affected, who definitely be looked into by the IPCC. This is the reason I have submitted that the.........

Mr. Chairman: It is a forum of procedure has to be followed.

Senator Farooq Hamid Naek: Yes, the procedure has to be adopted.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Ali.

سینیٹر احمد علی: میں آپ کی attention دلانا چاہتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی میں Economic Survey پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ سینیٹ بھی ایک حصہ ہے پارلیمنٹ کا لیکن اس کو totally ignore کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس کے بغیر کام کرنے لگیں اور کیا ہم اس کے بغیر پانچ دنوں میں سب کچھ ٹھیک کرلیں گے؟ لہٰذا اس کو یہاں پر، سینیٹ میں بھی please present کیا جائے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب چیئرمین! ابھی ابھی معزز وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ کالاباغ ڈیم کو اس لیے drop کر دیا گیا ہے کہ تین صوبائی اسمبلیوں نے اس کے خلاف resolution دی ہے۔ میں سمجھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک Federal مسئلہ ہے۔ یہ political مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک technical مسئلہ ہے اس پر ملک کے مفاد اور ملک کے مستقبل کا انحصار ہے اور جو کچھ آج ہو رہا ہے ان حالات کے پیش نظر اگر دیکھیں تو پاکستان کا اہم ترین مسئلہ

ہے۔ کالا باغ ڈیم اور دوسرے ڈیم اور ان کا جلدی بنانا' ان سے energy حاصل کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ energy ہی کی وجہ سے ملک میں بہت سے اور بحران پیدا ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال بتا دیں کہ آپ کا کیا سوال ہے؟

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: میرا سوال یہ ہے کہ یہ ایک Federal issue تھا لیکن Federal level پر یعنی پارلیمنٹ میں' سینیٹ میں یا نیشنل اسمبلی میں کسی جگہ discuss ہوا ہے یا Cabinet نے اس پر کوئی decision دیا ہے یا یہ ان کی اپنی پارٹی کا فیصلہ ہے کہ ہم نے نہیں بنانا۔

جناب چیئرمین: وہ تو آپ نے forum کی بات کی ہے۔ آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ جب چاہیں یہاں پر discuss کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: انہوں نے کسی forum کی بات نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین: اسی لحاظ سے کہہ رہے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ان کا سوال یہ ہے کہ بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے اندر اتنا اہم معاملہ جو پچھلے 34 سال سے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے اور ملک کی تقدیر اس پر depend کرتی ہے' اتنا بڑا منصوبہ جس پر کروڑوں اور اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں' وہ منصوبہ انہوں نے رد کر دیا ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ ہم نے اس کو ختم کر دیا ہے۔ کیا ختم کرنے کا فیصلہ انہوں نے بین الصوبائی رابطہ کمیٹی میں discuss کیا؟ یہ سوال ہے ان کا۔

جناب چیئرمین: نائک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: جناب! یہ جو سوالات اٹھ رہے ہیں' ایک تو یہ fresh question ہیں مگر پھر بھی answer کروں گا' جواب دوں گا۔ کالا باغ ڈیم has always remained a very burning issue اور اس پر کب سے discussions ہوتی رہی ہیں - Provincial Assemblies اس پر discussions کرتی رہی ہیں - Provincial Governments اس منصوبے کو دیکھتی رہی ہیں اور تین صوبائی اسمبلیوں نے unanimously

کالا باغ ڈیم project کو reject کیا ہے۔ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے Federal Government نے فیصلہ کیا کہ کالا باغ ڈیم کا project feasible نہیں ہے۔ عرصہ دراز گزر گیا، آج تک اس کی construction شروع نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ ایک general question تھا' اس پر ایک specific question کر لیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میرے ضمنی سوال کا جواب محترم وزیر موصوف نے نہیں دیا۔ یہ بات تو انہوں نے تسلیم کی کہ یہ ایک بڑا burning issue ہے۔ بہت بڑا منصوبہ ہے یہ بھی انہوں نے تسلیم کر لیا لیکن کیا بڑے منصوبے اتنے غیر اہم ہوتے ہیں' ایک نظام بنا ہوا ہے کہ اس قسم کے منصوبے بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں discuss کئے جائیں یا دیگر forums موجود ہیں جہاں صوبائی معاملات اور وفاق سے related عوامی اہمیت کے معاملات discuss ہوتے ہیں' وہاں پر discuss کئے بغیر اور کیبنٹ سے فیصلہ لیے بغیر انہوں نے جماعتی فیصلے کو حکومتی اور وفاقی فیصلے کے طور پر اعلان کیا۔ یہ بہت بڑا جرم ہے اور غیر آئینی عمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واضح الفاظ میں جواب دیں کہ انہوں نے قاعدے کے مطابق اعلان کیا ہے یا انہوں نے "جلکا" معاملہ سمجھتے ہوئے کیا ہے کہ یہ غیر اہم ہے۔ خود مان رہے ہیں کہ یہ اہم ترین معاملہ تھا۔ burning issue تھا۔ اس میں کوئی شبے والی بات نہیں کہ اس کو disputed بنایا گیا۔ یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ تھا اور ٹیکنیکل لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اس پر فیصلہ کیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے بعد اس کو وفاق کے اندر ایک ایسے forum پر طے کیا جانا چاہیے تھا جہاں چاروں صوبوں کی نمائندگی موجود ہوتی۔ قومی اہمیت کے معاملات کو اتنے غیر اہم طریقے سے انہوں نے destroy کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے لیکن یہ تو جواب دیں کہ انہوں نے کوئی قاعدہ کوئی قانون یا کوئی طریقہ کار استعمال کیا یا ویسے ہی اس کو drop کر دیا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! مجھے نہایت افسوس ہے کہ آج قاعدے اور قانون کی بات کی جا رہی ہے اور وہ بھی کالا باغ ڈیم کے سلسلے میں' میں آپ کی یاد دہانی اس

ہاؤس کے ریکارڈ کی طرف لے کر جاؤں گا کہ جب پی ایم ایل (ق) کی حکومت تھی اور غیر قانونی طور پر آئین کو پامال کرتے ہوئے اس issue پر ایک joint parliamentary committee بنا دی گئی، بغیر دونوں Houses کے meet کئے ہوئے وہ کمیٹی بنی جو Rules کی اور joint sitting کی سراسر خلاف ورزی تھی۔ اس issue کو Council of Common Interests میں جانا چاہیے تھا۔ وہاں پر اس پانی کے issue کو نہیں بھیجا گیا بلکہ اس کمیٹی کا point of view لیا گیا۔ دوسری طرف اگر یہ کہا جائے کہ تین صوبائی اسمبلیوں کی resolutions نے، ایک بار نہیں کئی بار وفاق کی تین اکائیوں نے اپنی اسمبلیوں کے ذریعے اس منصوبے کو out rightly reject کیا ہے۔ اس کے برعکس سوائے پنجاب کی ایک specific class نے اس منصوبے کی حمایت کی ہے، پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے اس کے حق میں resolution پاس نہیں کیا۔ اس ہاؤس کے اندر debate ہوئی اور آج نہیں ہوئی، کئی بار ہوئی۔ نیشنل اسمبلی کے اندر debate ہوئی اور ایک دفعہ نہیں کئی بار ہوئی۔ عوام کی اکثریت کی رائے صحیح معنوں میں ابھر کر سامنے آئی۔ ماسوائے یہ کہ جنرل مشرف کی یہ ضد تھی کہ اس ملک کے اندر کالا باغ ڈیم تعمیر ہوگا اور وہ چاہتے تھے کہ تینوں اسمبلیوں کی قراردادوں کو وہ روندیں لہذا وفاقی حکومت نے ان تمام آراء کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: عبدالرزاق تھہیم۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرازق اے۔ تھہیم: یہ معاملہ بڑا controversial ہے اور چل رہا ہے۔ کیبنٹ میں بھی آیا ہے اور وہاں پر بھی get through نہیں ہوا۔ کیبنٹ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پہلے بھاشا ڈیم بنے گا پھر اس کو consider کیا جائے گا۔ آج فقط معاملہ یہ ہے کہ کمیٹی کو بھیجا گیا ہے یا نہیں بھیجا گیا۔ کمیٹی اپنی جگہ پر موجود ہے۔ ان کے لیے بڑا احترام ہے مگر بات یہ ہے کہ پہلی حکومت میں عباسی صاحب کی کمیٹی بھی بنی تھی۔ ان کی رپورٹ بھی گئی تھی ایسے ہی نہیں all of a sudden Federal Government نے کوئی فیصلہ کر دیا ہے۔ یہ کمیٹی بنی ہے، اسمبلی میں resolution آئے ہوئے ہیں، یہاں پر discuss ہوا ہے، کیبنٹ میں discuss ہوا ہے وہاں پر بھی یہی فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو ابھی رکھا جائے،

بھاشا ڈیم کو بنایا جائے۔ کیبنٹ میں فیصلہ کبھی نہیں ہوا کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہیے۔ میرے بھائی جو بھی وزیر تھے ان سے پوچھ لیں۔ یہ controversial issue, provincial issue ابھی چھیڑنا نہیں چاہیے اور اس کی کوئی relevancy بھی نہیں ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ کل چیف منسٹر پنجاب کی statement آئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سارے صوبوں کو اکٹھا کر کے ہم اس کو دیکھیں گے۔ آج یہ issue کیوں اٹھایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے بھی یہ Questions Hour ہے اور کافی وقت لگ گیا ہے now we will go on to the next question 112.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ابھی جو جسٹس تفہیم صاحب نے بات کی ہے میں اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ کیبنٹ کے اندر کبھی بھی یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کالا باغ ڈیم کو pending کیا جائے گا۔ صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب نے water vision دیا تھا کہ 2010 تک تمام بڑے ڈیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جانا تھا بشمول کالا باغ ڈیم کے۔ اس کو کیبنٹ نے endorse کیا تھا کبھی بھی اس کو pending نہیں کیا نہ کبھی اس کو منسوخ کیا۔ اگر اس کے اوپر بحث کرنی ہے تو کوئی وقت مقرر کریں۔ اگر آپ پنجاب حکومت کی بات کرتے ہیں تو شہباز شریف اور نواز شریف کالا باغ کی مہم چلاتے رہے ہیں۔ کس منہ سے وہ اس کی مخالفت کریں گے۔ وہ اس بات پر بضد رہے ہیں کہ یہ پاکستان کی تقدیر کا اہم ترین منصوبہ ہوگا۔ ریکارڈ پر ان کی statements موجود ہیں۔ آج وہ پنجاب کے وزیراعلیٰ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہوں نے بین الصوبائی رابطہ کمیٹی میں پیش کئے بغیر اور Council of Common Interests میں پیش کئے بغیر، کیبنٹ میں پیش کئے بغیر جو فیصلہ کیا ہے یہ غیر آئینی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب ابھی بھی وزیر صاحب کی طرف سے نہیں آیا کہ یہ on the floor of the House بتائیں کہ کیا انہوں نے یہ منصوبہ باقاعدہ Council of Common Interests میں بھی پیش کیا، یا صوبائی رابطہ کمیٹی میں کیا یا کیبنٹ میں کیا، یہ فیصلہ انہوں نے کہاں پر بیٹھ کر کیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ فیصلہ

غیر آئینی نہیں ہے۔ وہ تمام water vision جو جنرل مشرف کے تھے وہ غیر آئینی تھے۔ جو اس نے کمیٹی کالا باغ کے لیے بنائی وہ غیر آئینی تھی۔ صدر کی حیثیت میں تین صوبائی اسمبلیوں کی resolutions کو over-ride کرنا غیر آئینی تھا۔ جہاں تک یہ مسئلہ ہے کہ Council of Common Interest کے پاس گیا تو جواب کے اندر Council of Common Interests کے T.O.Rs دیئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر کہیں بھی یہ بات mandatory نہیں ہے کہ T.O.Rs کے تحت یہ issue, کالا باغ کا یا پانی کا Inter Provincial Committee کے پاس جائے۔ دوسری بات یہ کہ Council of Common Interests میں یہ matter اس وقت refer ہوتا اگر صوبہ پنجاب کو اس کے اوپر objection ہوتا۔ اگر صوبہ پنجاب کی حکومت کو objection ہوتا تو وہ اس matter کو Council of Common Interests کے پاس لے کر جا سکتی تھی۔ صوبہ پنجاب کی حکومت نے اس matter کو Council of Common Interests میں نہیں اٹھایا لہذا اس کو Council of Common Interests میں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ہم کیوں کہتے ہیں کہ جنرل مشرف کی بنائی ہوئی کمیٹی غیر آئینی تھی اس کے تمام اقدام غیر آئینی تھے، وہ اس لیے کہ Council of Common Interests کے اندر یہ ہے کہ اگر کسی صوبائی حکومت کو کسی بھی وفاقی فیصلے سے اتفاق نہ ہو تو وہ مسئلہ وہاں پر بھیجا جائے۔ یہاں پر تین صوبائی اسمبلیوں کی resolutions کالا باغ کے خلاف تھیں لہذا اس matter کو Council of Common Interests میں جانا چاہیے تھا اگر پھر بھی وہ Council of Common Interests کے فیصلے سے مطمئن نہ ہوتے then it would have been referred to the Parliament for decision. لہذا جہاں تک فاضل ممبر کے سوال کا تعلق ہے it was not required under the T.O.Rs to send to the Inter Provincial Co-ordination Committee.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں let us go to the next question. اس ایک سوال پر اتنا issue ہو گیا ہے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب چیئرمین! میں صرف گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: تفہیم صاحب point of personal explanation دے رہے ہیں ذرا ان کو سن لیں۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے۔ تھہیم: جناب چیئرمین! اگر آپ ریکارڈنگ منگوا کر دیکھیں تو کبھی انہوں نے کالاباغ ڈیم کو OK نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے یہ نہیں کہا۔ OK نہیں کہا' انہوں نے کہا تھا کہ ----

سینیٹر کامل علی آغا: انہوں نے کہا ہے' جناب محترم (ریٹائرڈ) جج صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ کیبنٹ نے اس کو defer کیا تھا۔ یہ قطعی طور پر نہیں کیا۔ Cabinet نے Water Vision approve کیا تھا' endorse کیا تھا اور ہماری حکومت نے Water Vision کو پورا support کیا ہے۔ آج بھی ہم اس Water Vision کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس کی support کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: We will go to Question No. 112, Col. Tahir Hussain Mashhadi.

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: اب اس بحث کو میرا خیال ہے آپ کے چیمبر میں کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: میں نے کہا ہے کہ میرے Chamber میں آ جائیں وہاں اس کو resolve کر لیں گے۔ باقی agenda ہے اور آگے اہم issues ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: دو ایک گولیاں یاد داشت صحیح کرنے کی میں کھا کے آؤں گا' دو چار یہ کھا کے آئیں پھر بات صحیح ہو گی----

Mr. Chairman: We will go to Question No. 112, Col. Tahir Hussain Mashhadi. Answer taken as read, any supplementary. Mr. Tahir Hussain Mashhadi has the floor. Col. Tahir Hussain Mashhadi has the

floor. I will request the members to abide by the rules please.

مشہدی صاحب بول رہے ہیں' Question hour ہو رہا ہے۔

112 *Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names and addreses of persons to whom farm houses were leased out in Islamabad during the last three years indicating also the terms and conditions of each lease?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The names and addresses of the persons to whom farm houses were leased out in Islamabad during the last three years at Annex-A. The terms and conditions of lease to affectees and to the successful bidders through open auction are at Annex-B and C respectively.

Annex-A

LIST SHOWING NAMES & ADDRESS OF THESE PERSONS TO WHOM AGRO FARMING WERE ALLOTTED ON LEASE FOR THE LAST THREE YEARS.

Plot allotted to the affectees of Islamabad

S.No.	Agro Plot No. & Size	Date of allotment	Price of Plot	Terms of lease	Names & Address
1.	44 2.52 acres	22-10-2005	Rs.45,36,000/-	33 Years	Multan Khan & others, Affectees of Village Pind Sangrial, Tehsil & Distt. Islamabad.
2.	20-A 2.50 Acres	16-11-2005	Rs.45,00,000/-	33 Years.	Mr. Foujdar & other, Affectees of Village Pind Sangrial, Tehsil & Distt. Islamabad
3.	56 2.52 Acres	17-11-2005	Rs.45,36,000/-	33 years.	Bhag Sultan & others, Affectees of Village Baker Fateh Buksh,Tehsil & Distt. Islamabad.
4.	63 2.50 Acres	17-11-2005	Rs.45,00,000/-	33 years.	Mr. Qadir S/o Gama & others, Affectees of Village Thatha Gujran,Madrass, Lunda Mastal, Tehsil & Distt. Islamabad.
5.	60 2.50 Acres	09-01-2006	Rs.45,00,000/-	33 years.	Pir Altaf Hussain & others, Affectees of Village Lunda Mastal / Chahan, Tehsil & Distt. Islamabad.
6.	61 2.50 Acres	26-08-2006	Rs.45,00,000/-	33 years.	Legal Heirs of Khan Zaman S/o Sarwar & legal heirs of Kala Khan S/o Mir Ali & others, Affectees of Village Pind Sangrial, Tehsil & Distt. Islamabad.
7.	57 2.50 acres	9-2-2007	Rs.45,00,000/-	33 years.	Anwar Alam Siddiqui S/o Ghayyur Ahmed Siddiquie, affecte of Pindori
8.	59-A 2.50 acres	26-2-2007	Rs.45,00,000/-	33 years	Legal heirs of Ajaib Sultan etc. affectees of Village Pind Sangrial, Islamabad
9.	65 2.50 acres	12-3-2007	Rs.45,00,000/-	33 years.	Legal heirs of Nawab Khan etc affectees of Village Pind Sangrial, Islamabad.
10.	34 2.68 acres	20-04-2007	Rs.48,24,000/-	33 years	Akhtar Alam Siddiqui S/o Ghayyur Ahmed Siddiqui affectees of Village Mera Beri / Pindori (New GHQ) Islamabad

11.	38-B 2.50 acres	9-2-2007	Rs.45,00,000/-	33 years.	Azhar Alam Siddiqui S/o Ghayyur Ahmed Siddique affectees of Pindori.
12.	25 2.50 acres	9-8-2007	Rs.45,00,000/-	33 years	Legal heirs of Yousaf Murad, affectees of Village Sh.pur. Islamabad
13.	38-A 2.50 acres	11-4-2008	Rs.45,00,000/-	33 years	Karim Dad etc. affectees of Village Sheikhpur. / Pind sangrial.

<u>Plot allotted through Open Auction</u>

S.No.	Agro Plot No. & Size	Date of allotment	Price of Plot	Terms of lease	Names & Address
14.	64 2.50 acres	15-05-2006	Rs.5,02,00,000	33 years.	Faisal Aba Ali S/o Aba Ali, H.No. 10/1, 8th Gizri Lane Phase-IV, DHA Karachi.
15.	17 2.50 acres	19-9-2006 Plot was auction on 1999 but due to High Court case allotment letter issued on 19-9-2006	Rs.1,54,00,000/-	33 years.	Sh. Abdul Razaq & Sh. Abdul Waheed, H.No.E-101, Holly Family Road, Satellite Town Rawalpindi.
16.	64-A 2.50 acres	12-12-2006	Rs.4,50,00,000/-	33 years.	Saleem Yousaf S/o Muhammad Yousaf, H.No.10/1, 8th Gizri Lane Phase-IV, DHA Karachi.

Annexure-B

REQUIREMENTS/PRE-REQUISITE FOR ALLOTMENT TO THE AFFECTEES:

Plots to the affectees are allotted as per CDA rehabilitation policy 1996. Following is the criteria for such allotment:—

S.No.	Requirement as per Policy
1.	Quantum of land acquired must be 100 Kanals or more.
2.	Land must be cultivable.
3.	Land must be owned by affectee excluding shamlat.
4.	Applicant may be single or group of affectees.
5.	In case of joint application no joinee should have lost less than 10 Kanal of land to CDA.
6.	Cash compensation must be received by affectee.
7.	Affectee must have not been allotted any other residential plot.
8.	Affectee must have not been issued/Utilized Eligibility Certificate.
9.	No other family member of affectee should avail any other rehabilitation benefit.
10.	Pessession of land should be with CDA.

These plots are allotted to affectees at prescribed rates fixed from time to time and presently the rate of such allotment Rs. 18,00,000/- per acre.

PROCEDURE FOR ALLOTMENT OF AGRO-FARMING PLOT TO AFFECTEES:

(i) CDA Board has provided a transparent mechanism for allotment of Residential or Agro-Farming plots. No individual officer including Chairman CDA, is competent to allot any residential or agro-farming plot at his own, cases are first presented before allotment scrutiny Committee (ASC) composed as follows:—

(a)	Member Estate	Chairman
(b)	Deputy Director General (Planning)	Member
(c)	Director (L&R)	Member
(d)	Director (Law)	Member
(e)	Deputy Commissioner CDA	Member

(ii) The cases so presented are thoroughly scrutinized by members of this ASC in the light of Rehabilitation Policy 1996, and each and every aspect of each case is deliberated upon and then is recommended, for allotment of residential or agro-farm, or otherwise, to CDA Board being the competent forum in this context.

(iii) The recommendations of ASC are again discussed at length by the CDA Board members keeping in view the provisions of Rehabilitation Policy 1996, package deals executed between CDA and Affectees and exigencies of the case. After complete satisfaction CDA Board approves such allotment.

These plots are allotted on lease basis initially for the terms of 33 years extendable to further 2 terms upto 99 years.

TERMS AND CONDITIONS OF ALLOTMENT OF AGRO-FARMING PLOT TO THE AFFECTEES OF ISLAMABAD

I am directed to inform you that plot No. measuring acres in the above mentioned scheme is being offered to you for allotment on the following terms and conditions:—

(i) Premium in respect of above mentioned plot shall be charged @ Rs.18,00,000/- per acre in addition to the payment of Annual Ground Rent (AGR) @ Rs.4500/- per acre per annum. the AGR shall be increased @ 15% per annum during the first term of lease period.

(ii) Lease period shall be initially for a term of 33 years extendable by two more terms of the same duration on your satisfactory performance on the terms and conditions to be decided by the CDA after the expiry of each term.

(iii) Plot shall have to be developed within three years after taking over possession as Orchard Farming. No other discipline is permissible.

(iv) The Authority does not take any responsibility for making arrangements of water supply. You shall, therefore, make your own arrangements.

(v) You will market/sell your farm product in jumma, Itwar and Mangal Bazar regularly.

(vi) Plot is transferable as approved by the CDA Board.

2. Before the formal allotment order is issued you are requested to kindly deposit a sum of ____________being 25% of the total premium of plot within one month of the issue of this letter uptill through Bank Draft/Pay Order issued in favour of CDA failing which the offer shall stand withdrawn. Balance would be recoverable in 3 equally four monthly installments.

3. You are also requested to please convey us your acceptance to the above mentioned terms and conditions immediately.

<u>**Annex-C**</u>

TERMS AND CONDITIONS OF ALLOTMENT OF AGRO FARMING PLOT THROUGH OPEN AUCTION

1. If any amount is not paid by the due date, delayed payment charges shall be payable @ Rs. 11.70% (or as may be fixed by the Authority from time to time) upto nine months beyond due date where after the allotment/lease shall stand cancelled automatically without any notice to you.

2. The land, other than for industrial plots and multi storied buildings, will be leased out for a period of 33 years and may be extended for two subsequent terms of 33 years each on such terms and conditons as may be determined by the Authority at the time of each renewal of the lease. Land for industrial plots and multi-storied buildings will be leased for a period of 99 years.

3. possession of the plot will be taken by you within 30 days of receipt of this letter *i.e.* by ____________ failing which the possession will be deemed to have been taken over by you.

4. the actual amount payable by you on account of premium of the plot shall be determined on demarcation and actual measurement of the plot by the Authority's Surveyor at the time of handing over possession.

5. If at the time of handing over possession, the plot is found to measure more or less than the area advertised, adjustment. would be made accordingly, the rate of premium remaining unchanged.

6. In addition to the premium, annual Ground Rent @ Rs. 200/- per acre per annum, will be charged from the date of possession, or assumed possession, payable in the first week of every year in advance (whether formally demanded or not). The rate of AGR in respect of all Agro Farming plots shall be increased by 15% after every three years.

7. Within one month from the date of possession or assumed date of possession, the CDA will, if so desired by you, executed and agreement to lease out the plot in question in your favour and get the same registered at your cost and expense.

8. Charges on delayed payments will be levied at the rate of 11.70% per annum (or as may be revised from time to time) on all types of delayed payments.

9. No additional charges, mark up or compensation shall be payable by CDA on any amount that would have remained with it.

10. All payments shall be made through Bank Drafts/Pay Orders in favour of Capital Development Authority, Islamabad.

11. If for any reason you decide to surrender the plot, the Authority shall accept such surrender by forfeiting 10% of the total premium of the plot.

12. Within six months from the date of possession or assumed date of possession you shall start construction in accordance with the plans/drawings of the proposed building, bduly approved by the authority and complete it in all respect within a period of 03 years from the date of this letter fit for occupation and use in substantial workman like manner with good and sound material of the respective kinds strictly in accordance with the provisions of relevant Islamabad Building and Zoning Regulations, standards and instructions as may be in force during the course of construction. Failure to complete the building within the stipulated time may render allotment liable to be cancelled, in which even 10% of the total premium of the plot shall be forfeited in favour of the Authority, Non compensation etc. shall be paid for ihe structure thereon, provided the Chariman/Board of the Authority may for good and sufficient cause to be shown in writing allow you extension in the construction period by imposing extension surcharge at the rate as may be fixed by the authority from time to time. No application for extension of construction period shall be entertained unlesss the same is submitted at least nine month before the expiry of the period.

13. If for any reason CDA fails to hand over possassion of the plot to you within three months after full payment of the price, you will have he option to surrender the plot and claim refund of the paid amount without any deduction.

14. You shall permit and afford reasonable, at all reasonable time, to any officer of the Authority authorised in this behalf to inspect the plot and any building thereon at all stages.

15. You shall submit for A-I and A-II to the CDA for scrutiny and shall submit form B-1 and B-2, in duplicate, alongwith four completion drawings/plans to the CDA, for the issue of Completion Certificate within three months from the date of completion of the building, failing which penalty, as prescribed by the Authority, shall be imposed and recovered for every week of delay in submission of these forms.

16. Upon the completion of the said building and fulfilling the terms and conditions herein contained to the satisfaction of the Authority, whose decision in this behalf shall be final, the Authority will, at your cost and expense, execute a lease deed in your favour in respect of the plot reserving to itself or the Government the rights in all mines, minerals, etc. and the right to remove/enjoy the same in accordance with law. In no case the building shall be occupied without the issuance of Permission to Occupy the building by the Authority.

17. If it is found at any time that the lease has been secured by you by giving false information the plot will be withdrawn and the premium paid and structure raised thereon will be forfeited by the Authority and you will be liable to make good any loss that may be sustained by the Authority on resale of the plot.

18. You shall, before using or renting out the building for any business/ trade or purpose other than one for which the plot/site has been allotted to you, be required to obtain approval of the Authority. Normally no restriction will be imposed about any trade but in case the Authority considers some trade to be harmful to the interests of the surrounding area, it may refuse the use for that purpose. The decision of the Authority in this regard will be final and binding on you. The change may be subject to payment of conversion charges/change of trade fee as may be fixed by the Authority from time to time. The basement, if allowed, will not be used for any commercial purpose under any circumstances, except will the permission of the Authority and on payment of commercialization charges.

19. In case of default/non-conformign use, the allotment/lease will be withdrawn and structure, if any on the plot will be confiscated and no compensation will be paid.

20. In case of cancellation of allotment/lease, you may appeal to the CDA Board within a period of three months. In case of restoration of cancelled plot for non-payment of Authority's dues, or for any other reason you will have to pay not only the outstanding dues, if any, but also the delayed payment charges thereon and the restoration fee within 30 days.

21. Transfer of plot will be subject to the policy of the CDA prevailing at the time of making request for transfer.

22. You shall not without the previous permission in writing of the Authority.

(a) Use of plot except the agro-farmign and construction of building for manager residence inclusive of ancillary buildings, with a total covered area upto 5000 (five thousand) Sft. An Additional construction upto

2700 (Two thosuand seven Hundred) sft may be allowed on payment of fine @ Rs. 1000/- One thousand Rupees) per Sft. Any construction in disregard of this will be liable to be demolished/removed at the risk and cost of the allottee/lessee.

(b) Divide the plot or building or it's dimensions in any manner whatsoever, nor shall you part with the possession of or let out the plot or any part thereof.

(c) Sub-divide the plot or amalgamate it with an adjoining plot for any purpose whatsoever, nor shall transfer in portions the building thereon by sale, lease, gift, will or otherwise (this clause may not apply in the case of plots for multi-storyed buildings).

23. You shall intimate to the Authority any change in your address failing which any communication meant for you will be sent at the last address availabe with the Authority. Under normal circumstances, a letter posted shall be deemed to have been delivered at the address outside Islamabad in one-week time and in Islamabad within four days of the date of posting.

24. If in the opinion of the Authority whose decision in this behalf shall be final topography of the plot so requires the Authority shall, at the time hereafter, have the right of passage and running of water and soil from the adjoining and neighbouring land and building now or hereafter created thereon through sewerage/ drainage pipes and channels or any of them for the purpose of exercising the said right of running of water and soil but without any allowance or paying any compensation to you for the exwercise of such rights.

25. You shall comply with and abide by the rules, regulations, bye-laws, orders and directions that may be issued or given by the Authority from time to time.

26. You shall not tap or use underground water except to the extent and in the manner as may, in writing, be permitted by the Authority.

27. From the date you take over or deemed to have taken over possession of the plot, you shall pay all taxes, rates and royalties, if any, land revenue, assessment, duties, charges (including betterment and maintenance charges) and impositions whatsoever, which are now chargeable or may hereafter be charged or imposed upon or be payable in respect of the plot or site, any structure thereon or anything fastened thereto under any law, or order for the time being in force.

28. In case of breach of any one or more of the above-cited conditions and non-observance of the above-mentiioned obligations, the allotment will be liable to be withdrwn/cancelled after deducting 10% of the total premium of the plot.

29. Time will be the essence of contract in these terms and conditions.

30. These conditions are in addition to the provisions of law, rules and regulations, etc, of any competent authority that may be applicable to the allotment of the subject plot and its use.

(مداخلت)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ قدغن لگا دینی کہ پنجاب حکومت نے یہ raise نہیں کیا، نہ بھی raise کیا ہو تب بھی یہ Council of Common Interests کا معاملہ تھا۔

جناب چیئرمین: چلیں مشہدی صاحب۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you. Mr. Chairman, I had asked regarding the allotment of these farm houses in Islamabad. The reply is given; I am very glad that the meek and the humbles of Pakistan have been allotted these farm houses. The names given from one to 13 are very impressive.

First of all, I would like to ask the honourable Minister that if the farm houses are still in possession of these poor land tillers or have been sold or purchased and taken by others and second is that three years have passed. Have orchards come up and thrirdly is the produce that is being produced or grown in these farm houses? Is it being sold in the *Itwar Bazars* and the *Mangal Bazars* of Islamabad so that the poor, the needy and the neglected, poverty stricken people of Pakistan, especially of Islamabad are getting their production at reasonable rates. Thank you Mr.Chairman.

Mr. Chairman: Minister Sahib.

Senator Farooq Hamid Nack: The honourable member only asked the names and addresses of the persons to whom farm houses are leased out in Islamabad during the last three years. It was not asked what they are doing with it.

Mr. Chairman: Terms and conditions.

Senator Farooq Hamid Naek: Terms and conditions are in the lease.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: The original question he has answered. Now, if he could kindly reply to my supplementary. I wonder if orchards have come up, I want to know if produce is being grown on those farm houses. I want to know if the poor people to whom they were allotted are still living in those Islamabad Farm Houses and I want to know if the poor people of Islamabad are getting the agriculture produce which supposed to be coming from those farm houses at cheaper rates in the *Mangal Bazars* or *Itwar Bazars*. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Minister Sahib.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, this is a fresh question but if the honourable member wants the answer to the same, I will make enquiries and I will show to the House.

Mr. Chairman: He will deliver it back to you and please deliver back to the members. Supplementaries?

سینیٹر بابر خان غوری: جو title ہے اس میں already یہ خود بتا رہے ہیں کہ agro-farming کے لیے ہم نے یہ دیے ہیں اور ظاہر ہے جب آپ نے names, details دی ہیں تو department کا کام ہے کہ وہ summary پوری provide کرے Minister کو اور اس کے ساتھ supplementary questions بھی expected ہو سکتے ہیں۔ کیا جس مقصد کے لیے یہ allotments ہوئی ہیں اگر simply پوچھیں کہ اس پر farming ہو

رہی ہے، کچھ produce ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا ہے؟ یہ صرف Yes or No میں جواب چاہیے۔

جناب چیئرمین: وہ دے رہے ہیں لیکن جو سوال کی wording ہے اس کے حساب سے terms and conditions دے دی ہیں but یہ کہہ رہے ہیں he will check and will come back to you. جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: صفحہ نمبر پانچ پر ان تین پلاٹس کے متعلق جو انہوں نے information فراہم کی ہے، میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تین plots open auction میں نیلام ہوئے۔ پہلا پلاٹ پانچ کروڑ دو لاکھ کا، دوسرا پلاٹ ایک کروڑ چون لاکھ کا، تیسرا پلاٹ چار کروڑ پچاس لاکھ کا۔ کیا وجوہات ہیں کہ جناب! ان میں اتنی disparity ہے کہ جو سیریل نمبر 15 پر پلاٹ دیا گیا ہے اس کی قیمت تو ایک کروڑ چون لاکھ ہے اور باقی کی جو پانچ کروڑ کے قریب ہے، یہ قیمت اس price کی 25% بھی نہیں ہے اس total price کی جو کہ پانچ کروڑ وصول ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ location ہے، یہ High Court کا auction تھا تو اس پر جو money on books ہوتی ہے، بہرحال وزیر صاحب بتا دیں۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: یہ open auction میں بیچے گئے ہیں اور جو best price آئی ہے اس پر بیچے گئے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! تین پلاٹ نیلام ہوتے ہیں، دو پلاٹ پانچ پانچ کروڑ کے نیلام ہوتے ہیں۔ ایک اکیلا پلاٹ ڈیڑھ کروڑ کا نیلام ہوتا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کیا وزیر صاحب اس کے متعلق enquire کریں گے؟

سینیٹر فاروق حامد نائک: میں آپ سے عرض کروں کہ open auction میں یہ پلاٹ بیچے گئے ہیں۔ جو highest bid آئی اس پر یہ بیچ دیے گئے ہیں۔ اب کسی نے کم bid دی، کسی نے زیادہ bid دے دی۔ it depends upon the area also. کوئی front پر ہوتا ہے تو اس کی value زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیچھے کی طرف ہو گا تو اس کی value کم ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب چیئرمین ! یہ terms and conditions میں صفحہ سات پر third one جو ہے کہ plot shall have to be developed within three years after taking over possession on orchard farming. No other discipline is permissible. اور پھر Page-4 پر پہلے چار پلاٹس کی date of allotment 2005 کی ہے۔ چند مہینوں کے بعد تین سال پورے ہو جائیں گے۔ کیا Minister Sahib یہ بتا سکیں گے کہ ان پلاٹس کی اس وقت صورت حال کیا ہے؟ ان پر agricultural farms تکمیل کے مراحل میں ہیں کہ نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین: پہلا point کیا تھا آپ کا؟ Condition-3 کس صفحے پر ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: یہ Page No.7 پر Condition No.3. ہے۔

جناب چیئرمین: Roman three ہے ٹھیک ہے جی۔ Item No.3. دو جگہیں ہیں۔ اوپر بھی ہے تین اور نیچے بھی ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : نہیں، نہیں نیچے۔ یہ terms and conditions میں جو تین ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Plot shall have to be developed within three years after taking over possession on orchard farming. No other discipline is permissible.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : اور یہ Page-4 پر ہے کہ پہلے چار پلاٹس کی allotment 2005 میں ہوئی ہے تو چند مہینوں کے بعد ان کے تین سال مکمل ہو جائیں گے۔ کیا وزیر محترم بتا سکیں گے کہ ان چار پلاٹس کی کیا صورت حال ہے؟ کیا agricultural farms تکمیل کے مراحل میں ہیں یا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین : I think وہ جو مشہدی صاحب نے point raise کیا تھا کہ implementation ہو رہی ہے کہ نہیں؟ تو you check it ابراہیم صاحب کو بتا دیجیے گا اور مشہدی صاحب کو بھی، دونوں کو بتا دیجئے گا جی۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: جناب دیکھیں ایک تو میں فاضل ممبران سے یہ request کروں گا۔ پہلے انہوں نے objection کیا with regard to the price. ایک تو انہوں نے کہا کہ یہ تین پلاٹس جو open auction میں بکے، ایک پانچ کروڑ میں بکا ہے، ایک ڈیڑھ کروڑ میں بکا ہے دوسرا ساڑھے چار کروڑ میں۔ اگر آپ دیکھیں پلاٹ نمبر 64 and Plot No.64-A near to each other. ان کی price بھی بالکل وہی ہے پانچ کروڑ اور ساڑھے چار کروڑ جبکہ پلاٹ نمبر 17 بالکل پیچھے ہوگا کہیں اس لیے وہ court auction کے through بکا ہے۔ اس طرح جو سیل ہوتی ہے اس میں ہمیشہ چیزیں سستی بکتی ہیں اس لیے ان کی price کم تھی۔

As far as جیسے پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا اور میں explanation دے رہا ہوں۔ جہاں تک یہ پوچھ رہے ہیں کہ اس وقت position کیا ہے؟ اس وقت یہ کس stage پر ہے؟ کیا وہ complete ہو گئے ہیں، کیا ان میں orchards لگ گئے ہیں؟ کیا farming شروع ہو گئی ہے؟ کیا produce آنی شروع ہو گئی ہے؟ اس پر میں نے پہلے بھی عرض کیا مشہدی صاحب کے سوال پر کہ اس کی میں enquiry کر کے ان کو بتلاؤں گا، دونوں کو انشاء اللہ بتا دوں گا۔

Mr. Chairman: We will go on to Question No. 115, Mr. Kamran Murtaza.Answer taken as read.

Senator Dr. Khalid Ranjha: I request the Law Minister to take the House into confidence as to what happened over the issue when raised before the Supreme Court by way of suo moto notice and the conditionalities settled here is

کہ اگر کوئی آدمی allotment conditions پر comply with نہیں کرتا تو پھر اس کی cancel ہو جائے گی۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ چلو سپریم کورٹ کو چھوڑ دیں، کیا حکومت پاکستان نے اس issue پر examine کیا، کس کو approve کیا، کس کے انہوں نے cancel کیے؟ The House would want to know بے شک کل رکھ لیں، پرسوں رکھ لیں

what is all the issue about? Thank you sir. پھر ہمیں بتا ضرور دیں کہ

Mr. Chairman: We will go to 115, Mr. Kamran, that is done. Now 118. Prof. Khurshid Ahmad. On his behalf? Then no supplementary.

118. ***Prof. Khurshid Ahmed**: (Notice received on 25-4-2008 at 17.00 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that F-6 Public Park has been leased out and converted into a Multisports Complex, if so, its reasons and the name of the person/firm to whom it has been leased out;*

(b) *the terms and conditions of the lease agreement indicating also period of lease and the details of payments required; and*

(c) *the authority which approved the said lease and conversion?*

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) No. It has not yet been leased out. However, it was decided by the CDA in 2006, to develop F-6 Hockey Ground as Multi Purpose Sports Centre. It was also decided to outsource management

and maintenance of the Sports Centre. An advertisement was published in leading newspapers on 21-9-2007. The following 11 firms were invited for presentation:—

(i) M/s Sport Update News Network.
(ii) M/s Fine Enterprises.
(iii) M/s Beamup (Pvt) Limited.
(iv) Mr. Tariq Murtaza.
(v) Mr. Zeeshan Ali Bukhari.
(vi) M/s uzzmann Technologies.
(vii) M/s Meetech International.
(viii) M/s Mesal.
(ix) Mr. Mus-haf Khizal Zia.
(x) Mr. Muhammad Ali Akbar.
(xi) Mr. Khalid Saeed.

The following committee was constituted for the selection of the firm for outsourcing of its management and maintenance:—

(i) Chairman, CDA In-Chair.
(ii) Member (Engineering), CDA.
(iii) Member (Admn), CDA.
(iv) D.G. (Works), CDA.
(v) Sr. Director, Sports and Culture, CDA.
(vi) Director, Civil (S&C), CDA.
(vii) Deputy Financial Advisor, CDA.
(viii) Deputy Director, Civil (S&C), CDA.
(ix) Deputy Director (E&M & S&C), CDA.
(x) Assistant Director, Sports (S&C), CDA.

Co-opted Members

(i) Col. Muhammad Yahya, Pakistan Olympic Association.

(ii) Maj. Majid Waseem, Army Sports Directorate, GHQ, Rawalpindi.

Out of above mentioned 11 firms, only following 04 firms were selected for further scrutiny on the basis of presentation given by them. Detailed and comprehensive proposals were invited from them to finalize the credibility and soundness of firms/individuals:—

(i) M/s Sports Update News Network, (SUN).

(ii) Mr. Zeeshan Ali Bukhari.

(iii) Mr. Muhammad Ali Akbar.

(iv) Mr. Tariq Murtaza.

After examining of the proposals of the firms, it was decided by the committee that work may be awarded to Mr. Muhammad Ali Akbar S/o Abid Ali on trial basis for a period of six months. After the expiry of trial period *i.e.* 31-5-2008, CDA will further examine suitability to award the work to any firm or otherwise.

(b) The terms and conditions of agreement for trial period signed between the firm and CDA are annexed.

(c) The committee headed by Chairman CDA approved the terms and conditions of the agreement.

Annex

10 RS

CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY
(DIRECTORATE OF SPORTS & CULTURE)

*****

Management & Maintenance of Multipurpose Sports Center F-6 Markaz at Islamabad

This indenture made on this 31st day of December 2007 between the Chairman, CDA (hereinafter the owner with expression shall include his successor in office and assigns) of the one part and Muhammad Ali Akbar S/o Abid Ali Khan Akbar Resident of House No. 138, Saifullah Lodhi Road, Rawalpindi holding NIC No. 37405-0273316-5 (hereinafter called the contractor which expression include his heirs administers legal representatives and permitted assigns) of the other part:-

A) <u>GENERAL.</u>

1. Following Terms and conditions mutually agreed upon will become a part of this contract agreement executed in between successful bidder & the Authority on a non-judicial stamp paper worth of Rs. 10/-.

2. The contract period will be valued for six months on trial basis from the date of start of work and will be extendable for another term, terms and conditions subject to satisfactory performance of the contractor.

3. The contractor shall be required to submit one third of the bid amount, as advance in shape of pay order issued by a scheduled Bank of Pakistan in Islamabad, in favour of Deputy Director (S&C) CDA, Islamabad. This amount will be adjusted against further payments as indicated below otherwise the same amount will be returned within 30 days.

4. The contractor shall deposit 50% of the bid amount (after adjustment of advance money of 1/3rd of the bid) within one week from the date of acceptance of the bid. Remaining 50% of the quoted amount will be deposited within three months. In case of

delay, delayed payment charges @ Rs.1,000/- per day will be debit.

5. The successful contractor has to deposit a sum of Rs.100,000/- (Rupees one hundred thousand only) in shape of Pay order / Bank draft as security deposit with the tender documents.

6. The successful bidder / contractor before taking over the possession of the sports facility, will essentially deposit a sum of Rs.100,000/- (Rupees one hundred thousand only) in cash as performance guarantee in favour of Drawing & Disbursing Officer (S & C) to make good the damages & deficiencies caused to sports grounds/allied structures if any, in case the bidder fails to do the needful promptly and as per satisfaction of CDA supervisory staff. The same will be done at their risk and cost. On completion of contract period the performance guarantee in toto / balance amount will be refunded with the approval of Chairman, CDA.

7. The security deposit Rs.100,000/- (Rupees one hundred thousand only) will be released after six months from the date of completion of contract period on issuance of certificate by the Deputy Director Sport and Culture regarding availability of all the accessories at the sports facility and that there is no short fall in any item and are intact as per inventory handed over to the contractor at the time of handing over and all outstanding dues have been cleared by the contractor and no audit observation is outstanding against the contractor.

8. Security amount will be released on issue of certificate by the competent authority.

9. The Contractor shall submit organizational chart deputed at each sphere of activity. He shall submit his organizational chart & detail of staff deputed at each sphere with the tender documents.

10. The contractor shall be responsible for maintenance & provision of good services to all members at various places.

11. Proper handing / taking over will take place as per inventory of the premises.

12. The contractor shall charge minimum fee from members during the contract period. This fee structure would be approved by Sports and Culture Directorate.

13. The contractor shall not assign, sublet or part with the possession of the premises or any part thereof to any body and shall not conduct any other business / activities except provision of services agreed upon.

14. No additions or alternations in the building / structure of sports centre shall be made.

15. An authorized officer of Directorate of (S & C), CDA will supervise the functioning, maintenance and upkeep of the facility as per CDA'S desired standards.

16. Director / Deputy Director / Assistant Director of the Sports & Culture Directorate or any other authorized person shall be competent to surprise and visit to check the sports facility at any time.

17. The contractor shall permit and provide all the requisite facilities to the officer / official of the Directorate of Sanitation, CDA or specially authorized representative of the Authority for the inspection of the premises.

18. The contractor shall promptly comply, at his own expense, with the Municipal Bye-Laws, Terms & Conditions of the Contract Agreement, Regulations, General or Specific Orders made or issued by the Authority from time to time in connection with the management / maintenance / operation of the sports centre.

19. The CDA may proceed for necessary action against the contractor for any breach of Terms & Conditions committed by him in relation to the Islamabad Territory / Municipal Byelaws 1968 or of any direction / orders issued by the authority.

20. In case, the contractor desires to discontinue his contract during its currency due to unavoidable circumstances, a two month advance notice shall be submitted in writing to Director Sport and Culture,

after clearance of all utility bills etc and provision of missing items as per inventory list.

21. Any violation of any clause of the contract or non deposit of fines imposed within stipulated period may result in cancellation of the contract for the balance period, if any, for which rescission notice in writing to the contractor / firm under the signature of Director (S & C) shall be conclusive evidence and in this case the security deposit shall also stand forfeited and be absolutely at the disposal of CDA. In addition to this defaulter firm / contractor will also be liable to be black listed in CDA.

22. In case of any dispute, the decision of Chairman, CDA shall be final and binding on both the parties which will not be challengeable in any court of law.

B) **MAINTENANCE.**

23. The contractor shall be responsible to maintain cleanliness / hygienic conditions in the sports centre and provision of regular services on specified hours in the evening.

24. The contractor shall be responsible to keep the area around sports center neat, clean and tidy during the entire period of contract.

25. The contractor shall require to carryout the repairs, renovations and white wash etc, whenever deem so at his own expense or on the instructions issued by the authority.

26. The contractor shall be responsible for any damages caused to the fittings / fixtures as per inventory of the premises and will arrange their immediate repair and replacement to keep it in good running condition in all respect and shall hand over all the items in a good working condition after period of agreement is over.

27. If the damages / defects are not removed / rectified within seven (7) days, the damages / defects will be rectified by the Directorate of Sports & Culture, CDA at the risk and cost of the contractor which may be recovered from his amount of performance guarantee, deposited with the Drawing & Disbursing Officer (S & C).

28. The contractor shall be responsible for maintenance of existing sign boards & fixation of missing sign / directional boards installed by CDA. The contractor will also replace the damaged signage with new one at his own expanse.

C) <u>OPERATIONAL / JANITORIAL SERVICES.</u>

29. The contractor shall ensure that the premises are kept open for the designated time periods.
30. The contractor shall install a board (according to size approved by CDA) with a write up "In case of any complaint please call Directorate of Sports & Culture, CDA Number 051-9252967".
31. The contractor shall engage adequate force of workers / technical staff for the proper operation and maintenance of the sports center & provide their names & photo copies of NIC's to the Directorate of Sports & Culture, CDA for record.
32. The contractor shall provide uniform as per CDA'S approved design / samples to every staff member deputed at the Sports Center for operation / maintenance / watch & ward.
33. The contractor shall ensure wearing of uniforms by every staff member deputed at the sports Center for operation / maintenance / watch & ward, otherwise fine of Rs.500/- (Rupees five hundred only) will be imposed on each complaint / inspection.
34. The contractor shall ensure the availability / provision of necessary machinery & equipment / material etc.
35. The firm / contractor shall facilitate the user with out any claim / financial liability on the Authority.
36. No posters / banners and wall chalking shall be allowed within or outside the premises and the contractor shall be accountable for the removal of all type of posters / banners and wall chalking etc, if any, from the Sports Center.
37. The contractor shall be responsible to pay the monthly Electricity, Gas and water etc charges / bills of the Sport Center and will

provide the original receipt of payment to Directorate of Sport & Culture, CDA every month for proper record.

38. In case of non supply of water by Water Supply Directorate, the contractor shall be responsible for the arrangement of water through his own resources at all the Sports Center.

39. The contractor shall avoid any nuisance at sports center and shall not place unnecessary material etc outside or around the premises.

40. In case of poor operation maintenance condition, complaints and violation of any clause of the contract agreement, a fine of Rs.1,000/- shall be imposed on each visit.

41. All the fines imposed during the currency of the contract are liable to be deposited within seven days. In case of delay, delayed fine imposed will be charged.

For

M/s SALEM
Muhammad Ali Akbar

(Deputy Director)
Sports & Culture Directorate

چیئر مین: سوال نمبر ۱۲۰ ۔پروفیسر محمد ابراہیم خان صاحب۔

120. *Prof. Muhammad Ibrahim Khan*: (Notice received on 14-5-2008 at 14.32 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the objectives of the National School of Public Policy?

Minister Incharge of the Establishment Division: National School of Public Policy (NSPP) was established through NSPP Ordinance 2002, promulgated on 26-10-2002 and became effective on 15-3-2005, with the following objectives:—

(a) Improving and building upon the existing structure of public sector training institutions;

(b) Upgrading the skills/capacity of public service to meet the demands of a modernizing and progressive state;

(c) Providing mechanism for induction of the needed skills, where and when such skills are not available, particularly at the higher policy-making level.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: سپلمنٹری۔ انہوں نے جواب میں جو اپنے جز بتائے ہیں یہ نیشنل سکول آف پبلک پالیسی سے ہیں اس کا آرڈیننس ۲۰۰۲ء میں پاس ہوا ہے اور سکول جو ہے وہ effective ہوا ہے 15-3-2005 کو۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ جو objectives انہوں نے National School of Public Policy کے بتائے ہیں ان میں کہاں تک کامیابی حاصل ہو سکی' کیا یہ objectives حاصل ہو گئے ہیں بالخصوص (B) کو اگر زیادہ focus دے دیا جائے۔

Upgrading the skills/capacity of public service to meet the demands of a modernizing and progressive State.

جناب چیئرمین: نائک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: یہ National School of Public Policy establish ہوا under National School of Public Policy Ordinance 2002 اور ۱۵ مارچ ۲۰۰۵ء سے یہ effective ہوا ہے۔ اس کے جو Board of Governors ہیں Section -5 کے نیچے تعینات کیے جاتے ہیں اس سے یہ (NSPP) جو اس وقت کام کر رہی ہے - National Management of College Lahore کی جگہ ہے وہاں یہ function کر رہی ہے۔ NSPP اس وقت سول سروس اکیڈمی لاہور ' National Management College Lahore, National Institute of Management نیپا کراچی اور پشاور اور کوئٹہ اور ایک نیا Institute create کیا گیا ہے۔ Executive Development Institute ان سب کو organize کر رہا ہے اور ان کی policies کو co-ordinate کر رہا ہے اور اب تک گورنمنٹ نے جو introduce کیا تھا New promotion Policies relating to Mandatory Courses for Officers of Grade 18 اس پالیسی کو implement کرنے کے لیے courses conduct کیے جا رہے ہیں at the National Institute of Management at Karachi , Quetta and Peshawar. اب تک دو کورسز مکمل ہو چکے ہیں۔ تیسرا کورس ۲۳ جون ۲۰۰۸ء سے شروع ہو گا۔ پہلا جو MC کا کورس تھا وہ ۲۰ ہفتے تھا مگر اس کو ۱۰ ہفتے میں مکمل

کیا گیا ہے اس کی duration کو کم کر کے ، اب اس کو پہلی جنوری ۲۰۰۹ء سے--- MCMC
نے mandatory promotion کی بات کی ہے of the officers from BS 18 to BS 19
جو یہ تمام کورسز کر لیں گے۔ اس کے لیے revised policy for the officers یہ ہے کہ
جو ۵۰ سال کی عمر تک پہنچ چکے ہیں ان کو exempt کیا جائے گا کہ وہ MC کے کورسز نہ
کریں ۔ اس کے علاوہ سینئیر مینجمنٹ کورسز بھی کروائے جا رہے ہیں جس کو کہا جاتا ہے
Advance Course in Management یہ بھی mandatory کر دیا گیا ہے for the
promotion from BS 19 to BS 20, FMP which is National Management
College Lahore is not conducting courses بلکہ اس کے علاوہ اور جگہوں پر بھی کر
رہی ہے ۔ جس کی duration ب ۲۰ ہفتے رکھی گئی ہے سال میں دو دفعہ ، having found
about 100 participants under these courses participate کر رہے ہیں تو یہ جو
Institute ہے یہ کافی حد تک صحیح پالیسی کے تحت کام کر رہا ہے اور اس کے اندر جو
officers کی promotions ہیں وہ ان کورسز پر dependent ہیں اور آفیسرز کو یہ
mandatory کر دیا گیا ہے کہ before they are promoted, they have got to
complete these courses اس سے جو bureaucratic work of departments ہے
اس کے اندر efficiency and competency آ رہی ہے ۔ شکریہ

Mr. Chairman: Mr. Azam Swati , have you any supplementary?

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, I just want to make a comment that in order to have that kind of reputable institute, I think is commendable that human resource capacity building is the function of this Institution. I just want to really comment the work being done in these institutions.

سینیٹر رزینہ عالم خان: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! آپ کی وساطت سے وزیر
صاحب سے یہ سوال ہے کہ اس میں جو جواب کا حصہ "سی" ہے اس میں skills کی بات کی گئی

ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کون سی skills ہیں جن کی پالیسیز تیار کی جاتی ہیں اور ان کا criterion کیا ہے۔

جناب چیئرمین: نائک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: اگر ہم آرڈیننس کو پڑھیں اس کے اندر functions of the school دیئے گئے ہیں اس کے اندر بے اندازہ functions ہیں جن کی basis کے اوپر training دی جاتی ہے۔ اگر فاضل ممبر چاہیں تو میں ان functions کو پڑھ کر بتا سکتا ہوں اور یہ آرڈیننس کے اندر elaborate کیے گئے ہیں اور criterion جو بھی ہے وہ جو بھی کورسز ہوتے ہیں ان کو پاس کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ ان کا اپنا امتحان ہے، ان کی اپنی ایک policies ہیں جو کہ تمام چیزیں Ordinance کے اندر بڑی clearly elaborate کی گئی ہیں اور ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ سکول چل رہا ہے۔

Mr. Chairman: We go to 121, before I do that,

آغا صاحب ہیں۔ آغا صاحب، رضا صاحب، کیونکہ رحمٰن ملک صاحب نے جانا ہے۔ تو اس پر کل discussion conclude ہو گی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: اس پر تو کل ہی بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: کیونکہ آج قادری صاحب کا issue ہو گا۔

جناب رحمٰن ملک: میں ان کا انتظار کر لیتا ہوں۔

سینیٹر کامل علی آغا: رحمٰن ملک صاحب کو تو بیٹھنا پڑے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! ان کی ایڈجرنمنٹ موشن ---

Senator Farooq Hamid Naek: I have to go to the National Assembly..

جناب چیئرمین: میں ختم کر رہا ہوں۔ اب ۵ منٹ questions hour کے ہیں۔

سینیٹر فاروق حامد نائک: میرا تو ابھی question نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تو بے شک چلے جائیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: وزیر قانون صاحب کو جانے دیں ۔ بے شک انہوں نے پیکج بھی پیش کرنا ہو گا۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین: ایک رہ گیا ۔۱۲۵ آپ کا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: وہ کر لیں۔ یہ ختم کر لیں۔

Mr. Chairman: OK. Question No. 125 Mr. Muhammad Azam Khan.

125 *Senator Muhammad Azam Khan Swati: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of lease/sale agreement between CDA and McDonald in Islamabad; and

(b) whether any lease/sale agreement is under process between CDA and any other Franchise if so, its details?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) The details of lease/sale agreement between CDA and McDonald in Islamabad are as under:-

* An area measuring 6000 Sq. Yds. was given on rent/lease basis for a period of 33years to M/s SIZA Food (Pvt) Ltd. (McDonald's Pakistan) @ Rs. 316,250/- per month or 5% of gross sales, whichever is high er. The rate is to be increased @ 10% per annum.

* M/s SIZA Food (Pvt) Ltd. shall develop General Public Park on

5 acres land around the vicinity of Food Outlet. The Park would be open to general public.

* The Lessee, M/s SIZA Food (Pvt) Ltd., will pay all taxes, cess , impositions , assessments , dues and duties payable in respect of McDonald's Restaurant business , on the leased property and will also pay all fees, charges in respect of approval of plans of the building from the concerned departments.

(b) No.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, I want to draw your kind attention and say that I am ready, willing and able to pay 30 lac rupees per month rent for Mcdonald Leased Land. I am also ready to pay all its expenses & investment and I also want to draw the attention of the journalists at the same time to look at the loot. I am not blaming the honourable Minister because he was not a part of that loot but I would really require as a citizen of this country, as a member of this House, I would require sir, that inquiry should be conducted by a Committee as to what had happened? I am at the present time ready to pay whatever the McDonald has spent and can bring another franchise. That franchise is going to pay 30 lac rupees to this poor country. Look at the apathy that they are saying the park was developed. It was already developed. So, the offer is ready. Thirty lacs rupees per month rent, whatever Mcdonald has invested I am ready to pay from my own pocket and bring another franchise over there. So, at least my poor country can be supported with

that income.

Mr. Chairman: But it says, 5% of gross sales whichever is higher. So, one does not know as to what is the amount?

Senator Muhammad Asam Khan Swati: Sir, I know how you count that sale and everything else. What mechanism they have actually established over there to check the sale and get the percentage of that. My humble request is sir, in order to have a transparent transaction I think this needs to be referred to the Committee and let the Committee come up with its report and submit it to this House.

(Interruption)

Mr. Chairman: If the House so desires then.

(Interruption)

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, this was awarded in 2005. In 2005, this lease agreement was done.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! اب کمیٹی کو ریفر کر دیا ہے۔

(Interruption)

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! میری ایک گزارش ہے کہ یہ ایک اہم issue ہے اور اس میں ہمارے کسی ذرا سے غلط step سے بہت سے investors جو world سے آتے ہیں وہ رک سکتے ہیں۔ میکڈونلڈ ایک world wide international chain ہے اور اگر اس نے پاکستان میں investment کی ہے اور اس کے اندر طریقہ کار میں کوئی issue ہے تو وہ ضرور دیکھیں لیکن ایسا issue نہ جائے کہ ہم ان کو investigate کریں اور ------

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ان کو کیا ضرورت پڑی ہے۔میں کہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Swati Sahib, he has the floor.

سینیٹر بابر خان غوری: میں ان سے agree کر رہا ہوں کہ جو investors یہ لے کر آ رہے ہیں، انہیں یہ ضرور جگہ دیں لیکن جو investors پاکستان میں آئے ہوئے ہیں اور جو world کے well known franchise یہاں موجود ہیں، اگر یہ پاکستان میں invest کر رہے ہیں تو یہ اچھی بات ہے، انہیں dislocate نہ کریں تاہم further اگر کوئی آ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے investment کی سہولتیں دیں۔ جو معاملہ انہوں نے کمیٹی کو refer کیا ہے، میں اسے endorse کرتا ہوں لیکن یہ تاثر نہیں جانا چاہیے کہ سینیٹ اس حوالے سے کوئی مداخلت کر رہا ہے۔

Mr. Chairman: The Minister will look into it and he will come back to the House and after that, let the House take it up.

(Interruption)

جناب چیئرمین: پہلے وزیر صاحب کو سن لیں۔ نائک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek: Mr. Chairman, I have just been informed by the honourable Member, Saadia Abbasi that the matter is subjudice before the honourable Supreme Court of Pakistan. So, in the given circumstances, let this question be deferred till a decision is taken by the honourable Supreme Court of Pakistan.

جناب چیئرمین: سعدیہ صاحبہ! آپ کا یہی point تھا۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب والا! یہ matter ڈیڑھ سال سے سپریم کورٹ میں ہے۔ In this respect, I have filed a petition in the public interest. Now, it is fixed for the 20th of June.

Mr. Chairman: That brings us to the end of the Questions Hour.

سینیٹر بابر خان غوری: یہ مسئلہ تو الگ ہے لیکن اگر کچھ investors سواتی صاحب

لے کر آ رہے ہیں، بہت سارے پاکستانی یا world wide chains آ رہی ہیں، اس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب assurance دے دیں، وہ ان کو help out کریں اور انہیں facilities دے دیں۔

Senator Farooq Hamid Naek: Definitely sir.

Mr. Chairman: They are always welcome.

سینیٹر بابر خان غوری: انہی terms and conditions پر انہیں بھی facilitate کیا جائے۔

Mr. Chairman: Investors are always welcome.

(Interruption)

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! میں اپنے personal knowledge کی وجہ سے کہتا ہوں کہ 30 لاکھ روپے کا ملک کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے، اس لیے میں نے کہا تھا کہ کوئی بھی بڑی chain آئے گی تو کم از کم 30 لاکھ روپے سے زیادہ مہینے کا اس prime piece of property کے لیے ملے گا۔ میں یہ اپنے personal knowledge کی وجہ سے کہہ رہا ہوں لیکن میرا کوئی chain لانے کا یا business کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ لیکن جب کوئی آئے گا تو ہم اسے انشاء اللہ encourage کریں گے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں آپ کی اجازت سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ foreign investment ہماری ضرورت بھی ہے، ہم نے اسے welcome بھی کیا ہے اور اس سلسلے میں ایک عمومی پالیسی موجود ہے لیکن خدا کے لیے اس معاملے میں differentiate کیجیے کہ کون سی چیزیں ایسی ہیں جن سے ملک کی productive capacity پیدا ہوتی ہے اور کون سی ایسی چیزیں ہیں کہ جن میں آپ ایک consumer society بنا رہے ہیں کہ جو کباب 30 روپے میں ملتا تھا، اب وہی کباب برگر بن کر آپ 150 روپے میں کھا رہے ہیں۔ تو ان چیزوں میں فرق کیجیے۔ Consumption society بنانا صحیح بات نہیں ہے۔ ہاں! productive جیسے ہماری minerals ہیں، ہمارے resources ہیں، ان میں

manufacturing ہے' ان کے لیے ضرور investment کروائیے لیکن ان چیزوں کے لیے نہیں جن سے آپ living your means اور ایک consumer society, productive capacity کے بغیر بنائیں- یہ باتیں بہت ضروری ہیں-

Mr. Chairman: The Questions Hour is over. The answers are tabled, and taken as read. Now, we take up the issue....

[The questions hour is over the remaining questions and answers were taken as read and placed on the table of the House.]

@95. *Mrs. Gulshan Saeed: (Notice received on 17-5-2008 at 8.30 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state whether the export of rice, vegetable and pulses has been stopped or otherwise?

Reply not received.

107. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 15-3-2008 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the volume of exports and imports in the country during the last five years; and

(b) the steps being taken by the Government to increase the exports of the country?

Reply not received.

108. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 31-3-2008 at 9.5 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Export Promotion Bureau during the financial year 2006-2007;

(b) the grants or the aids given to the said Bureau by the Federal Government during the said period;

(c) the number of persons working in the said Bureau as of 30-6-2007 with grade-wise break-up; and

(d) the expenditure of the Bureau on the establishment/employees during the said period?

Reply not received.

115. ***Mr. Kamran Murtaza**: (Notice received on 22-4-2008 at 13.10 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whehter it is a fact that the FPSC Promotional Exams for the posts of Section Officers have been delayed, if so, its reasons?

Minister Incharge of the Establishment Division: In terms of para b(i) of OMG Constitution, 1/3rd of the vacancies of Section Officer (BS-17) shall be filled by promotion of departmental eligible candidates through a promotional examination to be conducted by the FPSC. According to this ratio, share of Section Officers (BS-17) for promotional examination comes to 144 posts whereas presently 146 promotee Section Officers (BS-17) are already working in the Officer Management Group. The requisition to FPSC for next promotional examination will be sent when reasonable number of vacancies of Section Officer (BS-17) falling to 1/3rd share of promotional examination become available. As such, there has been no delay in promotional examination of Section Officer through FPSC.

121. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan**: (Notice received on 14-5-2008 at 14.32 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the aims and objectives of the Trade Development Authority of Pakistan; and

(b) the organizational strucure and performance of the Authority during the last five years?

Reply not received.

127. *Mr. Muhammad Azam Khan Swati (Notice received on 15-5-2008 at 15.10 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of lease agreement between CDA and Metro; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide any other site to Metro, if so, its details?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) The details of lease agreement between CDA and Metro are as under:—

Advertisement placed	22-9-2006
Proposed location	Sector I-11/4, Islamabad (Near old Vegetable Market)
Total Area	8.97 Areas (36,300 sq. meter approx.)
Model of Disposal	Lease on Rent basis for initial period of 30 years
Last date for submission of Expression of Interests (EOI)	15-10-2006
Name of Companies/ Firms which applied	06 Firms/Companies (i) M/s Makro-Habib Pakistan Limited (ii) M/s METRO Cash and Carry Pakistan (Pvt) Limited. (iii) M/s S.G.M. Group (iv) M/s United Services (v) M/s Q Mart Corporation Private Ltd. (vi) M/s The Mench Consortium (Pvt) Ltd.

Last date to receive Request for Proposals (RFP)	23-1-2007
Pre-qualified firms who submitted RFP Documents	**03 Firms** (i) M/s Makro-Habib Pakistan Limited (ii) M/s METRO Cash and Carry Pakistan (Pvt) Limited. (iii) M/s S.G.M. Group
Highest Proposal made by	M/s METRO Cash and Carry Pakistan (Pvt) Limited.
Rent for 30 years lease period	**US$ 200/-** per sq. meter Total: US$ 7.260/- Million approx. Pak Currency Rs. 435 Million approx.
Mode of Payment	**100%** advance payment on signing of agreement
Date of signing of provisional agreement	16-7-2007
Date of Possession of land	21-7-2207
Date of signing of agreement on stamp paper	25-08-2007
Date of approval of building plan	12-10-2007
Processing Fee (Non-refundable) received	Rs. 1.904/- Million
Construction Period	12 months from the date of possession of demarcated land
Present status	Opened for general public on 3rd April, 2008

A copy of lease agreement signed by CDA with M/s Metro Cash & Carry, containing all details, is annexed.

(b) No.

ANNEX

LEASE AGREEMENT

THIS AGREEMENT OF LEASE IS MADE AT ISLAMABAD, this 16th day of July, 2007 between THE CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY, (herein after called as the " LESSOR" which term and expression shall include, unless the context otherwise requires, its successors, legal representatives and assigns), a body corporate, established under the Capital Development Authority Ordinance, 1960, (herein after referred to as the "ORDINANCE") having its principal office and business at G-7/4, Islamabad, of the ONE PART;

And

THE METRO CASH AND CARRY PAKISTAN (PRIVATE) LIMITED, a company incorporated in Pakistan and registered at Lahore, with its registered office at 44 –A , Main Boulevard, Gulberg-II, Lahore, (herein referred to as the " LESSEE" which term and expression shall include unless otherwise the context requires, at successors and authorized / legal representatives and assigns) of the SECOND PART.

WHEREAS the LESSOR, being the lawful owner in exclusive possession of piece and parcel of land, more particularly described in the Schedule "A" appended hereunder, (herein after referred to as the "PLOT") , comprising of Specified Area as defined in section 2(p) of the Ordinance is entitled to lease out the said PLOT in accordance with section 4 of the ORDINANCE and the LESSEE have, respectively, agreed to give and take the said PLOT on LEASE, on the following, mutually agreed terms and conditions:

TERMS AND CONDITIONS:

(a) The period of the LEASE on rent basis shall be for THIRTY (30) YEARS from the date of delivery of vacant possession of the PLOT to the LESSEE ;

(b) The rent of the PLOT shall be Pak Rupees Four hundred and Thirty Four million Four hundred and Twenty One thousand and Fifty Three only, (Rs.434,421,053/-only), in aggregate at the rate of US Dollars Two Hundred (US$. 200/- only), per square meter for the purpose of constructing thereon and operating thereat a Wholesale Cash and Carry Supermarket, including the business of Ware housing, Cold Storage,

Storing Grading Packing and Distribution of Agricultural, Food and Non – Food Products;

(c) The consideration of the rent of Pak Rupees Four hundred and Thirty Four million Four hundred and Twenty One thousand and Fifty Three only only, (Rs. Rs.434,421,053/- only), determined at the rate of US Dollars Two Hundred (US$ 200/- only), per square meter, shall be paid in Advance by the LESSEE to the LESSOR on the 16th day of July , 2007, subject to its proper Receipt by the LESSOR as an admission and acknowledgement for the payment by the LESSEE;

(d) The Lessor covenants with the Lessee that the Lessor has good valid and legal title to the Plot which is unencumbered and is entitled to lease the Plot to the Lessee on the terms and conditions herein contained and to permit the use and occupation thereof by the Lessee for the purposes aforesaid;

(e) The Lessor hereby further covenants with the Lessee that the Lessee having paid the rent shall peaceably hold and enjoy the Plot without any interruption or disturbance from or by the Lessor or any person claiming through under or in trust for the Lessor during the period of the Lease hereby granted and any renewals thereof;

(f) The Lessor hereby further covenants to keep the Lessee safe, harmless and indemnified against all losses and damages whatsoever occasioned to or suffered by the Lessee owing to any claim, suit or demand preferred by anyone pertaining to the title or right of the Lessor in or to all or any part of the Plot or the Lessor's right to lease the same to the Lessee on the terms and conditions herein contained or to permit the use and occupation thereof by the Lessee for the purposes aforesaid;

(g) The lessee shall pay to the lessor all property related or commercial taxes as levied by the lessor under the law;

(h) The PLOT shall only be used for the aforementioned purposes of constructing thereon and operating thereat a Wholesale Cash and Carry Supermarket, including the business of Ware housing, Cold Storage, Storing Grading Packing and Distribution of Agricultural, Food and Non – Food Products;

(i) The LESSEE shall be responsible of the internal development of the PLOT at its own cost according to the approved lay out plan by the LESSOR;

(j) Unless approved by the LESSOR, no building, or other structures shall be constructed on the PLOT;

(k) No building, or other structures shall be constructed on the PLOT, in violation of the approved layout plans by the LESSOR and against the CDA Building and Zoning Laws, bye –Laws and Rules and Regulations;

(l) The LESSEE shall commence and complete Construction on the PLOT with in a period of TWELVE (12) Months after taking over possession of the PLOT, subject to necessary permission and licenses to be obtained by the LESSEE;

(m) The Lessor may at any time and from time to time extend any period or time provided for in this Agreement of Lease for doing or completing any act, deed or thing or for making payment hereunder or pursuant hereto upon such terms and conditions as may be agreed between the Lessor and the Lessee provided that such extension shall not be granted where failure for doing or completing any act, deed or thing is due to any willful default or neglect on the part of the Lessee;

(n) The LESSEE shall not transfer, or sublet its business and PLOT to any person without the prior written permission of the LESSOR;

(o) The LESSEE shall be responsible and liable for all applicable taxes , including taxes which are now, or at any time hereafter during the period of the lease assessed, charged, or imposed by the LESSOR, or by the Federal Government;

(p) The LESSEE shall permit the LESSOR, or any other authorized, or competent officers / authorities , on behalf of the LESSOR, to enter upon the PLOT and the building and structures thereon, at all reasonable times, for the purpose of inquiry or inspections;

(q) The LESSOR shall grant to, and /or assist the LESSEE in applying for securing, and maintaining all such permissions , authorizations, approvals, consents and licenses , as may be necessary , or required by the LESSEE, subject to the conditions of this Agreement and under the Laws/ Bye – Laws, Rules and Regulations, for and in connections with setting

up, operations and maintenance of its contractual obligations and purposes as aforementioned ;

(r) Both the LESSOR and the LESSEE shall carry out their contractual obligations throughout the lease period, Peacefully without any undue and unreasonable hindrance from any of the parties to this lease Agreement ;

(s) In case of any dispute between the LESSOR and the LESSEE in respect of any contractual obligation(s) , the matter shall be referred to an arbitrator , to be appointed with mutual consent of both the parties and the decision of such arbitrator shall be final and binding upon the parties;

(t) Notwithstanding any thing contained in this Agreement, the lease in respect of the PLOT shall be renewable on revised terms and conditions to be mutually agreed upon by LESSOR and the LESSEE on expiry of each period;

(u) In case of violation of any of the terms and conditions of this lease Agreement, the LESSOR shall have the exclusive right to terminate the lease after issuing a notice to the LESSEE at least thirty days to remedy the breach. If the satisfactory remedial measures are not taken by the lessee within stipulated time period, the lease may be terminated forthwith; however the lessee may remove the stock, etc. within one month of the termination period;

(v) The LESSEE, after the termination, if termination is due to any fault of the lessee, of the lease period shall have no right or entitlement to any of the property in the shape of buildings and constructions made thereon the PLOT and shall handover the possession of the PLOT with all its paraphernalia to the LESSOR, peacefully and without any damage or claim to it;

(w) The registration fee and stamp duty on this lease document or any other such document relating to the renewal of the lease Agreement if any, shall be born and payable by the LESSEE ;

(x) The obligations of each of the parties hereunder shall be suspended during the period and to the extent that the party is prevented or hindered from complying therewith by "Force Majeure" (as hereinafter defined). In such event, the Party shall give notice of suspension as soon as

reasonably possible to the other Party stating the date and extent of such suspension and the cause thereof. Any of the Parties whose obligations have been suspended as aforesaid shall resume the performance of such obligations as soon as reasonably possible after the removal of the cause and shall so notify such other Party. "Force Majeure" means any cause beyond the reasonable control of the Party including (in so far as beyond such control but without prejudice to the generality of the foregoing expressions) strikes, lock-outs, labour disputes and compliance with any law within Pakistan;

(y) The LESSOR with above terms and conditions having been agreed to by the LESSEE, hereby demises unto the LESSEE all the said PLOT together with all rights of easement and appurtenant thereto coupled with its contractual lease privileges and benefits up till the period of the aforementioned period of thirty years with the delivery of the vacant possession of the PLOT for the purpose mentioned herein above.

(z) This lease Agreement is subject to any Act, Ordinance, Rule, Regulation, Direction, Instruction, Policy etc; as amended from time to time; of the Government of Pakistan and the Lessor, as the case may be.

IN WITNESS WHEREOF BOH THE LESSOR AND LESSEE, hereto have executed these presents on the 16th day of July 2007, and have put their signatures /thumbs hereunder on it in the presence of the following witnesses at Islamabad:

DR. FAISAL AWAN
Director Project Management
CDA, Islamabad

CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY

METRO Cash & Carry Pakistan (Pvt.) Ltd.

Witnesses:

1. Name______________________

NIC______________________

Signature______________________

2. Name______________________

NIC______________________

Signature______________________

128. ***Mr. Nisar Ahmad Memon**: (Notice received on 20-5-2008 at 14.45 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the names and place of domicile of the Commercial Attaches posted abroad during the last two years?

Reply not received.

129. ***Dr. Muhammad Ali Brohi**: (Notice received on 21-5-2008 at 10.30 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) *the names of the countries to which leather garments and leather goods are being exported;*

(b) *the amount earned from those exports during the last two years; and*

(c) *the details of exhibitions and conferences held in the country for promotion of foreign trade during the last two years; indicating also the amount spent on each exhibition and conference?*

Reply not received.

131. ***Dr. Muhammad Said**: (Notice received on 22-5-2008 at 9.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to spray insecticides in the Federal Capital to get rid off mosquitoes and flies?

Minister Incharge of the Cabinet Division: CDA has been spraying and fogging to control mosquitoes, flies and other disease causing agents/vectors on regular basis under the supervision of qualified Entomologist. CDA adds larvicide in all 35 nullahs and 8 ponds to kill the breeding of mosquitoes in Islamabad.

4. **Prof. Khurshid Ahmed**: (Notice received on 05-05-2008 at 17:50: p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of contract employees working in the Federal Government Divisions, its attached departments, subordinate offices and corporations as on 30th March,2008; and;

(b) the details of contracts of the employees of the above said departments cancelled and renewed after the formation of the present government on 30th March, 2008?

Minister Incharge of the Establishment Division: The question requires collection of information from all the Ministries/ Divisions for which Establishment Division has already placed a request. Complete answer to the Question Shall be submitted to Senate Secretariat as soon as the desired information is collected.

5. **Prof. Khurshid Ahmed**:(Notice received on 07-05-2008 at 13:45: p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names and qualifications, of the persons appointed on contract basis in MP-I and MP-II scales in Government departments and Public Sector Organizations during the period from 2003 to 2008 indicating also their period of contracts and perks and privileges?

Minister Incharge of the Establishment Division: List indicating names and qualifications of persons appointed on contract basis in MP-I and MP-II scales in Government departments and Public Sector Organizations during the period from

2003 to 2008 is attached (Annex-I). The perks and privileges of the appointees are as per Finance Division O.M. No. F.3(7)/R-4/98, dated 18-08-1998 (copy enclosed).

(Copy has been placed on the table of the House as well as Library).

6. **Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 14-05-2008 at 13:48:p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of officers in grade 20, 21 and 22 working in the Federal Goverhment with grade-wise and province-wise break up?

Minister Incharge of the Establishment Division: The question requires collection of information from all the Ministries/ Divisions for which Establishment Division has already placed a request. Complete answer to the Question shall be submitted to Senate Secretariat as soon as the desired information is collected.

Sentiments of the Members on Brutal Assassination of the Family Members of a Senator.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! میں ایک وضاحتی بیان ایک منٹ میں دینا چاہتا ہوں۔ ایک جو میں نے رحمان ملک سے قادری صاحب کے حوالے سے بات کی' اس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رحمان ملک صاحب میرے پاس آئے تھے۔ وہ مجھے قادری صاحب کے پاس لے گئے۔ انہوں نے اسی وقت Interior Secretary کو کہا تھا' اس نے ان کے بھائی سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے فوری action لیا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اپنا کام پورا کیا۔

جناب چیئرمین: وہ یہ پہلے کہہ چکے تھے۔ آپ نے سنا نہیں تھا۔ آپ جلد بازی کرتے ہیں۔ بلیدی صاحب! آئندہ سوچ کر بولا کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! میں آپ سے یہی بات کہتا ہوں ' آپ کے پاس floor بھی نہیں تھا تاہم یہ وضاحت بھی ہو گئی ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: لیکن اس نے ابھی اعتراف کیا ہے لہٰذا ان کی کارکردگی صحیح ہے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہ ایک نہایت ہی سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس پر جتنی بھی ہاؤس میں بات ہو یا سنجیدگی سے اس پر غور کیا جائے' وہ کم ہے کیونکہ جیسے کہا گیا ہے کہ وہ ایک فاضل ممبر ہیں اور پھر جو ان کی اپنی ایک وضع قطع ہے' اس کو مد نظر رکھتے ہوئے' میں یہاں پر یہ debate ضروری سمجھتا ہوں' میں اسے debate تو نہیں کہوں گا لیکن ممبران کے خیالات کے آنے سے پہلے آپ سے میری یہ گزارش ہوگی کہ جو statement قادری صاحب نے پہلے دی تھی جس میں انہوں نے Political Agent کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ Political Agent نے صرف ایک دفعہ فون کیا اور اس کے بعد اس نے کوئی فون نہیں کیا۔ آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ اس statement کو Privileges Committee کے پاس

and we will treat it as a Privilege Motion against the Political بھیج دیا جائے

Agent. اور Political Agent کو Privileges Committee میں summon کیا جائے۔

اس کے لیے ہاؤس کی طرف سے Chairman Privileges Committee کو ایک time frame

دیا جائے جس کے اندر وہ اس کی recommendations ہاؤس کو بھیجیں۔ یہ میری آپ سے

درخواست ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اور آغا صاحب کیا time frame suggest کریں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! جو Leader of the House نے فرمایا ہے، میں

بالکل اس کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: اس کے لیے time frame کتنا دیا جائے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! آپ دیکھیں کہ قبائلی علاقہ جات میں ایک روایت ہے کہ کسی بھی سردار یا کسی اہم شخصیت کے ہاں اگر کوئی سانحہ ہوتا ہے، کوئی فوتگی ہوتی ہے تو Political Agent کا فرض بنتا ہے کہ وہ وہاں پر جائے اور افسوس کرے۔ یہ قبائلی روایت کا حصہ ہے۔ جو شخص اس بات کو نہیں سمجھتا--- اور یہ اتنی اہم شخصیت ہیں کہ کل پشاور میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے اس issue پر احتجاج کیا ہے اور ماشاء اللہ ان کی اس علاقے میں following اتنی زیادہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ Political Agent کو اس بات کو اہمیت دینی چاہیے تھی۔ وہ اگر نہیں گیا تو اس کے بارے میں اس ہاؤس کی طرف سے ایک clear verdict آنا چاہیے کہ اس بندے کو sack کیا جانا چاہیے کہ اس کی کیا مجبوری ہے؟ اسے وہاں پر رکھنا کیوں ضروری ہے؟ پھر یہ کوئی صوبائی مسئلہ بھی نہیں ہے۔ یہ علاقہ وفاق کے under ہے۔ محترم رحمٰن ملک اس کے انچارج وزیر بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اس پر notice لینا چاہیے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آج رحمٰن ملک صاحب نے کہہ دیا ہے کہ ایک ملزم گرفتار ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اللہ کرے کہ وہ، وہی ملزم ہو جس نے یہ سانحہ کیا ہے۔ اصل مجرم پکڑا جائے اور اس کے ساتھی بھی پکڑے جائیں لیکن عمومی طور پر ایسی reports جو ہیں، وہ satisfactory نہیں ہوتی ہیں۔ عمومی طور پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ملزمان گرفتار ہو گئے ہیں۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں

اور میری information بھی ہے کہ اس کیس میں پہلے بھی تین لوگ پکڑے گئے تھے اور پولیس اور متعلقہ اتھارٹی نے کہا کہ آپ کے ملزمان پکڑے گئے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے کہا کہ یہ اس کیس سے متعلق نہیں تھے اور یہ بے گناہ تھے۔ ہو سکتا ہے کہ آج رحمان ملک صاحب کو جس ملزم کے بارے میں بتایا گیا ہے ، اس کے متعلق بھی کل authorities یہ بتائیں کہ یہ اصل ملزم نہیں ہے لیکن چونکہ ان کی information ہے اور ان کی دلچسپی میں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں نظر آ رہی ہے اور یہ اس معاملے میں well informed ہیں لیکن جو متعلقہ authority ہے، وہ Political Agent ہے، اس کی ذمہ داری ہے۔ وہ اگر اتنی اہم شخصیت کے پاس افسوس کرنے کے لیے نہیں گیا اور اس کے علاوہ ان سے حالات اور واقعات پوچھنے کے لیے نہیں گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق ایک واضح موقف اس ہاؤس کی طرف سے آنا چاہیے۔ میں Leader of the House کی تائید کرتا ہوں کہ اس بات کو Privileges Committee کے سپرد کیا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جیسے کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی بھی action لیا جائے تو اس کے لیے ایک procedure follow کرنا پڑے گا جو اسی کی کڑی ہے۔ اس کے لیے Privileges Committee کو کتنا time دیا جائے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! within ten days.

Mr. Chairman: Mashhadi Sahib, is that all right with you.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, whatever is the order of the House, it will be implemented. 10 days is quite sufficient. In fact I only need sufficient time to give notice to him and other officials of that area so that they can reach in the Committee meeting.

Mr. Chairman: Then, it is referred to the Privileges Committee with ten days time frame to report back to the House to

finalize the matter.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mushhadi: Whatever is given, it is good enough.

جناب چیئرمین: جی رحمان ملک صاحب۔ آپ نے جانا بھی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں، یہ پہلے کرلیں کیونکہ بار بار رحمان ملک صاحب جواب دیں گے، اس سے بہتر ہے کہ ایک مرتبہ ہی جواب دے دیں ۔ جو ممبران اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں، اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں، ان کو اجازت دی جائے اور اس کے بعد رحمان ملک صاحب بات کریں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ پہلے آپ انہیں سن لیں کہ کیا کہتے ہیں۔

Mr. Rehman Malik: Thank you Mr. Chairman for giving me the floor. Matter has already been referred to the Privileges Committee and I fully support it as an assistant. Just to give the clarification, the Governor Frontier and the Political Agent had gone to offer *Fateha* on the first day.

قادری صاحب کا جو مسئلہ ہے، ان کا گلہ بالکل ٹھیک ہے ۔ بیس دنوں میں پولیٹیکل ایجنٹ نے ایک دفعہ بھی ان سے contact نہیں کیا ۔ میں اسماعیل بلیدی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کی غلط فہمی دور ہوگئی ہے ۔وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید یہ اغوا ہوئے ہوئے تھے اور اغوا کا نوٹس نہیں لیا گیا تھا۔ جب سڑک پر جاتے ہوئے ان پر فائرنگ ہوئی ۔ میں نے زندگی میں پہلے بھی کبھی ایسی بات نہیں کی اور میں کبھی بھی ہاؤس کو misinform نہیں کروں گا ۔ میں نے verification کے بعد یہاں پر بتایا ہے کہ ملزم پکڑا گیا ہے ۔ ملزم کے دوسرے ساتھیوں کو پکڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جب میں یہ بات کر رہا تھا، میں نے ابھی گورنر کو message بھیجا ہے اور

after half an hour I will have the full detail for him and if they come within half an hour, before I leave the House, I will present that to the House. I assure you, I have lot of respect for the House, I have lot of respect for

جو ہمارے فاضل ممبر ہیں قادری صاحب ' وہ بہت اچھے انسان ہیں ' نیک انسان ہیں' ان کا اپنے علاقے میں نام ہے اور ان کے ساتھ زیادتی ہوئی' اس کا ہم پوری طرح ازالہ کریں گے اور جو ملزم ہیں ' ان کو قرار واقعی سزا دلائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔ Thank you Sir.

Mr. Chairman: Then we will take up the views of Qadri Sahib.

پہلے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

سینیٹر عبد الرازق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! جناب چیئرمین میں آپ کی وساطت سے یہ واقعہ پورے ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اکیس مئی کو یہ افسوس ناک واقعہ جمرود خیبر ایجنسی کے ایریا میں ہوا ' جو پشاور سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ' جس میں قادری صاحب کے خاندان کے چار قریبی افراد بے دردی سے شہید کیے گئے۔ جناب چیئرمین صاحب ! ان واقعات کا میرے خیال میں Advisor صاحب کو پیشگی علم تھا ۔ Advisor صاحب کو پہلے بتایا گیا تھا کہ ایسے حالات ہمارے ایریا میں پیش آ رہے ہیں' خدا کے لیے آپ اسے تھوڑا سا دیکھ لیں اور اس کے بعد چند اور انتہائی ذمہ دار شخصیات نے --

--

Mr. Chairman: Please hear the honourable Member

سینیٹر عبد الرزاق: چند انتہائی ذمہ دار شخصیات نے ہمارے سامنے یہ وعدے کیے کہ انشاء اللہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا ۔ لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو وعدے کیے گئے تھے' وہ پورے نہیں ہوئے ۔ جناب چیئرمین صاحب! ہماری پولیٹیکل انتظامیہ کو اس بات کا علم تھا اور وہاں کے حالات کا بھی ان کو پتا تھا۔ یہ ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ قادری صاحب اور ان کے خاندان کو ' جس میں ایک ممبر سینیٹ ہے اور ایک ممبر نیشنل اسمبلی ہے ' ان کو

اعتماد میں لیتے ، ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان کو بتاتے کہ ہم کیا تدارک کر سکتے ہیں اور کیا سیفٹی دے سکتے ہیں ۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب! انہوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں کوتاہی کی۔ انہوں نے بالکل آنکھیں بند کیں اور ان کو یہ احساس ہی نہیں ہوا ۔ حالانکہ ان کو پتا تھا کہ ان کے خاندان کو مشکلات درپیش ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے آنکھیں بند کیں ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیٹیکل انتظامیہ نے کیا کیا؟ ہماری افغان شاہراہ پر ہزاروں کی تعداد میں خاصہ دار اور لیوی فورس ہے ۔ ہم اس لیوی فورس پر ہر سال 1.1 billion سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں ۔ وہ کس دن ہمارے کام آئیں گے ۔ ہمارے Parliamentarians روز قتل ہو رہے ہیں ۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ۔ ان کے سامنے بندے شہید ہو رہے ہیں ۔ انہوں نے ان کا پیچھا تک نہیں کیا ۔ ایسی فورس علاقے میں کیا امن لائے گی ۔

جناب چیئرمین صاحب! انتظامیہ نے کبھی بھی قادری صاحب سے رابطہ نہیں کیا ۔ Advisor صاحب نے فرمایا کہ وہ فاتحہ خوانی کے لیے گئے تھے ۔ یہ ہمارا دستور ہے ۔ اس فاتحہ خوانی میں ہم بھی گئے تھے ۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ آپ نہ آئیں ۔ اس کے باوجود بھی ہم گئے تھے ۔ وہاں ہزاروں کے حساب سے لوگ گئے تھے ۔ ان کا یہ اخلاقی فریضہ تھا ۔ اس کے بعد کبھی بھی انہوں نے ان سے رابطہ نہیں کیا نہ انہوں نے اس کے متعلق کوئی information دی۔ جناب! میری یہی گزارش ہے کہ اتنا بڑا سانحہ ہوا اور انہوں نے قادری صاحب کی تسلی کے لیے کسی بندے کو نہیں بھیجا کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔ اس وقت کیس کی کیا پوزیشن ہے ۔ جناب! یہاں پر بالکل آنکھیں بند کی گئی ہیں اور میں گزارش کرتا ہوں کہ اس پر ایکشن لیا جائے اور ساتھ ہی جیسے Advisor صاحب نے فرمایا کہ ہم نے چند لوگوں کو گرفتار کیا ہے ۔ شاید انہوں نے ایک بندے کو گرفتار کیا ہے ۔ ہماری گزارش ہے کہ قادری صاحب کے خاندان کو اس کی تفصیلات بتائی جائیں اور ان کو تسلی دی جائے ۔ ایسا نہ ہو کہ پولیس کے tactic use کر کے خانہ پری کے لیے کسی کو پکڑ لیتے ہیں اور ان کی جب تک تسلی نہ ہو تو---- یہ ان کے ذمہ داری ہونی چاہیے کہ جو ذمہ دار لوگ ہیں ، جنہوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے، ان کو گرفتار کرنا چاہیے ۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل فاٹا کے جتنے بھی parliamentarians ہیں ، وہ انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہیں اور ان کو جو

مسائل پیش آ رہے ہیں ' وہ ان کے knowledge میں ہیں ۔ ان کو چاہیے کہ ان کا تدارک کریں اور as a parliamentarian یہاں کام کرنے کے لیے ایسا ماحول فراہم کریں جس میں ہم آزادی سے اپنی بات کہہ سکیں ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی نہ کرے کہ جو واقعہ قادری صاحب کے ساتھ ہوا ہے ' کل یہ واقعہ فاٹا کے کسی اور parliamentarian کے ساتھ ہو جائے ۔ جناب چیئرمین! آج کا اخبار اگر آپ دیکھیں ' نیشنل اسمبلی کا ایک ممبر ہے' اس کے قریبی رشتے داروں کو قتل کیا گیا ہے ۔ اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ فاٹا کے parliamentarians اس وقت کس حالت سے گزر رہے ہیں ۔ میری یہی گزارش ہے کہ اس کو serious لیا جائے اور اس کی سزا رکھی جائے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: حافظ رشید صاحب۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی مولانا عبد المالک قادری صاحب اور ان کے خاندان کو صبرجمیل عطا فرمائے ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں مختصراً عرض کرتا ہوں ' بہت مختصر عرض کرتا ہوں کہ فاٹا کے حالات انتہائی مخدوش ہیں ۔ بہت خراب حالات ہیں اور روز بروز یہ حالات بدتر ہوتے جا رہے ہیں ۔ میں خاص کر مشیر داخلہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ان حالات پر آج سوچیں' غور و فکر کریں ۔ آج یہ واقعہ قادری صاحب اور ان کے خاندان کے ساتھ پیش آیا ہے ۔ یہ صرف ان کے ساتھ نہیں ہوا ہے ۔ پہلے ہمارے مولانا عبد الرشید صاحب' جو اس ہاؤس کے ممبر ہیں' وہ اغوا ہو گئے تھے۔ وہ دو یا تین راتیں اغوا کاروں کے ساتھ رہے ۔ اسی طرح میرے ساتھ بھی ہوا تھا اور اسی طرح سابقہ منسٹر طارق محمود صاحب کا بیٹا اغوا ہو گیا تھا تو parliamentarians اور اس طرح بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ یہ حالات ہوتے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ خدا را ان حالات پر سوچیں' غور و فکر کریں ۔ ایسا نہ ہو کہ خدا نخواستہ کل پھر حالات اس طرح ہو جائیں کہ آپ سے control نہ ہو سکیں ۔ پھر آپ خواہش کریں گے کہ پہلے ہی اس طرح control ہونا چاہیے تھا ۔ پہلے اس پر فکر اور سوچ و بچار کرنی چاہیے تھی ۔ جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے ' میں آپ سے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ فاٹا کے

حالات پر خصوصی توجہ دی جائے ۔ بہت خصوصی توجہ دی جائے اور خاص کر ہم بیس parliamentarians ہیں ' ان کے تحفظ ' ان کی safety کے لیے کوئی خاص بندوبست کیا جائے ۔ آج یہ واقعہ ہوا ہے ۔ آج میں نے جیو کی پٹی پر دیکھا کہ ساجدحسین طوری صاحب کے قریبی رشتے دار ڈرائیورسمیت شہید ہو گئے ہیں ۔ یہ parliamentarians کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ اگر parliamentarians کے ساتھ یہ حالات ہو سکتے ہیں تو عام شہری اور عام لوگوں کا کیا حال ہو گا۔ ادھر تو آپ کنٹینر لگاتے ہیں۔ کل میں آ رہا تھا تو مجھ سے پوچھتے ہیں اور مجھے کہا جاتا ہے کہ آپ پارلیمنٹ ہاؤس نہ جائیں۔ میں نے کہا کہ میری میٹنگ ہے اور session شروع ہے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ آپ رک جائیں' پیچھے ہو جائیں۔ میرے تعارف کے باوجود مجھے نہیں چھوڑا گیا' اس کے بعد اس کے ساتھ تھوڑی بہت بات ہو گئی' مجھے چھوڑا گیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حالات بہت خراب ہیں آپ دلچسپی سے ان کو لے لیں اور سنجیدگی سے یہ حالات لے لیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میری تو یہ تجویز تھی کہ یہ استحقاق کمیٹی کے سپرد ہو جائے لیکن یہ اچھا ہو گیا کہ Leader of the House نے کہا اور اس پر عملدرآمد بھی ہو گیا ہے لیکن جناب چیئرمین صاحب! رحمٰن ملک صاحب مشیر داخلہ ہیں ان سے میری درخواست ہے کہ فاٹا کے parliamentarians کو' آپ جو مذاکرے کر رہے ہیں' جو discussions کر رہے ہیں' یہاں پر آپ اجلاس بلاتے ہیں' ان parliamentarians کو ان مذاکروں میں اور ان discussions میں آپ ضرور بلائیں۔ ان کو حالات کا پتا ہے۔ میں صاف آپ کو بتا دوں چیئرمین صاحب! میں زیادہ گہرائی میں جانا نہیں چاہتا اگر میں گہرائی میں جانا چاہوں تو میں گیٹ سے نکلوں گا اور وہ مجھے مار دیں گے۔ اس طرح کے حالات ہیں۔

جناب چیئرمین! آخر میں' میں رضا ربانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس کو کمیٹی کے سپرد کیا لیکن آخر میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ parliamentarians کو سارے مذاکروں میں' discussion میں اور اسی طرح اس کمیٹی میں بھی یہ جو استحقاق کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے' بلائیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ سارے parliamentarians کو اس میں بلائیں۔ ہم parliament میں فاٹا کے تقریباً سات آٹھ parliamentarians ہیں۔ Senate میں فاٹا کے آٹھ parliamentarians ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ معاملہ جب استحقاق کمیٹی کو جاتا ہے تو آٹھ جو

ممبر ہیں مشہدی صاحب ان سب کو بلائیں۔ یہ سنجیدگی کے ساتھ سب کے سب parliamentarians کو بلائیں۔ Parliamentarians جو ہیں ان کو سارے حالات کا پتا ہے۔ گہرائی کا پتا ہے۔ سب کہہ رہے ہیں گہرائی کا پتا ہے تو جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آخر میں، میں ایک مرتبہ پھر مولانا عبدالماجد قادری صاحب، نواب قادری صاحب ممبر نیشنل اسمبلی اور ان کے خاندان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آئندہ ایسے حالات سے اللہ تعالیٰ ان کو بچائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب ہمارے جتنے colleagues ہیں فاٹا کے ان کو مہربانی کر کے آپ co-opt کر لیجئے گا

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, of course it will be done. I will call all of them there and they will be given a chance to participate fully in the proceeding.

Mr. Chairman: Ten days we have already decided. Ranjha Sahib

آپ بولنا چاہ رہے تھے۔ یہ ten days کا تھا۔ میں آ رہا ہوں۔ ڈاکٹر ساجد۔ ایک منٹ ساجد صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: رحمٰن ملک صاحب نے assurance دی ہے کہ جی ہم نے ملزم پکڑ لیا ہے۔ ملزم پکڑنا کوئی information نہیں ہے۔ اگر ملزم پکڑا گیا ہے تو کوئی انکشاف بھی ہوا ہو گا۔ اگر ہاؤس کو یہ بتاتے کہ ہاں جی بادی النظر یہ انکشاف ہوا ہے تو شاید اس بات پر ہمیں کچھ یقین آ جاتا۔ صرف یہ کہہ دینا کہ پکڑ لیا ہے یہ کافی نہیں اور اسی لئے میں گزارش کر رہا ہوں کہ اگر اس کی تہہ میں جانا ہے تو تفتیش جو ہو رہی ہے اس کی کٹ آف دے دیں کہ ہاں جی ہم فلاں دن تک Cr.PC میں------

جناب چیئرمین: میں آج آپ سے commit کرتا ہوں کہ تفتیش کی جو بات ہے۔ رحمٰن ملک صاحب خود commit کرتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: جو کمیٹی ہے وہ اپنا کام کر رہی ہے۔ رحمٰن ملک صاحب

ہمیں بتا رہے ہیں کہ حکومت پاکستان تفتیش کر رہی ہے۔ ملزم پکڑا گیا ہے باقی پکڑ رہے ہیں۔ اگر ملزم پکڑے گئے ہیں، بڑی دیر کا واقعہ ہوا ہوا ہے کم از کم کچھ تو تحقیق ہوئی ہو گی۔ کوئی وجہ تو پتا چلے کہ یہ واقعہ اس لئے ہوا ہے۔ اس کی بنیاد کیا تھی۔ اگر یہ ہاؤس میں آ رہے ہیں اور ہاؤس کو اعتماد میں لے رہے ہیں تو میں بڑے ادب سے کہوں گا it will promote confidence only and only of two things کہ یہ کہیں ہاں جی ہم تفتیش کو فلاں تاریخ تک ختم کر دیں گے۔ نمبر ۲ کہ ہاں جی ہمارے علم میں جو بات آئی ہے ہم پیش کرتے ہیں۔ ہاں! میں نہیں کہتا کہ وہ اسے divert کریں جس سے تفتیش---- یہ خود بڑے تفتیشی رہے ہیں۔ بڑے اچھے تفتیشی ہیں۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ اگر ہاؤس میں بات آئی ہے تو پھر جب تک آپ کوائف اور حقائق نہیں لے کر آئیں گے اور صرف یہ کہنا کہ ملزم پکڑ لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ "اک بندہ پھڑ لیا ہے جی"۔ یہ ایک اچھا طریقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تو سن رہے ہیں۔ اپنے comments میں وہ ضرور اس کو cover کر لیں گے ۔ Dr. Sahib, individual point answer کریں ۔ ساجد صاحب ملک صاحب comments کر رہے تھے پھر ادھر آتا ہوں۔

Mr. Rehman Malik: Thank you Mr. Chairman and thank you for the compliments.

میرے ایک فاضل دوست ہیں۔ جناب! آج یہ question اور اس معاملے کا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ آنا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ آج تو میرا دن تھا

to conclude the law and order situation, it came all of the sudden and since I was the privy of the situation because I was handling the issue myself, that is why I could give you the reply there and then. Yes, I assure you the guy was arrested day before yesterday, investigation is on and

میرے فاضل دوست کو پتا ہے کہ investigation کا طریقہ کار Tribal Area میں کیا ہے۔

فاٹا کا جو طریق کار ہے وہ different ہے۔ گورنر کے through میں سارا کچھ inquire کر رہا ہوں اور یہ میں عرض کرتا چلوں کہ Federal Ministry of Interior کا کوئی direct hold ان پر نہیں۔ پولیٹیکل ایجنٹ جو ہیں وہ گورنر کے نیچے کام کرتے ہیں۔ میں remotely ان کو deal کرتا ہوں لیکن میں اپنی responsibility accept کرتا ہوں as Interior Advisor کیونکہ فاٹا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو میں deal کر رہا ہوں۔ اس کو handle کر رہا ہوں اور جو میرے پارلیمنٹیرین دوست ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ہمیں include کریں۔ میں نے ابھی last week ایم۔این۔اے جو ہیں ان سے ملاقات کی ہے اور ان کے ساتھ بھی میٹنگ کروں گا۔ میں ان کو assure کراتا ہوں کہ جتنے بھی ہم معاملے فاٹا کے سلسلے میں کریں گے ان کو ہم ان کے ساتھ شامل کریں گے اور یہ بھی commitment دیتا ہوں ہاؤس کو کہ جو investigation report ہو گی وہ بالکل میں ہاؤس میں پیش کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی جائے گی۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین: جناب ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ۳۱ مئی کو مولانا عبدالمالک قادری صاحب کی فیملی کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا وہ نہایت درد ناک ہے اور ہر لحاظ سے افسوس ناک ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ جناب چیئرمین! مولانا قادری صاحب ایک عام آدمی نہیں ہیں ان کے جو آباء واجداد ہیں وہ اس پورے علاقے کے روحانی پیشوا ہیں اور ان کا گھرانہ اب بھی ایک نہایت اہم روحانی گدی ہے۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ مولانا قادری صاحب حیات آباد میں ایک اعلیٰ درجے کا دارالعلوم چلا رہے ہیں اور ان کے صاحبزادے جو اس حادثے میں شہید ہوئے وہ اس میں مدرس تھے۔ میں یہ بھی عرض کر دوں جناب چیئرمین! کہ یہ واقعہ جس میں ان کا صاحبزادہ، ان کا چچا اور دوسرے رشتے دار شہید ہوئے یہ دن کی روشنی میں صبح نو بجے مین خیبر روڈ پر پیش آیا اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں امن و امان کی جو صورت حال ہے وہ کتنی خراب ہے۔ جب اتنی اہم فیملی کے ساتھ دن دہاڑے اس قسم کا واقعہ

پیش آتا ہے تو اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک عام آدمی کی صورت حال کیا ہو گی۔

میری درخواست ہے کہ اس حادثے کو ایک ٹیسٹ کیس کے طور پر لیا جائے it is not an ordinary case. It is not an ordinary murder case. اور اس حادثے سے صوبائی حکومت کی جو بدنامی ہوئی ہے اور مرکزی حکومت کی جو بدنامی ہوئی ہے اور حادثے سے نہ صرف مولانا قادری صاحب کی فیملی کو صدمہ پہنچا ہے بلکہ ان کے ہزاروں معتقدین بھی اس صدمے سے دو چار ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ حکومت اس کیس کو top priority level پر لے اور اس میں جتنے افراد ملوث تھے ان کو deterring punishment, ایک سخت سزا دی جائے۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ فاٹا میں جو موجودہ نظام ہے اور میرے قبائلی سینیٹر اس کے گواہ ہوں گے

Mr. Chairman, it is inefficient and absolutely, throughly corrupt. It needs overhauling and it needs an immediate replacement by an alternate system.

جناب چیئرمین! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ مولانا قادری صاحب، ان کے خاندان اور ان کے بے شمار معتقدین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

Mr. Chairman: Mr. Babar Ghauri.

سینیٹر بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! پہلے تو مولانا قادری صاحب کے خاندان کے ساتھ یہ جو افسوس ناک واقعہ ہوا، ہماری پارٹی متحدہ قومی موومنٹ، ہمارے قائد جناب الطاف حسین صاحب اور تمام کارکنان ان کے خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اس واقعے کے حوالے سے اس House نے دو بڑے اہم فیصلے پہلے ہی کر لیے ہیں۔ ایک یہ جو کیس کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے کہ پولیٹیکل ایجنٹ کے حوالے سے کمیٹی فیصلہ کرے گی۔ یہاں پر ماشاء اللہ ہمارے dynamic and active Interior Advisor رحمٰن ملک صاحب بیٹھے ہیں، ان سے یہ گزارش ہے کہ جب تک وہ کارروائی ہو، سب سے پہلے اس پولیٹیکل ایجنٹ کو

فوری طور پر معطل کیا جائے تاکہ جو کمیٹی کی کارروائی ہے' وہ اس پر اثر انداز نہ ہو۔ دوسرا میں اس بات پر بھی مشیر داخلہ کو مبارک دیتا ہوں' جو انہوں نے بتایا ہے کہ قاتل پکڑا گیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ اجرتی قاتل تھا' تو جنہوں نے اس کو hire کیا تھا' وہ details بھی ان کے پاس ہوں گی' جلد سے جلد ان کو پکڑا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کل راولپنڈی اور اسلام آباد کو بڑے حادثات سے بچایا ہے۔ ہم اپنی law enforcement agencies یا ان کی نا اہلی کو criticise کرتے ہیں لیکن جہاں وہ اچھا کام کریں' ہمیں اس کو بھی appreciate کرنا چاہیے کہ انہوں نے پنڈی اور اسلام آباد کو بڑے سانحوں سے بچایا۔ اس تمام صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ مشیر داخلہ صاحب نے یہ commitment بھی کی ہے کہ وہ اس کیس کو personally دیکھیں گے اور چونکہ Political Agents گورنر صاحب کے appointees ہوتے ہیں' اس سے provincial government کا کوئی تعلق نہیں ہے اور Political Agents کے حوالے سے چونکہ یہ گورنر کا معاملہ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے interest لیا' ہم ان سے personally request کرتے ہیں کہ اس وقت یہ order جاری کریں' اس کو اس کی ذمہ داریوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے تا کہ جب تک وہ Committee enquiry مکمل نہیں کرتی' وہ اس پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ تیسرا یہ کہ ہمارے فاٹا کے جو سینیٹرز یا ایم این ایز ہیں' جو parliamentarians ہیں' انہوں نے اپنے اور خاندان کی security کے حوالے سے جو خدشات ظاہر کیے ہیں' مشیر داخلہ صاحب سے میری گزارش ہے کہ ان کو فوری طور پر security provide کی جائے تا کہ عوامی نمائندگی کے حوالے سے وہ ان ایوانوں میں آ کر اپنی ذمہ داری ادا کر سکیں اور اس سلسلے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ میری یہ دو تین گزارشات تھیں۔ میں رضا ربانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فوری فیصلہ کیا اور یہ کمیٹی کے سپرد کیا۔ آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ان کو ایک time limit دی اور مجھے امید ہے کہ سینیٹر مشہدی صاحب نے جس طرح ماضی میں کام کیا ہے' within time limit اپنی کمیٹی کا کام مکمل کر کے اس ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : مہربانی جناب ! آپ نے موقع دیا۔ یہ غم و اندوہ کا واقعہ ہے کہ قادری صاحب کے بھائی اور بیٹے کو شہید کیا گیا۔ جناب والا! میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قادری صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ جناب والا! اصل بات یہ ہے جو میں House سے عرض کروں گا کہ بنیادی طور پر یہ جرم کا ایسا واقعہ ہے کہ لوگ جا رہے تھے اور ان پر حملہ ہوا' اس کے بعد پولیس نے investigation نہیں کی یا P.A. نے investigation نہیں کی۔ یہ ایسا سادہ واقعہ نہیں ہے۔ تمام واقعات جو اس وقت ہمارے اس علاقے میں ہو رہے ہیں' ان کو نظر میں رکھ کر اس واقعے کو سمجھا جا سکتا ہے اور جناب والا! وہ یہ ہے کہ یہ target killing ہے۔ اس کا سلسلہ وزیرستان سے شروع ہوا تھا اور سینکڑوں عمائدین' سماجی طور پر رہنما قسم کے لوگوں کی target killing ہوتی تھی۔ آپ کے پاس اس کا عینی ثبوت نہ تھا لیکن مسلسل ایسے واقعات ہوتے تھے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اس میں ایجنسیوں کا ہاتھ ہے۔ آج اگر اس علاقے میں آپ ایک ریفرنڈم کرائیں کہ یہ واقعات کون کر رہا ہے تو آپ کو سو فیصد لوگ کہیں گے کہ یہ ایجنسیوں کا کام ہے۔ کیوں؟ جناب والا! ایک واقعہ مسلسل ہوتا ہے' اگر پولیس صحیح کارروائی کرتی ہے تو پولیس کے وہ آفیسر مارے جاتے ہیں یا ان کو نکال دیا جاتا ہے۔ جناب والا! قادری صاحب والے واقعے میں یہ واضح ہے' ہم پشتو میں کہتے ہیں آستانہ خاندان' وہاں اس تمام زیجن میں ان کے معتقدین ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں یہ عمل ہو رہا ہے کہ عمائدین اور سماجی رہنما قسم کے لوگوں کی target killing ہو رہی ہے اور باقی terrorize ہو گئے ہیں دہشت سے۔ ہمارے honourable حافظ رشید صاحب نے صحیح بات کی کہ ان کو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اگر وہ یہ بات کریں گے تو ان کی target killing کی جائے گی۔ اب یہ صرف سینیٹ یا پارلیمنٹ کے چند ممبران کا مسئلہ نہیں ہے یہ مجموعی طور پر ہمارے اس سارے علاقے کا مسئلہ ہے۔ اگر گورنمنٹ سنجیدہ ہے' اس مسئلے کو واقعی حل کرنا چاہتی ہے تو اسے پالیسی تبدیل کرنی ہو گی۔ اس کو اپنی ساری انتظامیہ اور افسروں کو control کر کے اس راستے پر لگانا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں جناب والا! کہ پشاور سے باہر جمرود ہے باڑہ تو پشاور میں ہے اور وہاں پر لوگوں کی زمینوں پر قبضہ ہوتا ہے' لوگ اغوا

بھی ہوتے ہیں اور بعض تو یہ بہانہ بھی بناتے ہیں کہ ہم دوسرے اغوا کاروں کے خلاف آئے ہیں یعنی ملک کی فوج' ایف۔ سی۔ پولیس' خاصہ دار کوئی نہیں ہے کہ ملزم کو پکڑے۔ کون ہے؟ وہی گروپ جس نے اپنے آپ کو مسلح کیا ہے وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر وہاں آ دھمکتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو۔۔۔ آپ آج کے اخبار دیکھ لیں' آپ دیکھیں گے کہ فلاں علاقے میں طالبان ہیں' وہاں پر مقامی لوگ نکل آئے ہیں اور انہوں نے فلاں گروپ کے اغوا کاروں کو پکڑ لیا ہے۔ ایسے ہی دوسرا گروپ ہے۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ گورنمنٹ کو یہ پالیسی بنانی ہے اگر وہ اس میں سنجیدہ ہے۔ یہ ایک عام انتظامی مسئلہ نہیں ہے کہ ایک متعلقہ وزیر صاحب کی مہربانی ہو گی اور وہ انتظامیہ کو کہیں گے اور ایک پولیٹیکل ایجنٹ سے privilege میں کام لیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا' وہ بات اپنی جگہ ہے۔ بات یہ ہے کہ Government کو یہ بتانا ہو گا کہ Government اس میں شریک نہیں ہے اور Government کے جو باقی ادارے ہیں' وہ شریک نہیں ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں پر جتنی force ہے' قانون اور امن و امان کو قائم رکھنے والی force جہاں پر بھی ہے' اس میں اتنی استعداد ہے کہ جو بھی ایسا کام کرتے ہیں' ان کو check کر سکیں۔ اب position ایسی ہے کہ ان کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے مثلاً یہ جو Governor صاحب ہیں یا فلاں صاحب ہیں' اس میں ایسا نہ ہو کہ مجموعی طور پر صحیح شہادت نہ ہو اور کوئی بات کرے۔ یہ سب اس حوالے سے ان کاموں میں interested ہیں اور یہ ان کی پالیسیاں ہیں۔ جناب والا! ہمارے تمام علاقے میں اب یہ position ہے کہ سوات سے لے کر' ڈیرہ اسمٰعیل خان تک روڈ بند ہیں' traffic نہیں ہے' لوگ کاروبار کے لیے شہروں میں نہیں نکلتے اور بڑے بڑے عمائدین کی زندگی خطرے میں ہے' باقی عام آدمی کی کیا حیثیت ہو گی۔ جناب والا! میں Government سے یہ request کروں گا کہ آپ مہربانی کریں اور اس کو check کریں اور اپنی مثبت policy بنائیں۔ جناب والا! میں یقین دلاتا ہوں' ان لوگوں کو control کیا جا سکتا ہے' بالکل یقینی بات ہے' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں اس بات کی پھر request کروں گا کہ اس حوالے سے Government سنجیدہ رویہ اختیار کرے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: تفہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے۔ تفہیم: جناب! یہ جو واقعہ ہے، بڑا دکھ والا ہے کیونکہ میں بھی سندھ کی طرف سے، سندھی عوام کی طرف سے، اپنی party PML Functional کی طرف سے اور جناب پیر پگاڑا کی طرف سے join کروں گا کہ ہمیں ان کا دکھ ہے اور ہم قادری صاحب کے ساتھ ہیں۔ یہ مسئلہ ابھی Privileges Committee کو refer کیا گیا ہے اور اس میں Leader of the House and Leader of the Opposition بھی members ہیں اور انہوں نے یہاں پر بھی express کیا ہوا ہے۔ انشا اللہ اس میں رحمٰن صاحب بھی ہوں گے، کمیٹی میں آئیں گے تو اس بات کو thresh out کریں گے کہ اس کا background کیا ہے، motive کیا ہے، ایسا واقعہ کیوں ہوا ہے کہ اتنے عالم شخص اور اتنے politician اور اتنے پیارے آدمی قادری صاحب کی family کے ساتھ یہ ہوا ہے۔ میں اسی لیے ابھی comments نہیں کر رہا ہوں کہ میں خود Privileges Committee کا member ہوں اور میرے تینوں بھائی بھی ہیں اور سب جانتے ہیں۔ انشاء اللہ بیٹھ کر، سارا thresh out کریں گے کہ کیوں ہوا، کیسے ہوا، Deputy Commissioner نے ایسا کیوں کیا، کیوں اتنا مغرور bureaucrat ہے کہ وہ ہمدردی کرنے کے لیے بھی تیار نہیں ہے۔ آئندہ یہ دیکھیں گے اور رحمٰن ملک صاحب کو بھی کہیں گے کہ instructions issue کریں کہ جب بھی کوئی ایسی بات ہو تو immediate action لیا جائے اور ان سے contact کیا جائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور ہماری ساری ہمدردیاں قادری کے ساتھ ہیں کیونکہ قادری صاحب سے میرا تعلق چھ سالوں سے ہے، یہ Power Committee کے Chairman ہیں، میں member ہوں۔ میں نے اتنا پیارا آدمی کم دیکھا ہے، سارے ان معاملات کو چلانے میں بھی اور عالم بھی ہے، ہر چیز ہے تو اگر ان کے ساتھ انصاف نہ ہو تو پھر کس کے ساتھ ہو گا۔ انہی الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ Thank you very much sir.

Mr. Chairman: Mr. Azam Swati.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: شکریہ جناب چیئرمین۔ دراصل ہمارے FATA کے

فاضل ممبران، FATA کے عوام اور اس ایوان کے درمیان ایک رشتہ پیدا کر رہے ہیں، ہم ان کی وجہ پر وہاں کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں جناب صالح شاہ صاحب کی دردناک، بااثر اور حقیقت پر مبنی باتیں کل سنی ہوں گی۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہماری قوم کے لیے، ارباب اختیار کے لیے وہ باتیں آنکھیں، دل کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ آج جس واقعہ پر میرے اس ایوان کے سارے ممبران نے اپنے تاثرات بیان کئے، میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے لیے سوچ، فکر اور عمل کی ضرورت ہے اور انہوں نے دبے زبان میں ہم سب کو یہ بتا دیا کہ ان کی جان، مال اور عیال خطرے میں ہیں۔ آج ایک ریاست ہماری جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتی جس طرح بہت سارے فاضل ممبران نے یہ عرض کیا پھر عام لوگوں کی جان و مال کی کیا قدر و قیمت ہو گی اور اس کی کیسے حفاظت ہو گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایوان میں قائد ایوان بھی تشریف فرما ہیں، جناب فاضل Minister صاحب تشریف رکھتے ہیں، اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان ممبران کو علیحدگی میں، in camera سنا جائے اور میں پورے وثوق سے کہتا ہوں، اس لیے میرے بھی سوات سے تعلق رکھنے والے خاندان جنہوں نے اس ملک میں سیاست کی، حکومت کی، آج در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ کوئی پنڈی میں بیٹھا ہے، کوئی اسلام آباد میں ہے، کوئی ملتان اور لاہور میں ہے، اپنے محلات کو، اپنے گاؤں اور اپنی زمینوں کو، اپنی جائیدادوں کو چھوڑ دیا، اس لیے کہ ان کے ساتھ وہاں پر جو معاملات پیش آئے حالانکہ ان کی کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ آج بالکل اسی طرح اسی ڈگر پر ہمارے ان فاضل ممبران کے ساتھ ہو رہا ہے خواہ وہ National Assembly کے ہیں یا یہاں Senate کے ممبران ہیں، ان کے اہل و عیال کے ساتھ بھی وہی دردناک تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اعتماد میں لے کر، علیحدگی میں بیٹھ کر یہ دیکھا جائے کہ وہاں پر امن و امان کی صورت خراب کرنے والے کون سے عناصر ہیں؟ مجھے معلوم ہے کہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ علیحدگی میں باقاعدہ مجرمان کی نشان دہی کریں گے اور ان ایجنسیوں کی باتیں بھی کریں گے جو اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ FATA میں جو ہمارا امن ہے، ہمارے اس ملک کا امن کا ہے، وہ کس نے تباہ کیا ہے، وہ کونسی ایجنسیاں، کون سے لوگ ہیں جو اس میں involve ہیں، اگر ان کو اعتماد میں لیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سنگین مسئلے کا حل نکل آئے گا۔ میں قادری صاحب کے ساتھ ان کے اہل و عیال کے ساتھ

اپنی طرف سے' اپنی جماعت کی طرف سے' اس ایوان کی طرف سے' پورے درد کے ساتھ' ان کے غموں میں شریک ہوں اور مرحومین کے لیے دعا کے ساتھ۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ بہت شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں دل کی گہرائیوں سے اور اپنی بہنوں کی طرف سے اور اپنی طرف سے جناب مولانا قادری صاحب اور ان کی family کے لیے اس House میں اپنا افسوس پیش کرتی ہوں۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ ایسے نیک آدمی جو پانچ سالوں سے ہمارے ساتھ ہیں' ان کا نورانی چہرہ اور معصومیت ہے کہ ہمیں کبھی ان کے ایک لفظ سے دکھ نہیں ہوا' یہ ہمیں اپنی بہنیں سمجھتے ہیں اور ان کی ہمیشہ عزت اور قدر ہے اور ان کا behaviour ایک عالم' فاضل اور ایک نیک انسان والا ہے' پیروں والا ہے جو بزرگ لوگ ہوتے ہیں' ان جیسا ہے۔ ان کو اتنا بڑا صدمہ دیکھنا پڑا جس کے لیے میں انتہائی غمزدہ رہی ہوں اور غمزدہ ہوں۔ میں نے contact کرنے کی بڑی کوشش کی' مگر جگہ دور ہونے کی وجہ سے ہم لوگ وہاں نہ جا سکے نہ ان سے بات ہوئی۔ جناب والا! میں افسوس کے ساتھ یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ کیا ہمارے ملک میں کسی کی جان و مال اب محفوظ نہیں ہے۔ آپ دیکھیے کہ اتنا بڑا صدمہ ہے۔ کسی کے گھر کا ایک بندہ چلا جائے تو وہ ویسے ہی زندہ مر جاتا ہے' ان کے چار لوگ جوان بیٹا' داماد' بچا اور بہنوئی گئے ہیں۔ ان کے دل پر کیا گزری ہو گی۔ یہ جو ہمارے فاٹا کے Senators ہیں' یہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ وہاں کے معاملات میں آپ لوگ ہمیں ساتھ لے کر چلیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ وقت ہے کہ یہاں پر فاٹا کے جو چار پانچ ہمارے بھائی ہیں ان کو on board لیا جائے' ہمارے وزیر موصوف وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو چاہیے کہ ان کی مشاورت سے وہاں کے معاملات کو طے کیا جائے کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

جناب والا! میں نے اخبار میں ایک خبر پڑھی جو کہ انتہائی افسوس ناک تھی کہ جناب وزیر نے یہ فرمایا کہ ہم نے جو سوات میں contract کیا ہے یا جو بات چیت کی ہے اس کو ہم

ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر جواباً انہوں نے کہا کہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ہم ان کے ہر شہر میں جا کر حملے کریں گے اور پاکستانی قوم کو برباد کر دیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ وقت ہے کہ جذبات کی بجائے ہوش سے کام لیا جائے اور بات چیت کی جائے، کوئی کچھ بھی کہے مگر ہماری کوشش یہی ہونی چاہیے اور پہلی choice یہ ہو کہ مسئلے اور مسائل بات چیت سے حل کیے جائیں، جس کی مثال آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ان کی family کے بہت سے بندے ختم کر دیے گئے ہیں۔ اسی طرح وہاں بڑے بڑے قابل، اچھے اور نیک لوگ رہتے ہیں اور یہاں سے بھی جاتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کی جان و مال کسی وقت بھی محفوظ نہیں ہے۔ یہ بات جب میں نے پڑھی تو مجھے کافی افسوس ہوا۔ اس پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے ساتھ کوئی معاہدہ ہوا بھی ہے تو اس کو آگے بڑھایا جائے نہ کہ اس کو توڑا جائے جس پر کہ وہ react کریں یا دہشت گردی کریں اور ہمارے شہروں کی بربادی ہو۔ ہر روز دہشت گردی کی واردات تو پھر بھی ہو رہی ہے اور اگر یہ زیادہ ہو جائے گی تو پھر ہم کیا کریں گے۔ میرا کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس بات کا notice لیا جائے اور جناب وزیر صاحب وہاں کے لوگوں کو ساتھ بٹھا کر بات چیت کریں۔ میرے خیال میں کرزئی صاحب کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا وہ تو اسی طرح کے مشورے دیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے پاکستان کی کبھی پرواہ نہیں کی، اپنی problem انہوں نے ہمارے ملک میں لا کر ڈال دی ہے، اب ہمیں ہوش سے کام لینا چاہیے۔ اس بات کو بہت serious لینا چاہیے کہ وہ سارا علاقہ ہمارے ان بھائیوں کا ہے جو کہ یہاں بھی بیٹھتے ہیں اور MNA ہیں اور پاکستانی ہیں، انہوں نے ہمیشہ ہمارے ساتھ پاکستانیوں کی طرح behave کیا ہے، ہمیں ان کی جان و مال کا خیال رکھنا چاہیے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ اس کا notice لیں۔

جناب والا! یہ جو وکیلوں کا طوفان آ رہا ہے اس کا رخ کسی اور طرف موڑیں، پارلیمنٹ کی طرف نہ آئیں کل ہمارا بڑا اہم اجلاس ہے، بجٹ پیش ہونا ہے، ہم لوگ اور خاص طور پر خواتین مقید ہو کر رہ جاتی ہیں اور سڑکیں بند ہو جاتی ہیں۔ اس پر ان سے بات چیت کی جائے، وہ احتجاج کہیں اور جا کر کریں، اس طرف نہ آئیں۔ ان سے پہلے سے ہی بات کرنی چاہیے۔ میں پھر ایک دفعہ مولانا مالک قادری صاحب سے بہت افسوس کرتی ہوں، یہاں پر ہماری 17 بہنیں

ہیں، ہمیں اس چیز کا بہت دکھ ہے، ہم سارے ہاؤس کے ساتھ مل کر کہتے ہیں کہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ نہ ہو تو بہت بہتر ہے، اس کے لیے ابھی سے کوئی پیش بندی یا کوئی ایسی چیز کی جائے کہ ہمارے وہاں کے رہنے والے لوگ محفوظ رہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب نعیم چٹھہ صاحب۔ چٹھہ صاحب! ایک سیکنڈ رحمان ملک کا سیکورٹی پر comment ہے۔ جی فرمائیے۔

جناب رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! اگر مجھے اجازت دیں تو میں ساتھ ساتھ جواب دیتا جاؤں تو بہت اچھا ہو گا۔ Mr. Chairman, thank you for giving me the floor. First of all یہ چیز جو میرے نام سے منسوب کی گئی کہ میں نے scrap the Swat agreement, it is totally false and motivated. میں نے کوئی ایسی statement نہیں دی۔ یہ جس channel نے کیا، جس اخبار نے بھی کیا، سراسر جھوٹ بولا، اس سلسلے میں قطعی کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہاں! وہ خود چاہتے ہیں کہ dialogue ہوں، ہم dialogue کر رہے ہیں اور آپ نے دیکھا کہ فاٹا میں جو اس وقت کچھ اچھے اثرات نمودار ہوئے ہیں وہ صرف dialogue کا نتیجہ ہیں and we are having the dialogue with the law abiders, not the law breakers.

دوسری جو میری بہن فاضل ممبر نے فرمایا کہ ہمارے ممبران کو اس میں شامل کیا جائے۔ ہم گاہے بگاہے ان سے بات چیت کرتے رہے ہیں، یہاں صالح شاہ صاحب تشریف رکھتے ہیں، جب میں نے پشاور میں جرگہ کیا تو وہاں یہ اور دوسرے فاضل ممبران بھی موجود تھے لیکن پھر بھی ہم ان کی presence زیادہ سے زیادہ کریں گے۔

تیسرا سوال انہوں نے کیا تھا کہ جو لوگ لانگ مارچ میں آ رہے ہیں ان کو پارلیمنٹ کی طرف نہ آنے دیا جائے۔ آپ یقین کریں ہم سارے اس issue کو in total دیکھ رہے ہیں، آج Prime Minister صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور ہم نے PML(N) کو بھی request کی ہے کہ وہ بھی ایک کمیٹی بنائیں۔ ہم lawyers کے ساتھ constantly in touch ہیں اور اطہرمن اللہ صاحب، عظمت صاحب، طارق صاحب سے ہمارے Chief Commissioner

میں ہیں' میں نے اطہر من اللہ صاحب سے بات کی ہے۔ جو ہمارے وکلا Islamabad contact
حضرات لاہور میں ہیں ان سے request کی ہے کہ please for God's sake do not
come to Islamabad. آپ کو ہم شکرپڑیاں میں جگہ دے دیتے ہیں' زیرو پوائنٹ میں دے
دیتے ہیں' آپ کو T.V. کی coverage چاہیے' ہم سارے T.V. والوں کو وہاں لے آتے ہیں'
ہم آپ کو stage دے دیتے ہیں لیکن as of today تھوڑی دیر تک وہ insist کر رہے ہیں
کہ ہم نے اسلام آباد اس جگہ آنا ہے جہاں پر کہ T.V. کے پیچھے پارلیمنٹ ہاؤس نظر آئے۔ ہم
کوشش کر رہے ہیں' وہ ہماری بات کو سمجھ جائیں اور ہماری بات مان لیں۔ تو ہم چاہیں گے کہ یہ
اسلام آباد سے باہر رہیں۔ اگر وہ اسلام آباد آتے ہیں اور بہت مجبور کرتے ہیں اور ظاہر ہے یہ
democracy ہے' ایک peaceful طریقے سے protest کرنا ان کا right ہے۔ ابھی تک
انہوں نے ہمیں commitment دی ہے کہ وہ کسی ہاؤس کو ransack نہیں کریں گے لیکن
میری ان کے ساتھ گفتگو چل رہی ہے کہ دیکھیں آپ تو law abider ہیں' آپ lawyers ہیں'
آپ کو قانون کا پتا ہے لیکن جو third party آئے گی' جو ایک mob ہو گا اگر وہ spell out
ہو کر دو چار جگہوں پر دھرنا مار لے گا تو اس کا کون ذمہ دار ہو گا۔ اس کا جواب مجھے نہیں ملتا۔ آج
ہم ساڑھے آٹھ بجے ایک کمیٹی کی meeting کر رہے ہیں اور لاہور بھی بات کر رہے ہیں۔ ہماری
خواہش ہے کہ جو آپ کی بات ہے کہ ہم ان کو وہاں روکیں۔ آج صرف ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ
اگر crowd زیادہ ہو جاتا ہے تو جو ہماری گورنمنٹ کی main arteries ہیں' جس میں پارلیمنٹ
آتی ہے' Prime Minister House آتا ہے' سپریم کورٹ آتا ہے' of course Diplomatic
Enclave آتا ہے تو اس کو ہم container کے ساتھ segregate کر دیں۔ میرے پہلے دو
container پہنچے تو سارے T.V. channels میں آنا شروع ہو گیا کہ یہ وکلا کا راستہ block کر
رہے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے' جو بھی جگہ متعین ہو ہم وکلا کو welcome کریں گے'
ان کو facilitate کریں گے۔ ہاں security کا issue ہے' میں ان کا شکرگزار ہوں کہ وہ 100
lawyers دیں گے جو کہ ہماری security agencies کے ساتھ help کریں گے۔ یہ مسئلہ ہے
اور انشاء اللہ اس میں قوم کو مایوس نہیں کریں گے اور بڑی خوش اسلوبی سے آگے لے کر چلیں
گے۔ Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Naeem Chattha.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ آج سے تین ہفتے پہلے 21 مئی کو جمرود روڈ پر ایک اندوہناک حادثہ وقوع پذیر ہوا' جس میں ہمارے بڑے محترم اور نیک بھائی سینیٹر قاری عبدالمالک صاحب کے بیٹے ' بھائی' نورالحق قادری صاحب کے چچا جو کہ ان کے بھائی بھی ہیں اور MNA ہیں شہید ہوئے۔ یہ جو اتنا اندوہناک واقعہ ہوا میں اس کی بڑی مذمت کرتا ہوں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں حوصلہ دے کہ وہ اس صدمے کو سہہ سکیں اور جو فوت ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے (آمین)۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ رحمان ملک صاحب امن عامہ کی صورت حال wind up کر رہے تھے جو کہ ملک میں prevail کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ بہت eye opener ہے ارباب حل و عقد کے لیے۔ اتنا وحشت ناک اور بربریت کا ایک بہت بڑا مظاہرہ ہے اور پھر اس قسم کا خاندان جو کہ بہت شریف' نیک ہو' یہ روحانیت کے پیر ہیں' ان کے بہت سے موقدین اور مریدین ہیں اور انہیں ہر وقت نیکو کاری کا درس دیتے ہیں۔ قادری صاحب دوسری تیسری دفعہ MNA منتخب ہوئے ہیں اور ان کے آباء واجداد بھی روحانیت کے ساتھ سیاسی قدکاٹھ کے خاندان ہیں۔ ان کے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور ان کے بودوباش اور طریقہ کار سے یہ نہیں لگتا کہ یہ کسی کے ساتھ دشمنی کر سکتے ہیں یا کوئی ان کا دشمن ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی کھیل کھیلا جا رہا ہے جو کہ فرنٹیئر' فاٹا اور سرحد میں ہے کہ جو بھی حکومت کے ساتھ ہے یا کوئی تھوڑا سا بھی حکومت کی طرف جھکاؤ ہے' اسے وہ ٹارگٹ بنا لیتے ہیں۔ یہ آہستہ آہستہ پھیلتا جا رہا ہے' دہشت گردی کی بہت خطرناک صورت حال ہوتی جا رہی ہے۔ اس میں اسلام آباد' لاہور' کراچی بھی محفوظ نہیں ہیں۔ حکومت وقت کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ امن و عامہ' ان کی زندگی اور ان کے مال وجان کی حفاظت کی ضمانت دے۔ جناب والا! کچھ ہو نہیں رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے ہمیں کوئی بہت ہی war footing پر ایسے واقعات کے لیے اقدامات کرنے چاہییں جن سے ہم اس میں کوئی کمی کرسکیں اور اس کا سدباب

کرسکیں۔ جیسا کہ میرے بھائی سینیٹر رشید خان صاحب نے یہ کہا کہ سارے ہی elected MNAs and Senators ان دہشت گردوں کی hit list پرہیں۔ یہ بے چارے گھروں کو نہیں جاسکتے، اتنے غیرمحفوظ ہیں، ان کے خدشات و تحفظات بجا طور پرہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ہرصورت ،پہلی فرصت میں ان کی حفاظت کا بندوبست کرنا چاہیے تاکہ یہ اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے ادا کرسکیں اور محفوظ رہ سکیں۔ جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ قائد ایوان نے بڑی اچھی تجویز *suo moto* دی ہے کہ ان کا مسئلہ Privileges Committee میں دیا جائے تو میں اس کو لائق تحسین سمجھتا ہوں اور جیسا کہ رحمان ملک صاحب نے کہا کہ ہم نے صحیح قاتل پکڑ لیا ہے اور دو تین دن قبل پکڑا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خود یا وزارت داخلہ کا کوئی ذمہ دار افسر اگر اس خاندان کو بھی بتا دیتا کہ آپ فکر نہ کریں ہم آپ کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں اور ہم نے ایک بندہ پکڑ لیا ہے تو ان کی تسلی ، تشفی ہوجاتی کہ کوئی ہمارے پیچھے کام کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تھوڑا سا gesture تھا یہ ہوجاتا تو ان کے لیے اچھا تھا۔

جناب والا! جیسا کہ Political Agent نے اتنی لاپرواہی برتی کہ جہاں گورنر خود گیا ہے بلکہ ہم سارے بھی جانا چاہتے تھے لیکن اس خاندان نے انکار کیا کہ حالات اچھے نہیں ہیں آپ فاتحہ خوانی کے لیے نہ آئیں ، آپ کے نہ آنے پرہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔اس قسم کی صورت حال ہو تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر اس سے زیادہ اور کیا lawlessness اور حکومت کی کمزوری ہوسکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں یہ بھی دیکھنا چاہیے۔ جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میرے محترم مشیر داخلہ نے ابھی ابھی ایک محترمہ کے سوال پر respond کیا ہے کہ سوات کے حوالے سے جو اخبارات کی شہ سرخیاں ہیں وہ میں سمجھتا ہوں اخباروں کی نہیں بلکہ سرحد حکومت کے ذمہ دار افسر ، ذمہ دار سینیئر وزیر نے یہ کہا ہے کہ جو رحمان ملک صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے طالبان کے ساتھ معاہدہ منسوخ کردیا ہے وہ انہوں نے غلط کہا ہے۔ ہم نے معاہدہ منسوخ نہیں کیا اور وفاق کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس میں دخل دے بلکہ یہ معاہدہ سرحد حکومت نے طالبان کے ساتھ کیا ہے اور ہم اسے برقرار رکھتے ہیں اور اس پرعمل کریں گے۔ اگر یہ صورت حال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اور بھی تشویش ناک ہے کہ

سرحد اور وفاق میں اس قسم کی آپس میں چپقلش اور عدم تعاون کیوں ہے یہ ایک خطرناک صورت حال کی غمازی کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات پیش نہیں آنے چاہییں۔ جناب والا! میں آخر میں اپنے بھائیوں سے 'سینیٹر قادری صاحب اور نورالحق قادری صاحب ایم این اے سے دلی افسوس کرنا چاہتا ہوں اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مولانا گل نصیب خان صاحب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! اس وقت ایوان میں ایک اہم مسئلہ زیر بحث ہے۔ اکیس مئی کو مولانا عبدالمالک قادری اور مولانا نورالحق قادری صاحب کے خاندان کے انتہائی معزز اراکین کو جو دلخراش واقعہ پیش آیا اور جو انتہائی قابل صد افسوس بھی ہے اور ان کا بزدلانہ فعل قابل صد ہزار' مذمت بھی ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت محترم جناب رضا ربانی صاحب اور رحمان ملک صاحب نے جس انداز سے اس مسئلے کو لیا اور اس پر جو احکامات جاری کیے وہ قابل تعریف ہیں۔ جناب چیئرمین! لیکن وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک پوری قوم اور تمام معزز شخصیات کے لیے حکومتی رٹ ختم ہوتی نظر آ رہی ہے اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ خیبر ایجنسی میں برسرعام لوگوں کو پکڑ کر روڈ پر قتل کیا جا رہا ہے اور ایسی صورت حال ہے کہ خارجی قوتیں بھی یعنی امریکہ اور ان کے حواری باقاعدہ بمباری کرتے ہوئے باجوڑ میں لوگوں کو شہید کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ وہاں پر کوئی حکومت نظر نہیں آ رہی۔ مولانا عبدالمالک قادری اور مولانا نورالحق قادری جو پارلیمنٹ کے رکن ہیں اور ان کے والد محترم ایک انتہائی عالم فاضل اور پھر ان کے دادا اس سے بڑھ کر عالم فاضل اور پورے علاقے میں یہی خاندان امن و سکون کا ایک نشان ہے۔ جہاں بھی قبائل میں جس قسم کے حالات پیش آ رہے ہوتے ہیں وہاں پر یہ صلح کرانے کے لیے مشہور ہیں۔ اس قسم کا خاندان بھی اگر محفوظ نہیں ہے تو اس سے آپ خود اندازہ لگا لیں۔ جناب چیئرمین! ہم اس واقعہ کی تہہ تک پہنچ کر سوچیں ' یہ کوئی فرقہ واریت کا مسئلہ نہیں ہے ' قومیت کا مسئلہ نہیں ہے '

کوئی قبائلی دشمنی نہیں ہے تو اس کی تہہ تک پہنچ کر ہم اپنے ذہن میں لائیں کہ یہ کون سا مسئلہ تھا جس کی سزا دی گئی اور ان لوگوں کو شہید کیا گیا۔ جناب چیئرمین! یہ جو چار لوگ شہید ہوئے ہیں اگر آپ ان کی تاریخ دیکھیں تو یہ سارے علما تھے اور وہ روحانی پیر بھی تھے اور پوری قوم کو سنبھالنے میں مشغول لوگ تھے ان کو بھی اس بے دردی سے شہید کیا گیا۔ جناب چیئرمین! ایسے ہی باجوڑ میں سرکاری اہلکاروں کو پکڑ کر ذبح کیا جا رہا ہے۔ سرکاری چیک پوسٹوں پر حملے ہو رہے ہیں اور وزیرستان سے لے کر باجوڑ کے آخری حصے تک کہیں بھی امن کا نام نہیں ہے۔ اگر میں بصد احترام یہ کہوں کہ یہی وہ forum ہے، یہی وہ ادارے ہیں جہاں پر ملک اور قوم کی سلامتی کی بات کی جا رہی ہے اور یہاں پر ہی منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! وہاں فاٹا کی قوم کو، وہاں کے رہنے والوں کو کس چیز کی سزا دی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین! اگر حکمران وقت اس مسئلے پر سوچیں، یہ اس حکومت کا مسئلہ نہیں ہے، اس سے پہلے والی حکومت کا مسئلہ بھی نہیں ہے، یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اس مسئلے سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور لوگوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے ملک کی سرحدوں کے تحفظ کے بارے میں بھی سوچنے پر مجبور ہیں۔ امریکہ کے جہاز برسرعام آکر باجوڑ میں بمباری کرکے بحفاظت افغانستان واپس چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا جناب چیئرمین! یہ انتہائی سنجیدہ اور اہم مسئلہ ہے اور پھر اسی سے فائدہ اٹھا کر لوگ اس قسم کے خاندانوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں اور ان کو شہید کیا جاتا ہے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ خوش قسمتی سے اس وقت ایوان میں امن و امان کے حوالے سے اسی مسئلے پر بحث ہو رہی تھی اور قادری صاحب بھی اسی دوران سینیٹ میں آئے اور حکومت نے اس وقت جو قدم اٹھایا اور تعاون کیا اس کے لیے ہم شکرگزار ہیں لیکن یہ ایک عام مسئلہ نہیں ہے۔ اس ایک مسئلے کو حل کرنے کے لیے اس کی تہہ تک جا کر ہم اپنے ملک اور اپنی سرحدوں کے تحفظ کا کوئی ایسا حل ڈھونڈیں تاکہ باہر کی ظالم قوتیں بھی ہمیں جنگ اور لڑائیوں پر مجبور نہ کریں اور ملک کے اندر بھی ایسے اجرتی قاتلوں کو اور ایسے لوگوں کو موقع نہ ملے جو ہمارے امن و امان کو غارت کریں۔

میں مولانا عبدالمالک قادری صاحب اور مولانا نورالحق قادری صاحب اور ان کے پورے خاندان سے تعزیت کرتا ہوں، مرحومین کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتا ہوں اور ان کے

خاندان کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ آپ کا خاندان جو امن کی ایک نشانی ہے، جو علم و فضل کی ایک نشانی ہے، باطل قوتوں کو اس حوالے سے آپ ناکام بنادیں کہ مزید امن و امان خراب نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالی مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کو صبرجمیل سے نوازے۔ واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: رحمٰن ملک صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

Mr. Rehman Malik: Thank you Mr. Chairman. The security concerns which have been shown for the parliamentarians, I would like to inform you that I will make the arrangement for their security and provide special escorts for them, one escort for each parliamentarian within next two-three days. If they have some apprehensions or they have some specific threats, I would like to request them to kindly bring it to my notice so that I can take necessary action. At this stage, I assure you that nobody had given any intimation about Qari sahib's problems or threats on Qari sahib, that is why I am just requesting them that let this information be with me so that I can take action.

I will also be directing the forces there like Frontier Constabulary, Frontier Corps that they should pay them special attention whenever they go and I would also like to request my parliamentarian friends that they should hold meetings with the I.G. Froniter Corps and also the I.G. Frontier Constabulary. Whenever, they go to that area, contact them on the phone or meet them so that they can provide necessary security when they enter the tribal areas. Thank you sir.

جناب چیئرمین: I think ایک contact person بھی اگر آپ اپنے office میں

دے دیں تاکہ آپ موجود نہ ہوں تو they can then immediately contact and then they will know where to get about.

Mr. Rehman Malik: I will depute them in Ministry of Interior and also in Peshawar.

ابھی ہمارے فاضل دوست چٹھہ صاحب نے کہا کہ سرحد حکومت اور وفاقی حکومت کے درمیان کچھ چپقلش چل رہی ہے۔ I assure him there is nothing of that sort. Frontier Government نے اپنے decisions اپنے طور پر لیے، ہم نے اس کو oppose نہیں کیا اور ہماری کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میری چیف منسٹر صاحب سے آج بھی بات ہوئی، کل بھی ہوئی اور بڑی harmony کے ساتھ ہم کام کررہے ہیں، صرف میڈیا میں کچھ چیزیں چلتی ہیں، ہمارے کچھ دوست بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ I hope they rectify it. کیوں یہ جو مجھ سے منسوب کیا گیا کہ scrap the agreement, it is nothing of that sort. I have not said anything. Again I will say یہ میرے ساتھ بالکل غلط منسوب کیا گیا تھا۔ I had not said anything of that sort. Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Kamran Murtaza.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: شکریہ جناب چیئرمین۔ اس بات پر تو کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ کسی بھی صاحب دل شخص نے اس واقعہ پر افسوس نہ کیا ہو، اس بات پر اس کا دل نہ جلا ہو۔ مگر یہ دیکھیے کہ دو صوبوں میں یہ آگ لگی ہوئی ہے، صوبہ سرحد میں اور اس سے ملحقہ علاقوں فاٹا اور پاٹا میں۔ دوسرا صوبہ جس میں یہ آگ لگی ہوئی ہے وہ بلوچستان ہے۔ No doubt کہ یہ آگ sitting government نے نہیں لگائی، اس کے آنے سے پہلے یہ آگ لگی ہوئی تھی لیکن اس کو بجھانا بہرحال ہمارا کام ہے اور ہم ذمہ دار ہیں کہ اس آگ کو بجھائیں۔

جناب! ایک بات جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی، رحمٰن ملک صاحب نے کہا کہ ایک اجرتی قاتل اس معاملے میں پکڑا گیا ہے اور دو تین دن ہوئے ہیں۔ Frontier میں یا اس کے ساتھ جو بھی ملحقہ علاقے ہیں اور اسی طرح صوبہ بلوچستان میں جو بھی علاقے ہیں، اگر کسی کی دشمنی ہو،

کوئی کسی وجہ سے کسی کو مارے تو وہ claim کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس وجہ سے ہم نے مارا ہے۔ وہ اپنے آپ کو چھپاتے نہیں۔ قادری صاحب سے آپ کی بھی بات ہوئی ہوگی' رحمٰن ملک صاحب کی بھی بات ہوئی ہے' میری بھی ہوئی ہے اور دوسروں کی بھی ہوئی ہے۔ ابھی تک ان کو اپنا قاتل معلوم نہیں ہے۔ ابھی تک کسی شخص نے یہ claim نہیں کیا کہ ان چار لوگوں کو مارا گیا ہے تو کیوں مارا گیا ہے۔ اس لیے یہ اجرتی قاتل اور اجرتی قاتل کے پکڑے جانے والی بات کم از کم ایک prudent mind کی سمجھ میں نہیں آتی اور اس کے اوپر سے گزر جاتی ہے۔ آپ بالکل اس کا جواب دیجیے گا۔ وہ اس بات کو digest نہیں کرپاتا' ایسا ممکن نہیں ہے---

جناب چیئرمین: اگر کوئی claim نہیں آتا تو یہ possibility بھی ہوسکتی ہے---

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! نہیں۔ یہ بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں' مندوخیل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' بلوچ صاحب اور دوسرے صاحبان بیٹھے ہیں' ہمارے علاقوں میں اگر کوئی کسی کو دشمنی میں مارتا ہے تو وہ claim کرتا ہے۔ بعد میں وہ بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کا ادھار تھا' ہم نے ادا کردیا اور وہ ادھار اتار دیا۔ ایسا نہیں ہے جناب۔ آپ دیکھیے کہ یہ دو علاقے ہیں صوبہ پختونخواہ اور صوبہ بلوچستان' یہاں پر target killing ہورہی ہے۔ کوئی نہیں بتاتا کہ کیوں اور کس نے مارا۔ نہ مرنے والے کو پتا چلتا ہے کہ اس کو کیوں مارا گیا ہے اور شاید مارنے والے کو بھی پتا نہیں ہوگا کہ اس نے کسی شخص کو کیوں مارا۔

یہ آگ آپ نے نہیں لگائی ہے' یہ ملک صاحب نے نہیں لگائی ہے' یہ ملک صاحب سے پہلے والوں نے لگائی ہے۔ مگر یہ آگ لگی ہوئی ہے اور اس آگ کو آپ نے بجھانا ہے---

جناب چیئرمین: ان حالات میں اجرتی قاتل تو ہو سکتا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! وہ اجرتی قاتل کسی کا تو ہوگا۔ وہ اجرتی قاتل کسی کا تو ہوگا۔ یہ صرف ان کے علاقے کا مسئلہ نہیں ہے' یہ میرے علاقے کا مسئلہ بھی ہے۔ وہاں کسی اور angle سے آگ لگی ہوئی ہے' میرے ہاں کسی اور angle سے آگ لگی ہوئی ہے۔

ہمارے ہاں ایک dis-satisfaction ہے کہ ہمارے ہاں اپنے لوگوں کو post نہیں کرتے۔ چند دن ہوئے، کل ملک صاحب نے بتایا، میں ان کے ساتھ coalition میں ہوں، کل بھی مجھے یہ بات digest نہیں ہورہی تھی، بڑے عرصے بعد، میرا خیال ہے جب سے پاکستان بنا ہے پہلا آئی جی تھا جو بلوچستان سے تعلق رکھنے والا تھا۔ دو تین مہینے اس کو ہوئے ہوں گے، اس کی ریٹائرمنٹ میں بھی دو چار مہینے رہتے ہوں گے، دو تین مہینے بھی اس کو digest نہیں کیا گیا اور دو تین مہینے بعد چلا جاتا تو پھر آپ باہر سے لے آتے۔ اب وہاں پر بھی target killing کو مسئلہ بنایا گیا، target killing کو مسئلہ بنائیں گے تو، جو pickets تھیں وہ بھی آپ نے ہٹائی تھیں، اب pickets دوبارہ لگا رہے ہیں۔ یہ سارے سنجیدہ مسائل ہیں، ان کو اس طرح سے casual نہ لیجیے، اس کو properly attend کیجیے۔ اس سلسلے میں قادری صاحب سے بھی پوچھ لیجیے، اس کو اپنے قاتل کا پتا نہیں اور جب قاتل کا پتا نہیں ہوتا تو وہاں پر قاتل کا پتا ہوتا ہے، وہ جو نشان ہوتے ہیں وہ کسی اور طرف جارہے ہوتے ہیں۔ دونوں صوبوں میں یہ نشان کسی اور طرف جارہے ہیں، جب تک ان نشانات کو جن کے بارے میں رحمٰن ملک صاحب بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں، اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں، جب تک ان لوگوں کو نہیں پکڑیں گے، جب تک ان لوگوں کو نہیں روکیں گے، یہ معاملات نہیں رکیں گے۔ کل کسی کے گھر میں کوئی مارا گیا، قادری صاحب کے گھر میں کوئی مارا گیا تھا، آج کسی اور کے گھر میں ہوگا اور پرسوں کسی اور کے گھر میں۔ یہ معاملات چلتے رہیں گے۔ ان لوگوں کو روکیے جن کی طرف یہ نشانات جارہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: عبدالرشید صاحب۔

سینیٹر حافظ عبدالرشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین، ایوان میں قادری صاحب کے خاندان کی شہادت اور ان کا سفاکانہ قتل کا موضوع زیر بحث ہے۔ میں اختصار کے ساتھ صرف دو تین جملوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ قادری صاحب کے خاندان کے ساتھ گزشتہ دنوں جو واقعہ پیش آیا اسے سن کر مجھے ذاتی طور پر دلی دکھ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعہ پر ہر پاکستانی کو ہر محب وطن کو دکھ اور درد ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت

فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! فاٹا اور قبائل میں اس وقت بدامنی کی جو فضا ہے اس پر ہمارے فاضل رکن، مولانا گل نصیب نے تفصیل سے بحث کی کہ اس وقت خیبر میں جو صورت حال ہے، وزیرستان میں ہے، باجوڑ ایجنسی میں ہے، وہ میڈیا کے حوالے سے آپ سب کے سامنے ہے۔ اس وقت عملی طور پر FATA میں حکومت کی writ ختم ہو چکی ہے۔ اس وقت FATA کی یہ صورتحال ہے کہ وہاں کوئی بھی شخص اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا ہے۔ جناب والا! بدامنی اور موجودہ حالات کی وجہ سے ہماری سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، جن میں سیاسی، مذہبی، روحانی اور علاقے کے عمائدین شامل ہیں جیسا کہ رشید احمد نے کہا کہ مجھے بھی دو دنوں کے لئے اغواء کیا گیا تھا، یہ صورتحال ہے۔

جناب والا! آج کل کے حالات کی وجہ سے FATA میں زیادہ تر Parliamentarians متاثر ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ قادری جیسا علمی، روحانی خاندان ان حالات سے متاثر ہوا۔ لہذا جناب والا! میں اپیل کرتا ہوں کہ یہ ایک درد ناک واقعہ ہے اس واقعہ پر سخت action لینا چاہیے اور آئندہ کے لئے ان واقعات کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات اٹھانے چاہییں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: رحمان ملک صاحب آپ نے کچھ کہنا تھا۔

جناب رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! میں ان کو کچھ جواب دینا چاہتا تھا، اگر وہ آ جائیں گے تو پھر میں جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: سلیم سیف اللہ خان----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی میں نے آپ کا نام note کیا ہے، باری باری جیسے نام میرے پاس ہیں، انشاء اللہ میں موقع دوں گا۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! یقیناً یہ ایک نہایت ہی افسوس ناک واقعہ ہے جو قادری خاندان کے ساتھ ہوا۔ میں ذاتی طور پر ان کو اور

ان کے خاندان کو جانتا ہوں۔ جیسے مولانا گل نصیب صاحب نے اور دیگر فاضل ممبران نے صحیح فرمایا کہ ان کا خاندان تو وہاں علاقے میں صلح کرانے اور امن پھیلانے کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی یہ لوگ بہت سے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ افسوس اس بات پر ہوا کہ یہ ایک ایسے خاندان کے ساتھ ہوا جس نے ہمیشہ پاکستان، FATA اور سرحد ہرعلاقے کی خدمت کی ہے۔ جناب والا! اگر یہ چاہیں تو ان کے لاکھوں کی تعداد میں مرید ہیں۔ یہ تو ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ان کو control کیا، ان کے جذبات کو کنٹرول کیا ورنہ کیا پتا کہ وہاں حالات کس طرف چلے جاتے۔ میں نے بھی جب پڑھا، افسوس ہوا اور میں ان کے پاس جانا چاہتا تھا، اس دن جب ہم جیسے ہی پشاور سے نکلے تو مجھے اطلاع ملی کہ ناصر باغ میں ایک Police Station ہے اس کے S.H.O. کو شہید کر دیا گیا۔ جیسے دیگر ممبران نے فرمایا کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں، یہ کیا ہو رہا ہے، اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ میری جناب رحمان ملک صاحب سے، پتا نہیں یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں، شاید سن رہے ہوں، ان سے یہ گزارش ہے کہ Intelligence Agencies کا کام یہ ہے کہ پہلے سے آپ کو باخبر کریں۔ مہربانی کر کے ان کو صحیح direction پر لگائیں، بجائے اس کے کہ MNAs or Senators کے بارے میں معلومات کریں یا ججز کے ٹیلیفون کو bug کریں۔ ان کو چاہیے کہ اس قسم کے واقعات کو دیکھ کر کوئی strategy بنائیں۔ اب جناب چیئرمین! صورتحال یہ ہے کہ آپ کے دارالخلافہ اسلام آباد میں بالکل مرکز میں F-6/2 میں پچھلے دنوں جو واقعہ ہوا اور آٹھ پاکستانی شہید ہوئے۔ یہ واقعات کچھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کے لئے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت وقت کے یہاں پر کوئی ذمہ دار لوگ تو نظر نہیں آ رہے لیکن بہرحال treasury benches کے سینیٹرز تشریف فرما ہیں، ایک directionless جسے کہتے ہیں جی کہ بغیر direction کے نظر ایسے آ رہا ہے کہ ایک ship directionless جا رہا ہے۔ میری ایک تو حکومت وقت سے یہ گزارش ہے کہ آپ law and order کا خدارا کچھ کریں، ورنہ یہ نہ ہو کہ صورتحال اتنی بگڑ جائے، کہ جسے کہتے ہیں کہ

ایسا نہ ہو کہ درد بنے درد لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

حالات اتنے نہ بگڑ جائیں کہ پھر ہم اس کا مداوا ہی نہ کر سکیں۔جناب والا! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ یقیناً اس کی تحقیقات بھی ہونی چاہئیں' پتا بھی کرنا چاہیے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ جب accountability نہ ہو' آپ جو کچھ کریں' یہ تو فطری طور پر ہر انسان کرے گا کہ جب اسے معلوم ہو گا کہ اسے کوئی سزا نہیں ملے گی۔ اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ خاص طور پر اس case میں جہاں پر اتنے معزز اور دینی لوگوں کو شہید کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! جو آخری بات میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نظر ایسے آتا ہے کہ ہم یہاں پر بے مقصد بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں پر تقریریں کر رہے ہیں' باتیں کر رہے ہیں' یہ قومی اسمبلی میں اس وقت جو اخراجات ہیں' کیونکہ فیصلے تو کہیں اور ہو رہے ہیں' فیصلے تو لانگ مارچ کے ذریعے اس ملک میں ہو رہے ہیں۔ ہم نے الیکشن کس لئے کروائے' عوام نے ووٹ کس لئے دیے' اٹھارہ فروری کو ایک mandate آیا' لوگوں نے ہم پر ایک ذمہ داری ڈالی کہ بھئی آپ جائیں اور بیٹھ کر اس قوم کے فیصلے کریں۔ اگر فیصلے لانگ مارچ کے ذریعے ہونے ہیں اور میاں صاحب کا آج میں بیان پڑھ رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ بجٹ ضروری نہیں ہے' پہلے لانگ مارچ ضروری ہے۔ اپنے MNAs and Senators کو کہا ہے کہ آپ جائیں لانگ مارچ میں شریک ہوں۔ آپ کیوں بجٹ اجلاس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ لانگ مارچ کہاں تک جائے گا' اس لانگ مارچ کا کیا ہو گا۔ اس کے اپنے ایک dynamics ہوتے ہیں' جب لاکھوں لوگ نکل آئے جناب چیئرمین! پھر ان کو سو وکیل یا اطہر من اللہ یہ لوگ اس mob کو control نہیں کر سکتے' تو خدارا مہربانی کریں' ذرا سوچ اور سمجھ کر صرف دعوے ہی نہ کریں' بیٹھیں اور اس لانگ مارچ کا بھی ذرا serious notice لیں۔ آپ اسمبلی میں بیٹھ کر کیوں نہیں اس چیز کا فیصلہ کر سکتے۔ آج آپ نے لانگ مارچ کے ذریعے ایک مثال قائم کی' آپ نے فیصلہ کیا' کل کوئی اور لانگ مارچ کرے گا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ عوام بھی کہے کہ یہ MNAs and Senators یہ Parliament کس لئے بیٹھی ہے' ان کی کیا ضرورت ہے۔ ان پر کیوں قوم اتنا خرچ کر رہی ہے۔ ان کو بھی گھر بیٹھنا چاہیے اور ہم اپنے سارے فیصلے لانگ مارچ کے ذریعے کریں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جناب میر ولی محمد بادینی۔ بنگلزئی صاحب میں نے آپ کا نام لکھا ہے، جس ترتیب میں آئے گا انشاء اللہ آپ کو موقع ملے گا۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ جناب چیئرمین! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ قادری صاحب کے واقعے کے بارے میں کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ دن دیہاڑے ہوا اور مجھے جو پتا چلا ہے وہ forces کے chain سے تقریباً 200 or 300 meters کے فاصلے پر صبح نو بجے کے قریب ہوا۔ یہ دردناک واقعہ پشاور میں ہوا، ہم سب ان کے غم میں شریک ہیں اور مرحومین کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ واقعات آئے دن بلوچستان میں بھی ہو رہے ہیں، جیسے مرتضیٰ صاحب نے فرمایا میں اس کی بالکل تائید کرتا ہوں۔ بگٹی مارا گیا آج تک کوئی نہیں پکڑا گیا، تین تین دن debate ہوئی۔ بے نظیر شہید ہوگئیں ان کے لئے کچھ نہیں ہوا، ان کے لئے بھی کچھ نہیں ہو گا۔ جیسے مسجد میں مولوی صاحب تقریر کرتے ہیں اور باقی لوگ بیٹھے سن رہے ہوتے ہیں، تقریریں تو ہم سب بھائیوں نے کی ہیں، عمل اس پر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ رات پہلے چار آدمی سڑک کے اوپر مارے گئے، اس کا بھی کوئی پتا نہیں چلا۔ آئے دن بلوچستان میں بھی یہی حال ہے جو فرنٹیئر میں ہو رہا ہے۔ مجھے بڑے ادب سے کہنا پڑتا ہے کہ جو انتظامیہ رپورٹس دے رہی ہے وہ بالکل صحیح رپورٹ نہیں آ رہی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم لوگ ادھر بات کرتے ہیں تو ہر بات کا جواب ملک صاحب دے رہے ہیں۔ سچی بات ہے کہ ہم ان کے جوابات سے مطمئن نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ پکڑیں، چھوڑیں اور پھر پکڑیں۔ وہاں سے جو رپورٹس آ رہی ہیں کہ جی ہم نے کسی کو پکڑا۔ ایک نیک اور بزرگ آدمی کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس ملک میں کئی ایسے واقعات ہو رہے ہیں جن کا کسی کو پتا نہیں ہے۔ آج تک نہ اس پر بحث ہوئی اور نہ بات ہو سکی ہے۔ ایک ایم این اے اور دوسرا سینیٹر ہے۔ پانچ سال سے ہمارے ساتھی ہیں۔ ان کے منہ سے بات نہیں نکل سکتی ہے لیکن ان کو مارا، کس نے مارا یہ بھی پتا نہیں ہے۔ چونکہ نیک آدمی کا کوئی دشمن نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی دشمنی ختم کرتا ہے اپنے لئے دشمنی نہیں خریدتا ہے۔ اب ہمارے فاٹا کے بھائیوں نے بولا کہ same بلوچستان کا یہی طریقہ ہے۔ ہم اگر کسی کا نام لیتے ہیں، باہر نکلیں تو ہمیں ٹیلیفون آتا ہے کہ کیا اور

کیوں ایسے بول رہے ہو۔ ہم اگر اپنے گاؤں جاتے ہیں تو چار ، چار ، چھ ، چھ اپنے طور پر guards رکھتے ہیں۔ صبح شام وزیراعظم کی منتیں کرتے ہیں کہ ہمیں لائسنس دو۔ کس لئے اور کس خوشی میں ، ہمیں شرم آتی ہے کہ گارڈ کے ہمراہ اپنے گاؤں جائیں۔ گاؤں کے اندر بھی ہم گھوم نہیں سکتے ہیں۔ یہ حالات تقریباً تقریباً اس ملک میں اسی طرح چل رہے ہیں۔ ہماری اس حکومت سے درخواست ہے، کیونکہ لوگ تقریر کر رہے ہیں لیکن کوئی سن نہیں رہا ہے، اٹھ کر دو باتوں کا اپنا جواب دے دے گا اور پھر بیٹھ جائے گا، اس سے کوئی مطمئن نہیں ہوتا ہے، کچھ کر کے دکھاؤ، اصل قاتلوں کو پکڑ کر دکھائیں۔ کیوں نہیں پکڑا جاتا ہے ؟ ان ایجنسیوں کا کام یہ نہیں ہے کہ ادھر سے اخبار میں دیتے ہیں کہ چار خودکش حملہ آور داخل ہو گئے۔ جب خودکش حملہ آوروں کا آپ کو پتا ہے تو قاتلوں کا آپ کو کیوں پتا نہیں چلتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک اٹھ کر تقریر تو کرتا ہے۔ میرا خیال ہے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صبر دے اور ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم خان۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو میں اپنے بزرگ اور اپنے دوست حضرت حافظ عبدالمالک قادری صاحب سینیٹر اور حضرت مولانا نورالحق قادری صاحب ممبر قومی اسمبلی اور ان کے خاندان کے ساتھ ان کے دکھ اور غم میں برابر کا شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومین کو جنت الفردوس سے نوازے ، ان کی شہادت قبول فرمائے۔

جناب چیئرمین ! جس طرح میرے دوسرے دوستوں نے اس واقعہ کی سنگینی کی طرف اشارہ کیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ہی اندوہناک واقعہ ہے۔ چند امور کی طرف آپ کی وساطت سے حکومت وقت کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین ! قبائل کے اندر روایات کی بنیاد پر ایک نظام تھا اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ نظام موجود نہیں رہا۔ اس نظام کے پہلو بہ پہلو پولیٹیکل ایجنٹ کے تحت بھی ایک نظام تھا۔ اس نظام کو بھی تلپٹ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ وہ نظام بھی اس وقت اپنی اصلی

صورت میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے قبائل ہوں یا settled areas پورے ملک میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ نظام کو بحال کیا جائے اور یہ نظام کی بحالی جس کو writ of the government کہا جاتا ہے ، کہیں موجود نہیں ہے اور جبر اور زور کے ساتھ writ of the government کو قائم کیا جاتا ہے تو حقیقت یہ ہے اس طرح writ قائم نہیں ہوتی۔ نظام کی بحالی تو عدل و انصاف کے ساتھ ہوگی۔ عدل و انصاف آئے گا تو نظام بھی بحال ہو گا۔

یہاں Advisor صاحب نے جو بات ارشاد فرمائی ہے اور اس پر میرے دوستوں نے بالخصوص کامران مرتضیٰ صاحب نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کا کوئی اجرتی قاتل خیبر ایجنسی کے اندر از خود کوئی کارروائی نہیں کرسکتا۔ وہاں کے قبائلی نظام اور روایات کی رو سے پنجاب کا ایک قاتل کسی کی سرپرستی میں رہ رہا ہوگا اور اصل بات پھر اس اجرتی قاتل تک محدود نہیں رہتی۔ بات کہیں اور بڑھتی ہے اور پھر وزارت داخلہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس اجرتی قاتل تک محدود نہ رکھے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اور لوگ بھی اس میں یقیناً ملوث پائے جاتے ہوں گے۔

جناب چیئرمین! مجھے ان باتوں سے بھی مکمل اتفاق ہے۔ محترم حافظ عبدالمالک قادری صاحب کے والد محترم اور ان کے دادا جان محترم اس علاقے کے روحانی پیشوا اور ان کا خاندان پیشوائی اور سیاست اور قیادت کے مقام پر فائز ہے اور جناب چیئرمین! یہ بات بالکل درست ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں ان کے مرید موجود ہیں اور خیبر ایجنسی میں نہیں بلکہ پوری پشتون belt میں ان کے مرید موجود ہیں۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو ان کو مقام دیا ہے وہ اس کے مستحق ہیں اور ان میں برداشت بھی ہے اور اس صدمے کو بھی وہ برداشت کئے ہوئے ہیں اور بہت ہی صبر اور خندہ پیشانی سے اس کو لئے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے حکومت وقت کی ان باتوں سے بھی اتفاق ہے کہ یہ موجودہ حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ پہلے سے ایک مسئلہ چلا آ رہا ہے لیکن یہ درست ہے کہ عوامی نمائندگان کو حکومت کی طرف سے سیکورٹی فراہم کی جائے لیکن صرف عوامی نمائندگان کو سیکورٹی فراہم کرنے سے مسئلہ ٹھیک نہیں ہو گا' پورے مسئلے کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں میرے دوستوں نے long march کا تذکرہ کیا ہے اور جناب رحمٰن ملک صاحب نے بھی یہ تذکرہ کیا ہے کہ وہ وکلاء کے نمائندگان کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ان کے ساتھ ان کی بات چیت چل رہی ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ اس لانگ مارچ کا اعلان تین ماہ قبل ہوا تھا اور اسی بنیاد پر اس کو موخر کیا گیا کہ شاید مستقبل قریب میں ججوں کے مسئلے کا کوئی حل نکل آئے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کا کوئی حل نہیں نکلا اور اس لئے لانگ مارچ ہو رہا ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ پارلیمنٹ، قومی اسمبلی اور سینیٹ ہی وہ مقام ہے کہ جہاں پر اس مسئلے کو حل کیا جائے لیکن جب ۳ نومبر کے واقعات کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا نہیں جا رہا تو پھر لازمی بات ہے کہ قانون کو کوئی اپنے ہاتھ میں لے گا اور لانگ مارچ کے ذریعے ہی اس مسئلے کو حل کیا جائے گا۔ اس لئے اصل بات یہ نہیں ہے کہ وکلاء پارلیمنٹ کے ذریعے اس مسئلے کو حل نہیں کرنا چاہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت اس بات میں ناکام ثابت ہوئی ہے کہ ۳ نومبر کے واقعات کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش نہیں کرسکی ہے اور پارلیمنٹ سے اس کا کوئی حل نہیں نکال سکی ہے۔ اس لئے وکلاء اس بات پر مجبور ہیں کہ وہ لانگ مارچ پر جائیں۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ اس مسئلے کا یہ حل نہیں ہے کہ وکلاء کو کہیں باہر مقام دیا جائے یا ان کو روکا جائے۔ مسئلے کا حل یہ ہے کہ ان کے جو مطالبات ہیں ان کی بنیاد پر ان کی بات سنی جائے۔ اگر وہ آئین اور قانون کے مطابق مطالبہ کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابراہیم صاحب! اس وقت ہم اور بات کر رہے ہیں۔ ایک اور issue پر ہم بات کر رہے ہیں۔ اس پر محدود رہیں تاکہ باقی ساتھی بھی اس پر بات کرسکیں۔ مغرب کی نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے۔۔۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: اگر دوسرے دوستوں نے اس پر بات کی ہے تو آپ مجھے بھی ایک منٹ کی اجازت دے دیجیے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس بات پر اگر آپ بولیں گے تو باقی ساتھی کیسے بول

سکیں گے۔ مغرب کی اذان کا وقت ہونے والا ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: آپ نے دوسرے دوستوں کو اجازت دے دی ہے اور مجھے اجازت نہیں دی جا رہی۔ یہ زیادتی ہے میں احتجاجاً اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ لیکن جناب چیئرمین! آپ کا یہ رویہ انصاف پر مبنی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ جو چاہیں بولیں۔ تشریف رکھیے، جی رضا ربانی صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں اس بحث میں -------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رولز میں ایسی گنجائش نہیں ہے بہرحال ابراہیم صاحب نے کہا ہے۔ مجھے بڑی ان کی قدر ہے۔ جو چاہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کوئی ایسے نہیں بولا ہے ۔جیسے جیسے وقت کم ہوتا چلا جائے گا اسی طرح اور محدود ہونا پڑے گا۔ اگر ہر کوئی اسی طرح بولے تو پھر میں کیا کروں ۔ خود آپ احتیاط کریں۔اس وقت ہم جس موضوع پر بات کر رہے ہیں اس تک محدود رہیں۔ اگر بولا ہے کسی نے تو پھر ہر کوئی بولے گا باقی ساتھی جو اصل بات پر بولنا چاہتے ہیں ان کے پاس وقت نہیں رہے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اگر میں نے ہر کسی کو نہیں روکا تو ہر کسی کو چھوڑ دوں۔

آپ خود اس کا احساس کرلیں، ابراہیم صاحب! آپ پر بھی ذمہ داری آتی ہے۔ ساری ذمہ داری صرف میرے اوپر نہیں ہے۔ کل بھی آپ نے اور چیزوں پر بولا۔ کل آپ کو چھوڑ دیا آج پھر آپ وہی بات کر رہے ہیں۔ جو ہمارے آگے ایک subject ہے، اسی لیے رولز بنائے گئے ہیں کہ اسی پر محدود رہیں۔ آپ پر ذمہ داری آتی ہے۔ میں یہاں بیٹھ کر ایک سکول ٹیچر کی طرح نہیں کر سکتا پھر اتنے معزز لوگوں کو کس طرح کنٹرول کروں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: آپ کا حکم سر آنکھوں پر--

جناب چیئرمین: نہیں، آپ نے جو بھی بولا ہے اس کو expunge نہیں کروں گا احتجاجاً انہوں نے کہا۔ تو یہ بے شک ریکارڈ پر رہنے دیں۔ ممبروں کو یہ پتا ہونا چاہیے کہ Chair کی ruling کے خلاف comment نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے کیا ہے تو ریکارڈ پر رہنے دیں تا کہ آئندہ کے لیے بھی رہے۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! میں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا لیکن چونکہ پروفیسر صاحب نے ایک بڑی fundamental بات کی ہے تو میں صرف ایک منٹ کے اندر حکومت کی طرف سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات پہلے بھی on the floor of this House میں نے کی ہے کہ ہم تین نومبر کے اقدام کو غیر آئینی اور غیر قانونی سمجھتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو ججز کی معطلی یا ججز کو جو دو نومبر کو ہٹایا گیا ہے وہ جنرل مشرف کا غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام تھا۔ ہماری عوام کے ساتھ یہ commitment ہے کہ دو نومبر کی عدلیہ کو ہم نے مکمل طور پر بحال کرنا ہے۔ یہ بڑی واضح طور پر coalition government کی commitment ہے اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میں اپنے معزز ساتھیوں سے پھر عرض کروں گا کہ مہربانی کرکے اس وقت جو ہمارے سامنے موضوع ہے اس تک محدود رہیں اور کم سے کم وقت لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمارے ساتھی بول سکیں ابھی تک میرے پاس کافی نام ہیں اور نماز مغرب تک وقت بھی کم ہے۔ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب چیئرمین! میں بہت ہی مختصر الفاظ میں اپنا نکتہ نظر بیان کروں گی۔ سب سے پہلے تو میں ذاتی طور پر اور اپنی پارٹی کی طرف سے اپنے ساتھی سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری صاحب اور جناب نورالحق صاحب، ایم این اے اور ان کے خاندان کے ساتھ تعزیت کرنا چاہوں گی، افسوس کرنا چاہوں گی۔ جناب چیئرمین! اس دعا کے ساتھ کہ جتنے بھی شہدا ہیں انہیں خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

جناب والا! زیادہ تر نکات بیان ہو گئے ہیں لیکن مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ ابھی آج مشیر داخلہ نے اس بات پر clarify کیا کہ ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی گئی جبکہ خود حافظ عبدالمالک قادری صاحب کے خاندان کا یہ کہنا ہے کہ انہوں نے بارہا اس واقعہ کے متعلق جو اندیشہ تھا اس سے پولیٹیکل انتظامیہ ، صوبائی گورنر اور وفاقی حکومت کو آگاہ کیا تھا۔ تو اس نکتہ نظر کو دیکھنا ہوگا کہ انہوں نے کس کو inform کیا، کس حد تک انہوں نے اپنے اندیشے کا اظہار کیا کہ اگر وہ پہلے سے اس چیز کو feel کر رہے تھے تو یقیناً کوئی ایسی forces ہوں گی جو کہ ہیں اور شاید آج جتنے بھی سپیکرز ہیں انہوں نے کھل کر ان کو بیان کرنے سے اجتناب کیا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ خیبر ایجنسی میں خاص طور پر کافی عرصے سے ایسی forces ہیں جو وہاں پر نبرد آزما ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ لشکرکشی کر رہی ہیں۔ تمام فاٹا کی بیلٹ کے حساب سے اگر ہم بات کریں تو pro-government جتنے بھی ایسے زعما اور اکابرین ہیں جو popular support رکھتے ہیں جس طرح ہمارے مقررین نے بیان کیا کہ حافظ قادری صاحب کے خاندان کو عوام میں نہ صرف پذیرائی حاصل ہے بلکہ انہیں انتہائی قدرومنزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک عبرت یا دہشت کا نشان create کرنے کے لیے اس طرح کی مذموم کارروائی کی جاتی ہے۔ اب اس میں پنجاب کے اجرتی قاتل یا اس کے حوالے سے یہ بات آنا۔ یہ تو خیر جب تحقیقات ہوں گی اور جس طرح مشیر داخلہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کی findings کو سب کے سامنے لائیں گے لیکن اگر اس چیز کو گزشتہ کے ساتھ پیوستہ کریں تو یہ ایک مذموم کارروائی ہے جس میں صرف اور صرف ایسے لوگوں کو target کیا جا رہا ہے تاکہ عام عوام اس سے دہشت زدہ ہوں اور ایک خوف و ہراس پھیلے اور ان forces کو ان areas میں operate کرنے میں زیادہ آسانی ہو۔ اس طرح کی unusual situation میں آپ نے دیکھا اسی خیبر ایجنسی سے کافی عرصہ پہلے افغانستان میں پاکستان کے سفیر کو اغوا کیا گیا اور پھر بڑی مشکل سے ان کو رہائی دلائی گئی۔ اسی ایجنسی کے حوالے سے ہم نے دیکھا کہ ایف ایم ریڈیو کا نیٹ ورک وہاں پر رہا اور illegal operation رہا اور حکومت وہاں پر اس کا کچھ نہیں کر سکی۔ آج جس طرح ہمارے بہت سے فاضل ممبران نے پہلے کہا کہ اس وقت ایسا لگ رہا ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت اور وفاقی وزارت داخلہ کے درمیان کھنچاؤ ہے جب کہ مشیر داخلہ نے اس کو

deny کیا، لیکن ہم نے دیکھا کہ ان میں ایک understanding or cohesion نہیں ہے کیونکہ اگر آپ کو یاد ہو الیکشن کی postponement کے وقت بھی صوبہ سرحد کی حکومت کی طرف سے فوری طور پر اعلان ہوگیا تھا کہ مشیر داخلہ نے ہم سے بات کی۔ پھر اس معاملے میں بھی میڈیا نے اس طرح کی خبر دے دی تھی تو حکومت، حکومت سے براہ راست clarification کرکے کوئی بیان دیتی۔ وہاں سے فوراً ان کے وزیر اعلیٰ نے یہ بیان دے دیا تو مشیر داخلہ کو اس چیز کو دیکھنا چاہیے کہ ان کو address کریں تاکہ اس طرح کا معاملہ نہ ہو۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے، ویسے میں اس بات پر ان کے ساتھ متفق ہوں کہ وزارت داخلہ کی jurisdiction قبائلی علاقوں میں نہیں ہے، اس طریقے سے نہیں ہے جس طرح سمجھا جا رہا ہے لیکن ان کو ان مخصوص حالات کے پیش نظر گورنر اور صوبائی حکومت کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو clear کرنا چاہیے تاکہ وزارت داخلہ کا جو بھی role ہے وہ اس کو effectively ادا کرے لیکن ساتھ ہی ان فورسز سے جو وہاں پر موجود ہیں جو ذمہ دار فورسز ہیں ان سے بھی result لیں۔

جناب والا! میڈیا کے حوالے سے میں صرف انہیں یہ نکتہ دنیا چاہوں گی کہ اگر اس طرح کی misconception کسی channel سے یا کسی بھی print media سے آئے تو ان کے پاس پوری وزارت ہے اور اس میں میرے خیال میں Director Media بھی موجود ہے immediately clarification ہونی چاہیے کیونکہ جب تک وہ clarification ہوتی ہے اس وقت تک وہ چیز اتنی spread ہو چکی ہوتی ہے کہ لوگوں کے ذہن میں ہوتی ہے اور اس سے مزید misconceptions create ہوتی ہیں اور اس situation کو aggravate کرتی ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر حافظ عبدالمالک قادری اور ان کے خاندان کے ساتھ اپنی اور پاکستان پیپلز پارٹی (شیرپاؤ) کی طرف سے دلی تعزیت کرتی ہوں اور میری یہی دعا ہے کہ خدا انہیں آئندہ اپنے حفظ و امان میں رکھتے ہوئے اس قسم کی مشکلات سے محفوظ رکھے آمین، ثم آمین۔

جناب چیئرمین: سینیٹر خالد محمود سومرو۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں محترم سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری صاحب اور ان کے بھائی مولانا نورالحق قادری صاحب ایم این اے کے ساتھ جو حادثہ ہوا ہے اس پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی جمیعت العلمائے اسلام کی طرف سے، سندھ کی طرف سے اور اہلیان سندھ کی طرف سے ان سے دلی تعزیت کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ حقیقی مجرموں کو گرفتار کیا جائے گا اور جو متاثرہ خاندان ہے اس کے اطمینان کے پیش نظر ان سے مکمل بات چیت کی جائے گی، ان کو اعتماد میں لیا جائے گا اور وہاں کے جو سرکاری اہلکار ہیں جن کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ جا کر ان سے تعزیت یا ہمدردی کر سکیں، میں سمجھتا ہوں آج اس فورم پر مشیر داخلہ صاحب ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ ان کا اخلاقی فرض بھی بنتا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبران کے ساتھ حادثہ ہوتا ہے، ان کے گھر کے افراد کو بےدردی کے ساتھ نشانہ بنایا جاتا ہے اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مقام افسوس ہے۔ ویسے جس طرح کامران مرتضٰی صاحب نے کہا کہ سرحد، بلوچستان یا قبائلی علاقہ جات میں صورت حال خراب ہے تو میں یہ add کرتا ہوں کہ صوبہ سندھ میں بھی صورت حال بہت خراب ہے اس لیے خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ ہم تو قبائلی جھگڑوں میں مر رہے ہیں اور تقریباً درجنوں لوگ روزانہ بےگناہ مارے جا رہے ہیں۔ تو حالات کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت کوئی پالیسی بنائے۔ میں ایک مرتبہ پھر حافظ عبدالمالک قادری صاحب سے اظہار تعزیت اور اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالٰی ان شہدا کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اللہ تعالٰی حافظ صاحب اور ان کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

جناب چیئرمین: کامل صاحب! یہ دو، تین چھوٹے چھوٹے items ہیں یہ کر کے میں پھر باقی تقاریر پر آ جاتا ہوں---

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! رحمان ملک صاحب نے جانا بھی ہے۔ اس لئے وہ اس کے اوپر brief statement دے دیں۔ جو یہ کہہ چکے ہیں، وہی کہنا ہے، میرے خیال میں اس سے زیادہ تو نہیں کہنا ہے۔

جناب چیئرمین: کچھ ساتھیوں نے زیادہ time لے لیا اور باقیوں کو deprive کر دیا۔ یہی میری عرض ہوتی ہے کہ اپنی بات کو محدود رکھیں اور وقت کی قدر کریں اور دوسروں کا سوچیں۔ کچھ ساتھی ہمارے اس طرح سوچ نہیں رہے ہیں۔ ملک صاحب اپنی بات مکمل کریں پھر وہ item لے لیں گے۔ جی ملک صاحب۔

جناب رحمٰن ملک: میں نے اس سے پہلے فاضل ممبران کو عرض کر دیا ہے کہ قاتل گرفتار ہو چکا ہے۔ Investigation شروع ہے۔ پرسوں ہی قاتل گرفتار ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آج چونکہ مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ یہ معاملہ یہاں آئے گا۔ یہ تو جو information میرے ذہن میں محفوظ تھی اسی کے مطابق میں پوری اطلاع دیتا رہا ہوں۔ ابھی میں نے گورنر صاحب کو بھی message بھیجا ہے۔ انہوں نے بھی تفصیل بھیجی ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں تو next week میں اس کی پوری تفصیل دے دوں گا۔ میں قادری صاحب کے پاس خود حاضر ہوں گا۔ وہ قاتل کے متعلق پوری تفصیل بتائیں گے اور investigation کے دوران ان کو پوری طرح سے باخبر رکھا جائے گا۔ Investigation ان کی satisfaction کے مطابق کی جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی سوال ہے تو میں حاضر ہوں اور میں جواب دیتا ہوں حالانکہ یہ معاملہ فاٹا کا ہے اور گورنر صاحب اس کو handle کرتے ہیں' Political Agents report to him. I take the responsibility of Ministry of Interior as Advisor.

اور میں ایک bridge بننا چاہتا ہوں between the Senate and the Governor اور جو ہماری ذمہ داری ہے ہم اس کو قبول کرتے ہیں اور جو واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا' ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ یہ واقعہ repeat نہ ہو۔ اس لئے میں سب کو security دے رہا ہوں ایک' ایک escort جو ان کو یہاں پر available ہوگی۔ جب بھی وہ فاٹا میں سفر کریں گے تو ان کو سیکورٹی دی جائے گی۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

اگر کوئی specific بات ہے تو میرے نوٹس میں ضرور لائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر action لیا جائے گا۔ Thank you sir. جناب چیئرمین! مجھے پھر جانے کی

اجازت ہے۔

جناب چیئرمین: جی بالکل۔

Mr. Rehman Malik: Thank you sir.

Mr. Chairman: Now, we will take item No. 3, Col. (Retd.) Tahir Hussain Mashhadi.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges move that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Dr. Safdar Ali Abbasi on the incorrect reply given to question No. 20, asked in the Senate on 2nd of August, 2006, be condoned till today.

Mr. Chairman: Now, I put the motion to the House.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Item No. 4.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Dr. Safdar Ali Abbasi on the incorrect reply given to question No. 20, asked in the Senate on 2nd of August, 2006.

Mr. Chairman: The report stands presented.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir.

Mr. Chairman: Item No. 5, Senator Raza Rabbani Sahib.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to lay before the Senate the Third Quarterly Report for the year 2007-2008 of the Central Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy, as required under Section 9A (f) of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: The report stands laid.

میرے پاس ابھی بھی چھ اور speakers ہیں۔ قادری صاحب خود بھی بولنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ مختصر رکھ لیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے اور پھر مغرب کی اذان ہو جائے گی۔ کلثوم پروین صاحبہ کا نام میرے پاس ہے۔ اور کوئی نام میرے پاس نہیں ہے۔ پری گل صاحبہ کے ساتھ ، ہو گئے ہیں۔ صالح شاہ صاحب۔ بلیدی صاحب! آپ تو پہلے بول چکے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: نہیں، نہیں۔

جناب چیئرمین: جی صالح شاہ صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب اور مولانا نورالحق صاحب کے ساتھ جب یہ واقعہ پیش آیا' اللہ کا شکر ہے کہ میں تیسرے دن وہاں پر حاضر ہوا تھا۔ تقریباً پورے قبائل میں South Waziristan سے لے کر باجوڑ تک مذہبی اور روحانی لحاظ سے میں نے اتنا وسیع تر رشتہ کسی قوم میں نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب یا ان کے خاندان کا مذہبی اور روحانی رشتہ ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں اپنے بیان کو طول نہیں دینا چاہتا ہوں۔ عربی کا ایک شعر ہے۔ (عربی) قیس ایک معتمد قومی شخصیت تھا۔ اس کے بارے میں عربی میں ایک شعر آیا ہے کہ قیس کی ہلاکت ایک فرد کی ہلاکت نہیں ہے۔ قیس کی حیثیت قوم کی ایک بنیاد تھی جو گرا دی گئی ہے۔ تو جناب چیئرمین صاحب! یقیناً اس میں شک نہیں ہے کہ مولانا عبدالمالک صاحب اور

ان کے پورے خاندان کے ساتھ ہمارے پارلیمنٹ ہاؤس کے علاوہ پورے پاکستان میں عوام و خواص اس غم میں ان کے ساتھ شریک غم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت سے نوازے اور اللہ پاک ان کے ذخیرہ آخرت قبول فرمائے۔

جناب چیئرمین صاحب! دوسری بات جو میرے ذہن میں آتی ہے اس سلسلے میں ہمارا تجربہ کم و بیش کتنا ہوگا؟ چونکہ میں بحیثیت ایک قبائل ہوں۔ اس کا جو میں نے تجزیہ کیا ہے' جب بھی یہ واقعات یا حادثات قبائل میں پیش آئے ہیں تو ایک خاص نکتہ ہے اور ہاؤس کی توجہ میں مبذول کرانا چاہتا ہوں اس سلسلے میں کہ جہاں پر یہ شہادتیں ہوئی ہیں' جہاں بھی یہ قتل و غارت ہو رہی ہے اس کا ایک خاص نکتہ میں اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہاؤس کا اختیار ہے اور جناب چیئرمین صاحب آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس پر غور کریں۔

جناب چیئرمین صاحب! ہماری قبائلی روایات ہیں خصوصاً پشتون قبائل کی ایک روایت ہے۔ اس کو ہم اپنی اپنی مجالس' محافل کا نام دے دیتے ہیں۔ کبھی کبھی ہم اپنی اصطلاح میں یا اپنی لغت میں اس کو حجرہ کہتے ہیں۔ کبھی ہم اپنی پشتو اصطلاح میں قناوا کہتے ہیں جو ایک محفوظ جگہ ہو۔ ایسے مقامات ہوتے ہیں جہاں پر ہمارے قبائلی عوام جمع ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ واقعات جب بھی پیش آئے ہیں' جتنے علمائے کرام شہید ہو گئے ہیں' جتنے بھی عمائدین اور مشران قوم شہید ہو چکے ہیں تو ۹۹ فیصد شہادتیں اور یہ واقعات شاہراہوں پر ہو رہے ہیں۔ GT Road پر ہو رہے ہیں۔ تو یہ نکتہ میں اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ واقعات حجروں میں کیوں نہیں ہوتے۔ اللہ ایسا نہ کرے۔ یہ واقعات ہمارے قناوا میں کیوں پیش نہیں آتے۔ یہ ہمیشہ GT Road اور شاہراہوں پر پیش آتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں ہمارے تمام قبائل شک و شبے سے دو چار ہیں کہ یہ ایک دیدہ دانستہ پروگرام ہے۔ جس پروگرام کے تحت یہ واقعات اور حادثات پیش آتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں تو اس ہاؤس کے سامنے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا عبدالمالک صاحب اور ان کے ------

جناب چیئرمین: ذرا مختصر رکھ لیں کیونکہ باقی ساتھی بھی ہیں۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی: جی' جی۔ بس میں مختصر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ اس کو مغفور فرمائے۔ اس ساری مصیبت کے لئے ایک نسخہ میرے ذہن میں آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ دہشت گردی، غارت گری اور عسکریت پسندی کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ اگر ہماری چاہت، ہمارے مطلوب مقاصد یہی ہوتے تو اس کے لیے ہو سکتا ہے یہ بھی ایک مشکل ہو جیسا کہ ہمارے فاضل سینیٹر صاحب نے کہا کہ جنگوں سے بھی لوگ خوف زدہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح امریکہ سے بھی لوگ خوف زدہ ہوتے ہیں۔ جو ہاتھ ہم نے امریکہ کو دے دیا ہے (فارسی) اسی طرح ثریا پر بھی وار ہوگا۔ لہٰذا میرا مقصد ہے کہ اگر یہ ہو سکتا ہے کہ، ہاؤس اس پر اتفاق کرے، ہم نے جو ہاتھ دوستی کا، اتحادی ہونے کا ہاتھ امریکہ کو دیا ہے، اگر اس ہاتھ پر ہم نظرثانی کریں اور اس پالیسی پر ہم نظرثانی کریں تو میں یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں اس ہاؤس کے سامنے کہ انشاء اللہ پاکستان ایسے مسائل، ایسے واقعات اور حادثات سے بچ جائے گا۔ جب تک ہمارا ہاتھ امریکہ کے ہاتھوں میں رہے گا میں یہ یقین نہیں کر سکتا۔ جتنی بھی آپ کوشش کریں، میں یہ امید نہیں رکھ سکتا کہ یہ معاملات پرامن طریقے سے حل ہوں گے۔ لہذا میری گزارش پورے ہاؤس کے سامنے یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حضرات ہوں گے جو میری اس تقریر کے مخالف ہوں گے، میں سادہ الفاظ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہماری روزی، ہماری فلاح و بہبود، ہماری نجات اور ہماری کامیابی بس امریکہ ہی کے ہاتھ میں ہوگی تو پھر ٹھیک ہے ہم اس ہاؤس سے فیصلہ کرکے نکلیں کہ اگر ہماری کامیابی، فلاح و بہبود امریکہ کے ہاتھ میں نہیں ہے------

جناب چیئرمین: جلدی سے ختم کریں تاکہ دوسروں کو موقع دیا جائے کیونکہ آپ دہرا رہے ہیں۔

سینیٹر محمد صالح شاہ قریشی: تو ہم اس ہاتھ کو کھینچ کر اپنی پالیسی پر نظرثانی کریں گے تو انشاء اللہ ہمارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں سب سے پہلے قادری صاحب جو کہ اپنے ایک قبیلے کے روحانی پیشوا بھی ہیں ان سے اور ان کے پورے خاندان کے ساتھ نہایت ہی

افسوس کا اظہار کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جو ان کے لخت جگر اور ان کی باقی فیملی کے ساتھ ہوا یہ انتہائی ناقابل فراموش' نہایت ہی افسوسناک' نہایت ہی اندوہناک اور نہایت ہی شرمناک واقعہ ہے۔ جناب والا! بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کی موت دی ہے۔ یہ دنیا فانی ہے اور سب نے کسی نہ کسی طریقے سے اس دنیا سے ضرور جانا ہے مگر کسی بے گناہ کو جسے یہ بھی پتا نہیں ہے کہ میں نے جرم کیا کیا ہے' اتنی بڑی سزا دینا نہایت ہی قابل افسوس ہے۔

جناب! یہاں دوست بہت کچھ کہہ چکے ہیں اور واقعی وہ تمام چیزیں حقیقت پر مبنی ہیں۔ مشیر داخلہ نے فرمایا ہے کہ ایک قاتل پکڑا گیا ہے۔ یقیناً اس ایک قاتل سے انہیں یہ پتا لگ گیا ہوگا' معلوم ہو جائے گا کہ اس کارروائی کے پیچھے کون لوگ ہیں۔ کیا کوئی پنجاب کا اجرتی قاتل ہے یا جیسے لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایجنسی تھی یا کوئی اجرتی قاتل تھا۔ یقیناً یہ بات ان کے علم ہوگی۔ اگر وہ ہاؤس کو یہ نہیں بتانا چاہتے' confidential رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ مالک صاحب کی family کے ساتھ بیٹھ کر یہ ضرور discuss کریں۔ جناب چیئرمین! ایک اور بات جو کہ اس وقت بہت ضروری ہے کہ ہمیں این ڈبلیو ایف پی کی حکومت کو' فاٹا کو بیٹھ کر ایک ایسا جرگہ بنانا چاہیے جس میں ہمارے تمام معتبرین' ہمارے تمام روحانی پیشوا' مذہبی راہنما بیٹھیں اور اس معاملے کا اگر اور کوئی طریقہ کارنہیں ہے تو خدا اور رسول کا واسطہ دے کر حل کروانے کی کوشش کی جائے تاکہ اتنے اچھے لوگوں کی جانیں بچائی جا سکیں۔

جناب چیئرمین! امریکہ کی دوستی ہمیں واقعی مہنگی پڑ رہی ہے' وہاں پر تو 9/11 کے بعد کوئی دہشت گردی نہیں ہوئی مگر ہم لوگ ابھی تک دہشت گردی کا شکار ہیں۔ اتنے اچھے اور معصوم لوگ اس دنیا سے جا رہے ہیں جن کا اس دنیا میں کوئی قصور نہیں۔ صرف قصور یہ ہے کہ یہ جا کر حکومتی بنچوں کے ساتھ بیٹھ گئے ہیں اور انہیں اس جرم کی اتنی بڑی سزا دی گئی ہے جو شاید قادری صاحب اور قادری صاحب کی family تاحیات نہیں بھول سکے گی۔ اگلی دنیا کا حساب ان کے اور اللہ کے درمیان ہے۔

جناب چیئرمین: مختصر رکھیے۔

سینیٹر کلثوم پروین : ایک اور بات مشیر داخلہ صاحب نے کہی ہے کہ ان کو سکواڈ یا سیکورٹی دینے کے لیے' یہ بہت اچھی بات کہی ہے کہ ان کو سکواڈ دیں مگر ساتھ ساتھ حکومت وقت کا فرض بنتا ہے کہ یہ جو اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے اس کے حقائق کو بھی منظر عام پر لایا جائے اس سے ان کے دکھ کا مداوا تو نہیں ہوگا مگر شاید کچھ اور اچھے لوگوں کی جانیں بچ جائیں یہ انتہائی ضروری ہے۔ جناب چیئرمین! چونکہ وقت مختصر ہے لہذا میں آخر میں ان کے لیے دعائے مغفرت کر سکتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کرے۔

جناب چیئرمین : آمین ۔ مجھے پورے ہاؤس سے راہنمائی چاہیے۔ قادری صاحب بھی بولنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے چار ساتھی ابھی رہتے ہیں' یہ ہے کہ ابھی وہ بول لیں' یا پھر دو دو منٹ بول کر امامت پھر قادری صاحب کرا دیں جنہوں نے نماز پڑھنی ہے ان کے ساتھ پڑھ لیجیے گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : قادری صاحب کو سن لیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے پھر باقی ساتھیوں سے میں عرض کروں گا جو رہ گئے ہیں' بنگزئی صاحب' خورشید صاحب' کمیلی صاحب اور پری گل صاحبہ جیسے سب کہہ رہے ہیں کہ قادری صاحب کو ابھی سن لیں۔ ظفر صاحب آپ سے بھی یہی عرض ہو گی۔ جی قادری صاحب ۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا' رحمٰن ملک صاحب کا' قائد ایوان' قائد اختلاف' ایم کیو ایم' جمعیت علماء اسلام' جماعت اسلامی' مسلم لیگ' جناب مندوخیل صاحب' پاکستان پیپلز پارٹی شیرپاؤ اور دیگر تمام پارٹیوں کے نمائندہ ممبران' بہنوں اور بھائیوں کا فرداً فرداً مشکور ہوں جنہوں نے اس افسوسناک موقع پر مجھے حوصلہ دیا اور میرے غم میں برابر شرکت کا اظہار کیا۔ اس سے مجھے بڑی تسلی ہوئی۔ میں اس ایوان کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے اس موقع پر میرے ساتھ ہمدردی کی۔ اس ایوان کا یہ جذبہ میرے لیے بڑا حوصلہ افزا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایوان کے دیگر ارکان کو ایسے حادثات سے محفوظ رکھے۔ ساتھ ساتھ میری اس ایوان کی وساطت سے ارباب اختیار سے اپیل ہے کہ ظالم کو اس کے گناہوں کی سزا دینی چاہیے۔ اس پر چشم پوشی ناقابل قبول ہوگی۔ میری گزارش ہے

کہ ہمیں مجبور نہ کیا جائے کہ انصاف کے حصول کے لیے ہمیں خود اٹھنا پڑے۔ مجھے امید ہے کہ حکومت کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوگا اور ایک ذمہ دار حکومت کا ثبوت دیں گے۔ آخر میں ایک بار پھر سب ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین، قادری صاحب! ہم سب کی ہمدردیاں آپ نے دیکھیں۔ اللہ تعالی آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے' ہماری دعائیں آپ کے اور آپ کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ جو گزر گئے' شہید ہوئے ان کی مغفرت کے لیے پورے ہاؤس کو آپ نے دیکھا کہ ان کے یکساں جذبات تھے۔

We will adjourn now for tomorrow and tomorrow we just have the mover Mr. Kamil Ali Agha and the Minister for Justice, two speaches on law and order and then we will have the budget presentation. We will reconvene and meet tomorrow at 5.30. pm

---

[The House was then adjourned to reconvene on Wednesday, June 11, 2008 at 5.30p.m.]